Web: www.welayat.in E-mail: welayatpublications@gmail.com
علی شناسی در کتب ہند و پاک - ۱۱۸
علی شناسی
در کتب ہند و پاک
مؤلف: مولانا ڈاکٹر شہوار حسین نقوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علیؑ شناسی

در کتب ہند و پاک

مؤلف

مولانا ڈاکٹر شہوار حسین نقوی

نام کتاب	:	علیؑ شناسی در کتب ہند و پاک
مؤلف	:	مولانا ڈاکٹر شہوار حسین نقوی
نظر ثانی	:	مولانا حیدر مہدی کریمی
طباعت	:	بار اول
سال اشاعت	:	ستمبر ۲۰۱۷ء
تعداد اشاعت	:	۵۰۰ (پانچ سو)
قیمت	:	۳۵۰ (تین سو پچاس روپئے)

ناشر

ولایت پبلیکیشنز، نئی دہلی

مؤلف ایک نظر میں

نام: سید شہوار حسین نقوی

والد: جناب سید علمدار حسین مرحوم

تاریخ پیدائش: ۱۳؍رجب ۱۳۹۲ھ/ ۵؍مئی ۱۹۷۲ء

وطن: امروہہ، اتر پردیش، ہند

تعلیم: Ph.D,M.A. روہیلکھنڈ یونیورسٹی، بریلی

حوزۂ علمیہ قم ایران۔

جامعۂ ناظمیہ لکھنؤ

مشاغل: استاد سید المدارس عربی کالج، امروہہ

امام جمعہ مرادآباد۔ تحقیق، تصنیف و تالیف

آثار علمی:

فہرست کتب شبہات وردّیہای علماء شیعہ (فارسی)	۱۹۹۸ء
اسلامی جنرل نالج	۲۰۰۲ء
تذکرۂ علماء امروہہ	۲۰۰۳ء
جواہر الحدیث	۲۰۰۳ء
تالیفات شیعہ، فارسی (گولڈ مڈل)	۲۰۰۵ء
ہندوستان کی پہلی جنگ آزادی میں امروہہ کا حصہ	۲۰۰۷ء
مقدمۂ تاریخ اصغری	۲۰۰۷ء
مقدمۂ ترجمۂ قرآن ڈاکٹر زیرک حسین	۲۰۱۰ء

علامہ یوسف حسین نجفی حیات اور خدمات	۲۰۱۱ء
تذکرۂ شہدائے کربلا	۲۰۱۲ء
تذکرۂ مفسرین امامیہ	۲۰۱۲ء
علامہ محمد شاکر حیات اور کارنامے	۲۰۱۲ء
شارحین نہج البلاغہ	۲۰۱۲ء
مؤلفین غدیر	۲۰۱۲ء
مترجمین صحیفۂ سجادیہ	۲۰۱۳ء
سیرت نگاریٔ فاطمہ زہراؑ	۲۰۱۵ء
تحفۃ المومنین	۲۰۱۵ء
فلاسفۂ امامیۂ ہند	
مہدی نظمی حیات وخدمات	

فہرست مطالب

پیش لفظ ۵۱
موجودہ کتاب کی خصوصیات ۵۲
اسلوب تحریر ۵۲
حیات حضرت علی علیہ السلام ۵۵
شب ہجرت ۵۶
عقد مواخات ۵۷
حضرت علیؑ کا عقد ۵۸
تحویل قبلہ ۵۸
جنگ بدر ۵۹
جنگ احد ۵۹
جنگ خندق ۵۹
صلح حدیبیہ ۶۰
جنگ خیبر ۶۰
تبلیغ سورۂ برائت ۶۱
غدیر خم ۶۱

حضرت رسول خداؐ کی حضرت علیؑ سے وصیت کرنا ۶۱
فضائل ومناقب ۶۲
ظاہری خلافت ۶۳
شہادت ۶۳

آ

آثار علویہ ۶۴
آداب زندگی حضرت علیؑ کی نظر میں ۶۴
آفتاب خلافت ۶۴
آفتاب غدیر ۶۵
آواز اعلان غدیر ۶۵
الآیات ۶۶
آیات جلی فی شان مولا نا علی ۶۶

الف

A Voice of Human Justice ۶۷
ابوتراب بر مسند قضاء وفصل الخطاب ۶۷
ابوتراب در نظر ام المومنین واصحاب ۶۷
احتساب ۶۹
احسن الانتخاب فی ذکر معیشۃ سیدنا ابی تراب ۶۹
احسن المطالب: (غیر مطبوعہ) ۷۴
اخساء معروف بہ الجواب ۷۴
ادبی معجزہ ۷۵

اذان میں ولایت علیؑ ۷۵
اربعین فی فضائل مولانا امیر المومنینؑ ۷۶
ارشادات امیر المومنینؑ ۷۸
ارشادات مصطفیؐ و مرتضیٰؑ ۷۸
ارمغان غدیر ۷۹
اسباق نہج البلاغہ ۷۹
الاستخلاف ۸۰
استناد نہج البلاغہ ۸۰
اسداللہ ۸۱
اسرار حکمت ۸۲
اسرار غدیر ۸۲
اسرارِ نادِ علیؑ ۸۲
اسرارِ نہج البلاغہ ۸۳
اسلام و غدیر ۸۶
اسلامی نظریۂ عدالت نہج البلاغہ کی روشنی میں ۸۶
اسم اعظم ۸۷
اسوۂ علیؑ ۸۸
الاشاعۃ ۸۸
اشھد ان علیا ولی اللہ اور اذان ۸۹
اظہار الحق ۸۹
الاعتقاد فی الامامۃ ۹۰

اعجاز قرآن۔ نہج البلاغہ ۹۰
اعجاز وصی ۹۰
اعجاز الولی ۹۰
اعلان غدیر ۹۱
افشائے حقیقت ۹۱
افضلیت علی المرتضیٰ بعد از سید الانبیاءؐ ۹۲
اقبال بر آستان شاہ ولایت حضرت علیؑ ۹۲
اقتباسات نہج البلاغہ ۹۲
اقوال حضرت علیؑ ۹۲
اقوال حضرت علی (منظوم) ۹۲
اکمال الدرایۃ لاثبات الوصایا ۹۳
الہام ۹۳
الہامی کلمات ۹۳
امام امیر المومنینؑ ۹۴
الامام ۹۴
امام علیؑ ۹۶
امام علیؑ کی عارفانہ زندگی ۹۶
امام مبین ۹۷
امامت منصوصہ ۹۷
امامۃ الغدیر ۹۸
امتحان عشق ۹۸

امیر المومنین حضرت علیؑ ۹۸
امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے ایام خانہ نشینی ۹۹
امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کو پہچانئے ۹۹
انسان اعظم ۹۹
انتخاب نہج البلاغہ ۱۰۳
انتخاب نہج البلاغہ (منظوم) ۱۰۴
انمول جواہر ۱۰۴
انوار علی کرّم اللہ وجہہ الکریم ۱۰۴
اوم اور علیؑ ۱۰۵
اے علیؑ ۱۰۵
ایک ہزار ایک داستان علیؑ ۱۰۵
ایلیا ۱۱۷
ایمان اور علیؑ ۱۱۷
ایمان علیؑ ۱۱۸

ب

بانئ اسلام کے نقش قدم پر ۱۱۹
Biography of Hazrat Ali ۱۱۹
Biography of 14 Infallibles (Part II) ۱۱۹
بدر اور علیؑ ۱۱۹
براہین بیّنہ ۱۲۰
Birth of Hazrat Ali (A) in Kaaba ۱۲۰

البرہان ۱۲۰
البرہان الجلی فی افضلیت مولا علی کرم اللہ وجہہ ۱۲۰
بغض علی بن ابی طالبؑ اور ان کے منفی اثرات دنیا اور آخرت میں ۱۲۱
البلاغ المبین در اثبات خلافت بلافصل امیر المومنینؑ (اول) ۱۲۱
بنگالی زبان میں نہج البلاغہ کا ترجمہ ۱۲۳
بہترین قاضی ۱۲۳
بے جا تنقید ۱۲۳
بیعت اور علیؑ ۱۲۴
بیعت علیؑ ۱۲۴

پ

پچھتر فیصلے ۱۲۵
پھر حضرت علیؑ آئے ۱۲۵
PEAK OK ELOQUENCE ۱۲۵

ت

تاجدار کعبہ ۱۲۷
تبصرۃ السائل ۱۲۷
تبلیغ رسالت ۱۲۷
تجلّیٔ حیات ۱۲۸
تجلیات ۱۲۸
تجلیات حکمت ۱۲۸
تحریر الخمر فی الاسلام ۱۲۹
تحفۃ الطالب فی مناقب علی بن ابی طالبؑ ۱۲۹

تحفۂ عید غدیر ۱۲۹
تحفۂ غدیر ۱۳۱
تحفۃ المحبین در مراتب فضیلت ائمہ طاہرینؑ واثبات خلافت بلافصل امیر المومنینؑ ۱۳۲
تحقیق انیق ۱۳۲
تحقیق حدیث غدیر ۱۳۲
تحقیق حدیث غدیر ۱۳۲
تحقیق وتوثیق حدیث مدینۃ العلم ۱۳۳
تخت وتاج خلافت ۱۳۳
تذکرۂ علیؑ ۱۳۳
تذکرۃ الیعسوب ۱۳۴
ترانۂ غدیر ۱۳۴
ترجمہ خطبہ بلاالف ۱۳۴
آغاز ترجمہ ۱۳۵
ترجمۂ خطبہ بلاالف ۱۳۶
ترجمۂ خطبہ مونقہ علویہ ۱۳۷
ترجمۂ ''غدیر'' ۱۳۷
ترجمۂ ''الغدیر'' ۱۳۷
ترجمۂ ''الغدیر فی الکتاب والسنۃ والادب'' ۱۳۸
ترجمۂ غرر الحکم ودرر الکلم ۱۴۱
ترجمۂ ''فی رحاب الغدیر'' ۱۴۱
ترجمۂ مکتوبات امیر المومنینؑ ۱۴۲

ترجمۂ مکتوبات نہج البلاغہ ۱۴۳
ترجمۂ نہج البلاغہ ۱۴۴
ترجمۂ نہج البلاغہ ۱۴۶
ترجمۂ نہج البلاغہ ۱۴۶
ترجمۂ نہج البلاغہ ۱۴۸
ترجمۂ نہج البلاغہ ۱۴۸
ترجمۂ نہج البلاغہ ۱۴۹
ترجمۂ نہج البلاغہ ۱۵۰
ترجمۂ نہج البلاغہ ۱۵۰
ترجمۂ نہج البلاغہ ۱۵۲
ترجمۂ نہج البلاغہ ۱۵۲
ترجمۂ نہج البلاغہ ۱۵۳
ترجمۂ نہج البلاغہ ۱۵۴
ترجمۂ نہج البلاغہ ۱۵۴
ترجمۂ نہج البلاغہ ۱۵۵
ترجمۂ نہج البلاغہ ۱۵۶
ترجمۂ نہج البلاغہ (سندھی) ۱۵۶
Trade with Reference to Nahjul Balagha ۱۵۶
Tazkira -e- Saiyedna Ali -e-Murtaza ۱۵۷
تصحیح رد الشمس و ترغیم النواصب الشمس ۱۵۷
تعلیمات حضرت علیؑ نہج البلاغہ کی روشنی میں ۱۵۸

تفریح الاحباب ۱۵۹

تفسیر آیات فضائل امیر المومنینؑ ۱۶۰

تفسیر الامام علی بن ابی طالب علیہ السلام ۱۶۰

تفسیر خلافت ۱۶۱

تفضیل امیر المومنینؑ ۱۶۲

تقویۃ المومنین فی حالات المعصومینؑ: جلد اول ۱۶۳

التکمیل ۱۶۴

عمدۃ العلماء مولانا کلب حسین ۱۶۵

تمیز خلافت بجواب ابریز خلافت ۱۶۶

تنبیہ الناکثین وتکذیب المکذبین باثبات حقیّۃ امیر المومنین علیؑ سید الوصیینؑ ۱۶۷

التنویر علی حجۃ غدیر ۱۶۷

تنویر الہدیٰ جلد اول ۱۶۷

تہذیب المتین فی تاریخ امیر المومنینؑ ۱۶۸

التہذیب المتین فی احوال امیر المومنینؑ ۱۶۸

توضیح خلافت مقربین ۱۶۸

Towards Understaning Ali (A) ۱۶۸

توضیحات تحقیقیہ ۱۶۸

ث

ثبوت خلافت ۱۷۰

ثقل اکبر سوانح عمری حضرت علیؑ ۱۷۰

ج

جاذبہ ودافعۂ علی علیہ السلام ۱۷۱
جانئے تو علی نے کیا کہا ۱۷۲
جناب امیرؑ ۱۷۲
جناب امیرؑ ۱۷۲
جنگ بئر الالم ۱۷۲
جنگ حضرت علی ۱۷۳
جنگ حضرت علیؑ (پنجابی منظوم) ۱۷۳
جنگ خیبر ۱۷۳
جنگ خیبر ۱۷۳
جنگ صفین ۱۷۴
جنگ صفین ۱۷۴
جنگ نامۂ حضرت علیؑ ۱۷۴
جنگ نامۂ حضرت علی علیہ السلام (منظوم) ۱۷۴
جنگ نامۂ حضرت علیؑ و جنگ بئر الالم (منظوم) ۱۷۵
جواب خلافت راشدہ ۱۷۶
جواب شافی ۱۷۶

چ

چراغ راہ حق مبین، حصہ اول ۱۷۷
چراغ راہ حق مبین، حصہ چہارم ۱۷۷
چشمۂ ہدایت ۱۷۷
چہل حدیث قطرہ از سمندر ۱۷۷

ح

حاشیہ نہج البلاغہ 178
حالات جناب امیرؑ 179
حالات جناب امیر پر علامہ ابن ابی الحدید کی محققانہ رائے 179
حب علیؑ 179
حب علیؑ 179
حجۃ اللہ القدیر علی المنکرات لحدیث الغدیر الناکث عن مولانا الامیر 180
حجۃ الغدیر فی اثبات حدیث غدیر 180
حجۃ الغدیر فی اثبات حدیث غدیر 181
آغاز کتاب 181
حجۃ الوداع 182
حجۃ الوداع 182
حدیث غدیر 182
حدیث غدیر اور جانشین حضرت محمدؐ 184
حدیث غدیر فی فضیلۃ حضرت امیرؑ 184
حدیث غدیر کی سرگذشت 185
حدیث منزلت 186
حرف دانش 186
حسن اخلاق 187
حضرت امیر المومنینؑ 187
حضرت امیر المومنینؑ 187

حضرت امیر المومنینؑ ۱۸۸
Hazrat Ali (A) ۱۸۹
Hazrat Ali (A) ۱۸۹
حضرت علیؑ ۱۹۰
حضرت علیؑ ۱۹۰
حضرت علیؑ اور نجف اشرف ۱۹۰
Hazrat Ali (A) as an Amir ۱۹۰
حضرت علیؑ کی سیرت کی ایک روشن جھلک ۱۹۰
حضرت علیؑ ۱۹۱
حضرت علیؑ ۱۹۱
حضرت علیؑ ۱۹۱
حضرت علیؑ ۱۹۱
حضرت علیؑ ۱۹۱
حضرت علیؑ ۱۹۱
حضرت علیؑ ۱۹۲
حضرت علیؑ ۱۹۲
حضرت علی ابن ابی طالبؑ اور ان کے سیاسی حریف ۱۹۲
حضرت علیؑ از زبان شہید مطہریؒ ۱۹۳
حضرت علیؑ اور بیعت شیخین ۱۹۹
حضرت علی اور فلسفۂ جدلیت ۲۰۰
حضرت علی اور قصاص عثمان ۲۰۲

حضرت علیؑ اور مزدوری ۲۰۲
حضرت علی اولین جانشین رسولؐ ۲۰۲
حضرت علی بن ابی طالبؑ کی مختصر سوانح حیات (سندھی) ۲۰۲
حضرت علیؑ تاریخ اور سیاست کی روشنی میں ۲۰۳
حضرت علی علیہ السلام سرچشمۂ عرفان اسلامی ۲۰۳
حضرت علی شیر خداؑ ۲۰۳
حضرت علی شیر خداؑ کے حالات زندگی ۲۰۴
حضرت علیؑ کے اقوال حکمت ۲۰۴
حضرت علیؑ کی تقریریں ۲۰۵
حضرت علیؑ کا راستہ ۲۰۵
حضرت علیؑ کا وقف نامہ ۲۰۶
Justice and Remembrace ۲۰۶
Introducing the spirituality of Imam ali ۲۰۶
حضرت علیؑ کی حیات پاک ۲۰۶
حضرت علیؑ کی مختصر سوانح عمری ۲۰۶
حضرت علیؑ کے بارے میں عیسائی محققین کی رائے ۲۰۸
حضرت علیؑ کی جنگیں ۲۰۹
حضرت علی علیہ السلام کی حیات پاک ۲۱۰
حضرت علیؑ کے خطوط کا ابتدائی مطالعہ اور اس کے بنیادی اصول ۲۱۰
حضرت علیؑ کی شان میں واقع ۱۴۰ احادیث کا ترجمہ مع متن ۲۱۰
حضرت علیؑ کے فیصلے ۲۱۱

حضرت علیؑ کے فیصلے اور موجودہ تعزیرات اسلامی ۲۱۱
حضرت علیؑ کی مشکل کشائی ۲۱۱
حضرت علی علیہ السلام کے معجزات ۲۱۱
Hazrat Ali Murtaza (A) ۲۱۳
حضرت علی مرتضیٰؑ ۲۱۳
حضرت علی مرتضیٰؑ ۲۱۳
حضرت علیؑ مرتضیٰ کے سو قصّے ۲۱۳
الحق، حصہ اول، دوم ۲۱۶
حق کی کسوٹی ۲۱۶
الحق مع حیدر الکرار ۲۱۷
الحق مع حیدر الکرار و اعداءَ فی النار ۲۱۷
الحق مع علی علیہ السلام ۲۱۷
حقائق لدنی شرح خصائص امام نسائی ۲۱۸
حقدار خلافت ربانیہ فی تحقیق امامت الٰہیہ ۲۱۸
الحقیقۃ والخلافۃ ۲۱۹
حکمت بوتراب ۲۱۹
حکیم الٰہی، علی بن ابی طالبؑ ۲۲۱
حلیۃ الصالحین ۲۲۱
حلیۃ الصالحین ۲۲۱
حملۂ حیدری ۲۲۱
حیات امیر المومنین: غیر مطبوعہ ۲۲۲

حیات المسلمین فی مولود امیر المومنینؑ ۲۲۳
حیدر کرار ۲۲۳
حیدر کرارؑ ۲۲۳

خ

خطبات عالیات ۲۲۴
خطبات نہج البلاغہ کا خلاصہ ۲۲۴
خطبۂ عبرت ۲۲۵
خطبۂ غدیر ۲۲۶
خطبۂ غدیر ۲۲۷
خطبۂ غدیر ۲۲۷
خطبۂ غدیر ۲۲۷
خطبۂ غدیر ۲۲۸
خطبۂ غدیر ۲۲۸
خطیب قرآن ۲۲۸
خصائص علیؑ ۲۲۸
خصائص علویہ ۲۲۹
خصائص مرتضویؑ ۲۲۹
خلاصہ ''الغدیر'' ۲۲۹
خلافت اور غدیر خم ۲۳۰
خلافت اول ۲۳۱
خلافت حقہ ۲۳۱

خلافت علیؑ منصوص ہے ۲۳۱
خلافت قرآن کی نظر میں ۲۳۱
خلافت وامامت ۲۳۱
خلافت وامامت ۲۳۲
خلافت وامامت، حصۂ اول ۲۳۲
خلافت وامامت، حصۂ اول ۲۳۲
خلافت وامامت، حصۂ دوم ۲۳۲
خلافت وامامت، حصۂ سوم ۲۳۳
خلافت وامامت، حصۂ چہارم ۲۳۳
خلافت وامامت، حصۂ پنجم ۲۳۳
خلافت وامامت، حصۂ ششم ۲۳۳
خلافت وغدیر خم ۲۳۳
الخلفاء ۲۳۳
خم غدیر ۲۳۴
خم غدیر ۲۳۵
خم غدیر ۲۳۵
خیر البریہ ۲۳۵

د

The Advice of Hazrat Ali ۲۳۶
The Richest Treasure ۲۳۶
The Richest Treasure ۲۳۶

The Lion of Allah Hazrat Ali (A) ۲۳۶
The Glorious Caliphate ۲۳۶
The Stories of Sahaba ۲۳۶
Due-e-Kumail ۲۳۷
Then came Hazrat Ali (A) ۲۳۷
دُرِّ بے بہا ۲۳۷
دُرِّ شہوار ۲۳۷
دُرِّ نجف ۲۳۷
درس انسانیت ۲۳۸
درس ہدایت ۲۳۸
دراسۃ فی منثورات الامام علیؑ ۲۳۸
AN INTRODUCTION TO NAHJUL BALAGHA ۲۳۹
دستور علی علیہ السلام ۲۴۰
دعائے جوشن صغیر ۲۴۰
دعوت النظر الیٰ خلافۃ خیر البشر ۲۴۰
Dignity of Labour with reference to Nahjul Balagha ۲۴۲
دلائل السنیہ فی اجوبۃ المسائل السنیۃ ۲۴۲
دلائل الصادقین ۲۴۳
دلیل المتحیرین رد خلافت شیخین ۲۴۳
دم علیؑ علیؑ: (پنجابی منظوم) ۲۴۳
دنیائے اسلام کا سپہ سالار اعظم فیلڈ مارشل۔علی بن ابی طالبؑ ۲۴۳

دنیا نہج البلاغہ کی روشنی میں ۲۴۳
Divine Sovereignty ۲۴۴
Divinity ۲۴۴
دیوان بدیع البیان ۲۴۴
دیوان حضرت علیؑ ۲۴۴

ذ

ذکر علیؑ ۲۴۵
ذوالفقار ۲۴۵

ر

راہ علیؑ ۲۴۸
رجال نہج البلاغہ ۲۴۸
رحماء بینہم، جلد اول ۲۴۸
رحماء بینہم، جلد دوم ۲۴۸
رحماء بینہم، جلد سوم ۲۴۸
رحیق مختوم ۲۴۹
رسالۂ پنج حدیث در مناقب جناب امیر علیہ السلام ۲۴۹
رسالۂ تائید حق بجواب چند سوالات حضرات اہلسنت ۲۴۹
رسالۂ سراج الایمان ۲۵۰
رسالۂ غدیر ۲۵۰
رسالۃ الغدیر فی امامۃ الامیرؑ ۲۵۰
رسالہ فی ابطال المساواۃ ۲۵۲

رسالہ علی ولی اللہ اور مسئلہ بداء ۲۵۲
رسائل ثلاثہ ۲۵۲
رشتۂ فاروق و علیؑ ۲۵۳
روض الصادقین الملقب بہ سیرۃ المتقین ۲۵۳
رہبری ۲۵۴
رہبر کامل ۲۵۴

ز

زمزمۂ فصاحت ۲۵۵
زہرۂ مشرقہ شرح خطبۂ مونقہ ۲۵۵

س

سراج المبین فی تاریخ امیر المومنینؑ ۲۵۶
سرور البشر ۲۵۷
سفینۃ الایمان ترجمہ دیوان علیؑ، (پنجابی منظوم) ۲۵۷
سفینۂ نجات، جلد اول ۲۵۸
سکّہ حیدری ۲۵۸
سلسبیل فصاحت ۲۵۸
Selected Judgements of Hazrat Ali (A) ۲۵۹
سنت خدا فی خلافت الانبیاء حصہ اول، دوم ۲۵۹
Socio-Economic Justice with Reference to Nahjul Balaggha ۲۵۹
سوانح حیات حضرت علیؑ ۲۶۰
سوانح حیات کامل حضرت علیؑ شیر اسلام ۲۶۰

سوانح عمری حضرت علیؑ ۲۶۰
سوانح عمری حضرت علیؑ ۲۶۱
سوانح عمری علی مرتضیٰؑ ۲۶۱
سہ حرفی مناجات جناب امیر علیہ السلام، (پنجابی منظوم) ۲۶۱
سیاست علویہ ۲۶۱
سید الاوصیاء ۲۶۱
سیدنا حضرت علی المرتضیٰؑ ۲۶۲
سیدنا علیؑ اپنے فیصلوں اور فتوؤں کی روشنی میں ۲۶۲
سیدنا علیؑ اور معاویہ کے مابین نزع کی حقیقت ۲۶۲
سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ابن تیمیہ ۲۶۲
سیدنا علی بن ابی طالبؑ کے زمانہ خلافت کے وہ پہلو... اجاگر نہیں کئے گئے ۲۶۳
سیدنا علیؑ کا پیغام شیعیان علی کے نام ۲۶۳
سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ۲۶۳
سید المرسلین اور علماء مسلمین کے کلام میں حضرت علی کی اعلمیت کا ذکر ۲۶۳
سیرت امیر المومنینؑ: جلد-۱ .... ۲۶۴
سیرت امیر المومنینؑ: جلد-۲ .... ۲۶۵
سیرت پاک حضرت علیؑ ۲۶۶
سیرت حضرت ابو ترابؑ ۲۶۶
سیرت حضرت علیؑ ۲۶۷
سیرت حضرت علیؑ ۲۶۸
سیرت حضرت علی کرم اللہ وجہہ ۲۶۸

سیرت حضرت علی المرتضیٰؑ ۲۶۸
سیرت حضرت علی مرتضیٰؑ ۲۶۸
سیرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ ۲۶۸
سیرت سیدنا علی مرتضیٰؑ ۲۶۹
سیرت سیدنا علی مرتضیٰؑ ۲۶۹
سیرت علیؑ ۲۶۹
سیرت علیؑ ۲۶۹
سیرت علیؑ ۲۶۹
سیرت علیؑ ۲۷۰
سیرت علیؑ قرآن کریم کی روشنی میں بجواب کوکب دری ۲۷۰
سیرت علی علیہ السلام وحقائق ومعارف اسلام ۲۷۰
سیرۃ المعصومین فی فضائل امیر المومنینؑ ۲۷۳
سیرت مولائے کائناتؑ ۲۷۴
سیرت مولائے کائنات علیؑ (حصہ اول) ۲۷۴
سیرت مولائے کائنات علیؑ (حصہ دوم) ۲۷۴
سیرت مولائے کائنات علیؑ (حصہ سوئم) ۲۷۵
سیرۂ علیؑ ۲۷۵
السیف الجلی علی منکر ولایت علیؑ ۲۷۵
سیف مسلول ۲۷۷

ش

شان حیدر کرار ۲۷۸
شان علیؑ ۲۷۸

شان علی علیہ السلام ۲۷۸
شان مرتضیٰؑ بزبان خدا و مصطفیؐ ۲۷۸
شجرۂ ملعونہ ۲۷۹
شخصیت و نقش علیؑ ۲۷۹
شرح بعض خطب امیر المومنینؑ ۲۷۹
شرح حدیث غدیر، (فارسی) ۲۸۰
شرح خاتمۃ المناقب ۲۸۰
شرح خطبہ شقشقیہ ۲۸۱
شرح نہج البلاغہ ۲۸۲
شرح نہج البلاغہ ۲۸۳
شرح نہج البلاغہ ۲۸۴
شرح نہج البلاغہ ۲۸۵
شرح نہج البلاغہ ۲۸۶
شرح نہج البلاغہ ۲۸۶
شرح نہج البلاغہ ۲۸۷
شرح نہج البلاغہ، غیر مطبوعہ ۲۸۸
شرح ہفت بند ملا کاشی ۲۸۸
Shiqshiqayyah ۲۸۸
شمائل علیؑ ۲۸۹
شمائم فیض علیؑ ۲۸۹
شہادت حیدریہ ۲۹۰

شہادۃ الفضل ۲۹۰
شہید مسجد ۲۹۰
شیر خدا ۲۹۰
شیر خدا کی شادی (منظوم) ۲۹۰
شیعہ اور حضرت علیؑ ۲۹۱
شیعہ اور خلافت ۲۹۲

ص

صحابۂ کبار۔ حضرت علیؑ کی نظر میں ۲۹۳
صحیفۂ علویہ ۲۹۳
صحیفۂ معرفت ۲۹۷
صداقت القاب ۲۹۷
صدیق الاکبر ۲۹۷
صدیق اکبر اور فاروق اعظم ۲۹۷
صولت حیدریہ ۲۹۸

ض

ضربت حیدری ۲۹۹
ضیاء الغدیر ۲۹۹

ط

طبل ظفر فی تفصیل غزوۂ خیبر، (منظوم) ۳۰۱

ع

عائشہ اور خلافت علیؑ ۳۰۲
عجیب وغریب داستان ۳۰۲

عدالت علویہ ۳۰۲
عرفانِ ولایت امیر المومنینؑ ۳۰۲
عزائے شیر خدا ۳۰۷
عصمت امام ۳۰۷
عطر ایمان ۳۰۷
عظمت امیر المومنین مع الاربعین فی فضائل امیر المومنینؑ ۳۰۷
Ali Attraction and Repulsion ۳۰۸
Ali's Conception of Statecraft ۳۰۸
Ali-The Magnifiecent ۳۰۸
Ali's Conception of Statecraft ۳۰۸
Ali (A) The Magnifiecent ۳۰۸
Ali (A) In Quran ۳۰۸
العلیؑ ۳۰۹
علیؑ ۳۰۹
علیؑ علیؑ ۳۰۹
علی ابن ابی طالبؑ (حصہ اول) ۳۱۰
علی ابن ابی طالبؑ اور خلفاء ثلاثہ ۳۱۰
علیؑ، امین وحدت ۳۱۰
علیؑ اور ان کی خلافت ۳۱۰
علیؑ اور بیعت ۳۱۱
علی علیہ السلام اور سیاست ۳۱۱

علیؑ اور شیعہ ۳۱۱
علیؑ اور عائشہ ۳۱۲
علیؑ اور کعبہ ۳۱۲
علیؑ ایک دیومالائی سچ ۳۱۲
علی، باب مدینۃ العلم ۳۱۲
علی بن ابی طالبؑ ۳۱۳
علی بن ابی طالبؑ ۳۱۳
علی بن ابی طالبؑ ۳۱۳
علی بن ابی طالبؑ ۳۱۳
علی پیکر صدق وصفا ۳۱۳
علیؑ تاریخ اور سیاست کی روشنی میں ۳۱۴
علیؑ تو علیؑ ہے ۳۱۴
Ali-The Superman ۳۱۵
علیؑ، رسولؐ کی نگاہ میں ۳۱۵
علیؑ رسول کی نگاہ میں ۳۱۵
علیؑ سے دشمنی کیوں؟ ۳۱۵
علی سے دشمنی کیوں (ہندی)؟ ۳۱۶
علی شخصیت اور کردار ۳۱۷
علی فی القرآن ۳۱۷
علی فی القرآن ۳۱۷

علیؑ کا مرتبہ اللہ اکبر ۳۱۸
علی کتب اہلسنت کی روشنی میں ۳۱۸
علیؑ کی جنگیں ۳۱۸
علیؑ کی ذات اور بات ۳۲۲
Ali Murtaza ۳۲۲
Ali-al-Murtaza ۳۲۲
علی مرتضیٰؑ ۳۲۳
علی مرتضیٰؑ ۳۲۳
علی مرتضیٰ شیر خداؑ ۳۲۴
علیؑ مولاؑ ۳۲۴
علی مولاؑ ۳۲۴
علیؑ ولی ۳۲۴
علی ولی اللہ ۳۲۵
علوی تصورات ۳۲۵
عمدۃ المطالب ترجمہ مناقب آل ابی طالب (جلد اول) ۳۲۵
عنوان ریاست و بنیان سیاست: (نامہ امیر المومنینؑ بہ مالک اشتر) ۳۲۵
عید غدیر ۳۲۶
عید غدیر ۳۲۶
عید غدیر ۳۲۶
عین الیقین ۳۲۸

غ

غدیر اہلسنت کی نظر میں ۳۲۹
غدیر دیباشرت تیار جا ۳۳۳
غدیر خم ۳۳۴
Ghadir-e-Khum ۳۳۴
غدیر خم ۳۳۴
Ghadeer-e-Khum ۳۳۵
Ghadeer-e-Khum ۳۳۵
غدیر خم ۳۳۶
غدیر خم اور خطبۂ غدیر ۳۳۶
الغدیر کا ایک جائزہ ۳۳۷
غدیر کی برکتیں ۳۳۷
غدیر کی معرفت اور اعتراضات کے جوابات ۳۳۹
غدیر یعنی الٰہی خلافت کا حقیقی تاجدار ۳۴۳
غرر الحکم و درر الکلم ۳۴۴
غزوات امیر المومنینؑ ۳۴۴
غزوات الحیدریہ ۳۴۵
غزوات حیدری ترجمہ حملۂ حیدری ۳۴۵
غزوۃ الحیدریہ ۳۴۸
غلبۂ حیدری (منظوم) ۳۴۹

ف

فاتح خیبر ۳۵۰
فاروق اعظم ۳۵۰
فتح المطالب فی مناقب علی ابن ابی طالبؑ، حصہ اول ۳۵۰
فتح المطالب فی مناقب علی ابن ابی طالبؑ، حصہ دوم ۳۵۳
فتح الملک العلی بصحۃ حدیث باب مدینۃ العلم علیؑ ۳۵۵
فرمان حیدری ۳۵۶
فرمان علیؑ ۳۵۶
فزت برب الکعبہ ۳۵۷
فصل الخطاب ۳۵۷
فضائل امیر المومنین علیہ السلام ۳۵۷
فضائل امیر المومنینؑ بزبان خلفاء راشدین ۳۶۳
فضائل امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ۳۶۴
فضائل بوتراب، حصہ اول ۳۶۴
فضائل حضرت علیؑ بزبان خلیفہ ثانی ۳۶۴
فضائل علی ابن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ ۳۶۶
فضائل علی بن ابی طالب علیہ السلام (اردو و انگریزی) ۳۶۸
فضائل مرتضویؑ ۳۶۹
فضائل مرتضوی موسوم بہ مظہر العجائب ۳۶۹
فوائد النقیہ ۳۶۹

فیصلہ قرآنی بجواب فتح الرحمانی ۳۷۱

فیصلے ۳۷۱

ق

قرآن کے بعد عظیم کتاب، نہج البلاغہ ۳۷۲

قرآن ناطق ۳۷۲

قرآن نہج البلاغہ کے آئینہ میں ۳۷۳

قصیدہ نقد تنقید المعروف بہ ذو الفقار حیدری ۳۷۴

قضایائے امیر المومنینؑ ۳۷۴

قضایائے حضرت امیر المومنین علیہ السلام ۳۷۵

قوت حیدری ۳۷۹

ک

کاشف الحق ۳۸۰

کتاب اربعین فی فضائل امیر المومنینؑ ۳۸۰

کتاب الامامۃ والخلافۃ ۳۸۱

کتاب السبعین فی فضائل امیر المومنین ۳۸۱

الکرّار ۳۸۲

کراماتِ شیر خدا ۳۸۷

کرّ وفر درباب فتح خیبر ۳۸۹

کشف الخلافۃ ۳۹۰

کلام ابوتراب ۳۹۰

کلام لسان اللہ ۳۹۰

کلمات جلی من کلمات مولانا علیؑ ۳۹۱
کلمات حضرت علیؑ ۳۹۱
کلمات حضرت علیؑ ۳۹۱
کلمہ اور نماز ۳۹۱
کلمۂ طیبہ ۳۹۲
کلمۂ علی ولی اللہ ۳۹۲
کلمۂ ولایت ۳۹۲
کلید ہدیٰ ۳۹۲
کوکب درّی فی فضائل علیؑ ۳۹۲

گ

گفتار امام علیؑ ۴۱۳
گفتار امیر المومنین علی علیہ السلام ۴۱۳
گلستان حکمت ۴۱۴
گلشن ابی طالب ۴۱۴

ل

Life of Ali (A) ۴۱۵

م

مانزل من القرآن فی امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ۴۱۶
Mamoon's Discussion with Ulema ۴۱۶
مبغضین حضرت علیؑ، غیر مطبوعہ ۴۱۶
مثنویٔ چشمہ نور ۴۱۷

مثنوی رسا ۴۱۷

آغاز ۴۱۷

مثیل عیسیٰ علی مرتضیٰؑ ۴۱۷

مجاہدات ۴۱۸

مختصر سیرت حضرت علیؑ ۴۱۸

مختصر قابل اعتراض اقتباسات ۴۱۸

مراۃ الامامۃ فی اثبات الخلافۃ ۴۱۸

مرآۃ الامامۃ فی اثبات الخلافۃ ۴۱۹

المرتضیٰؑ ۴۱۹

المرتضیٰؑ ۴۱۹

المرتضیٰؑ ۴۲۰

المرتضیٰؑ ۴۲۰

المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ۴۲۰

مرتضوی نظام حکومت ۴۲۱

مستقبل کی نسلوں کے نام حضرت علیؑ کا پیغام ۴۲۲

مسلم اول ۴۲۲

مسئلۂ خلافت کا صحیح حل ۴۲۲

مشکوٰۃ الفصاحۃ ۴۲۳

مشکل کشاء ۴۲۳

مشکل کشاء جلد۔۱ .... ۴۲۳

مشکل کشاء جلد۔۲ .... ۴۲۸

مشکل کشاء علیؑ مولا ۴۳۳
مطالعۂ نہج البلاغہ ۴۳۳
مطلوب کعبہ ۴۳۳
مظاہر الحق ۴۳۴
مظہر العجائب (مثنوی) ۴۳۴
مظہر العجائب (جلد اول) ۴۳۴
مظہر ولایت ۴۳۴
معارج العلیٰ فی مناقب المرتضیٰ ۴۴۲
معارف نہج البلاغہ ۴۴۲
المعتبر فی اخبار سلاطین شیعہ وصی خیر البشر ۴۴۳
معجزات حضرت علیؑ ۴۴۳
معجزۂ علیؑ ۴۴۳
معرفت امام مبین ۴۴۳
Marefat-e-Ghadeer ۴۴۳
معیار فضیلت و علم علی علیہ السلام ۴۴۴
مقام علیؑ، رسولؐ کی نگاہ میں (جلد اول) ۴۴۴
مقام مرتضیٰ علیہ السلام ۴۴۴
مقتل الامام امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ ۴۴۴
المقصد الجلی فی مسند العلیؑ ۴۴۵
مکاتیب علیؑ و معاویہ ۴۴۶
مکتوب حضرت علی بنام مالک اشتر ۴۴۷

مکتوبات حضرت علیؑ ۴۴۷
مناقب امیرالمومنین اززبان امیرالمومنین، غیرمطبوعہ ۴۴۹
مناقب امیرالمومنین درنظرحضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ۴۴۹
مناقب امیرالمومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فی امہات کتب اہلسنت ۴۴۹
المناقب الحیدریہ، (عربی) ۴۴۹
مناقب علی بن ابی طالبؑ ۴۵۰
مناقب علوی ۴۵۰
مناقب المرتضیٰؑ من مواہب المصطفیٰؐ ۴۵۰
مناقب مرتضویؑ ۴۵۵
مناقب مشکل کشاء ۴۵۵
منشورغدیر ۴۵۶
منشورات الامام علیؑ ۴۵۶
مندری حضرت علیؑ، (پنجابی منظوم) ۴۵۶
منظوم ترجمہ ۴۵۶
منظوم نہج البلاغہ (کلمات قصار) ۴۵۹
منظوم ترجمۂ نہج البلاغہ ۴۶۰
منہاج البراعۃ ۴۶۲
منہاج نہج البلاغہ ۴۶۳
موسوعۃ آثار علی بن ابی طالبؑ، (عربی) ۴۶۴
مولااورمعاویہ ۴۶۵
مولاعلیؑ اورعلم ۴۶۵

مولا علیؑ سے ہندوؤں کا پریم (ہندی) ۴۶۵
مولا علی کرم اللہ وجہہ ۴۶۵
مولائے کائنات ۴۶۶
مولائے کائنات علی بن ابی طالب وخلفائے ثلاثہ ۴۶۶
مولود حرم ۴۶۶
مولود حرم ۴۶۷
مولود حیدری ۴۶۷
مولود حرم ۔ مولا علیؑ ۴۶۷
مولود کعبہ ۴۶۸
مولود کعبہ ۴۶۸
مولود کعبہ علی بن ابی طالبؑ اور تعلیمات علوم جدیدہ ۴۶۹
مومن اکمل ۴۶۹
مومن کامل ۴۶۹
Message of Prophet (A.S.) ۴۶۹
میلاد شریف ۴۶۹

ن

نادِ علیؑ ۴۷۰
ناصبی سازش ۴۷۰
نبیؐ کے بعد علیؑ ۴۷۱
نجف اشرف ۴۷۱
ندائے عدالت انسانی ۴۷۱

نص خلافت ۴۷۲

نص خلافت ۴۷۲

نص خلافت ۴۷۲

نصائح حضرت علیؑ ۴۷۳

نغمۂ عید غدیر ۴۷۳

نفائس المنن فی ذکر فضائل سیدنا ابی الحسن ۴۷۴

نفس رسولؐ ۴۷۷

نفس اللہ علی بن ابیطالبؑ، حصہ اول ۴۷۷

نکاح علیؑ و فاطمہؑ ۴۷۷

نکتۂ جہاں بانی ۴۷۷

نگہبان رسالت ۴۷۸

نور المساوات فی ولایۃ اول المخلوقات ۴۷۸

نور علیؑ نور ۴۷۸

نور ولایت ۴۷۹

نور ولایت ۴۸۰

Nahjul Balagha ۴۸۲

Nahjul Balagha:(Vol.I) ۴۸۲

Nahjul Balagha:(Vol.II) ۴۸۳

Nahjul Balagha:(Vol.III) ۴۸۳

نہج الاسرار فی کلام حیدر کرار ۴۸۳

نہج البلاغہ آئین زندگی ۴۸۴
نہج البلاغہ اور حیات اجتماعی ۴۸۴
نہج البلاغہ سے تیس سبق ۴۸۵
نہج البلاغہ سے چند منتخب نصیحتیں ۴۸۶
نہج البلاغہ کی ادبی اور سماجی معنویت اردو تراجم کی روشنی میں ۴۸۶
نہج البلاغہ کا ادبی مطالعہ ۴۸۷
نہج البلاغہ کا استناد ۴۸۸
نہج البلاغہ کا تصور الوہیت ۴۸۹
نہج البلاغہ کا گجراتی ترجمہ ۴۹۰
نہج البلاغہ کی روشنی میں زندگی کا منظر ۴۹۰
نہج البلاغہ کی روشنی میں زندگی کا منظر ۴۹۰
نہج البلاغہ کی سیر ۴۹۰
نہج البلاغہ کے سیاسی تعلیمات ۴۹۱
نہج البلاغہ کے ہزار سال ۴۹۴
نہج البلاغہ مراسلاتی کورس ۴۹۵
نہج البلاغہ موضوعاتی ۴۹۷
نہج البلاغہ میں حضرت علیؑ نے فرمایا ۴۹۷
النہج السوی فی معنی المولیٰ والولی ۴۹۷
نیرنگ فصاحت ۴۹۸

و

واقعۂ غدیر ۵۰۰
واقعات غدیر ۵۰۰
وجود کائنات اور غدیر خم ۵۰۰
وجہ اللہ در بیت اللہ ۵۰۱
وسیلۂ انبیاءؑ ۵۰۲
وصایت شوریٰ ۵۰۲
الوصی ۵۰۲
وصی رسول اللہ تاریخ کی روشنی میں ۵۰۴
وصی رسول انامؐ ۵۰۴
وصی رسولؐ کا وصیت نامہ ۵۰۴
وصی رحمۃ اللعالمینؐ ۵۰۵
وقائع خلافتِ حضرت علیؑ ۵۰۵
Wilayat Paigham-e-Ghadeer ۵۰۵
Wilayat System to Implement ۵۰۶
ولایت علی ابن ابی طالبؑ ۵۰۶
ولایت علیؑ و خطبۂ غدیر ۵۰۶
ولایت غدیر ۵۰۷
الولی ۵۰۷

ہ

هَاتِ الْغَدِیرِ مِنْ خَبَرِ الْغَدِیْرِ ۵۰۹
ہارون محمدی ۵۱۰

ہدایات حضرت علیؑ ۵۱۱
ہدایۃ العالمین ۵۱۱
ہدایۃ الغوی بارشادات علیؑ ۵۱۱
ہدی للعالمین علی بن ابی طالبؑ ۵۱۲
ہزار موتی ۵۱۳
ہفت بند در مدح امیر المومنینؑ ۵۱۴
ہفت بند کاشی مترجمہ مع ذخیرہ مناقب ۵۱۴
ہمارے مرتضیٰؑ کی شان ۵۱۴
ہمارے مشکل کشاء ۵۱۵
Who is Believer? ۵۱۵

ی

یادگار علیؑ ۵۱۶
ینابیع المودۃ ۵۱۶
یعسوب الدین ۵۲۱
ینبوع المعجزات ۵۲۲
یونائیٹڈ نیشنز کا حقوق انسانی کا چارٹر اور حضرت علیؑ: ۵۲۲

کتبخانہ

کتابخانہ آزاد، مولانا، دانشگاہ اسلامی علی گڑھ ۵۲۳
کتابخانہ آصفیہ، حیدر آباد دکن ۵۳۵
کتابخانہ ادارہ ادبیات اردو، حیدر آباد دکن ۵۴۳
کتابخانہ اردو ریسرچ سینٹر، حیدر آباد ۵۴۶

انڈین انسٹیٹیوٹ آف منڈل، پونہ ۵۴۷
امیر الدولہ لکھنؤ ۵۴۷
انجمن ترقی اردو، دہلی ۵۴۸
اورینٹل پبلک سوسایٹی، پٹنہ ۵۵۰
کتابخانہ ایشیاٹک سوسایٹی، بنگال ۵۶۱
برٹش میوزیم ۵۶۱
بھارت اتھاس سنشو دھک منڈل، پونہ ۵۷۰
بھنڈرا کراورینٹل انسٹیوٹ، پونہ ۵۷۱
پٹیالہ ۵۷۲
پیر محمد شاہ، احمد آباد ۵۷۳
ٹیگور دانشگاہِ لکھنؤ ۵۷۵
ٹونک، کتابخانہ ۵۷۷
جیشوال، مرکز تحقیقاتی، پٹنہ ۵۷۷
جوادیہ، مدرسہ، بنارس ۵۷۸
حیدر آباد میوزیم ۵۷۹
خدا بخش، پٹنہ ۵۸۰
خیرات حسین ہمدانی، جلالی علی گڑھ ۵۹۵
پٹنہ یونیورسٹی ۵۹۶
دار العلوم دیو بند ۵۹۷
درگاہ اوچھ گیلانی، بھاولپور ۵۹۸
دانشگاہ کشمیر ۵۹۹

ذاکر حسین، جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی ۶۰۰
ذخیرہ احسن مارہروی، دانشگاہ اسلامی، علی گڑھ ۶۰۳
ذخیرہ حبیب گنج، دانشگاہ اسلامی، علی گڑھ ۶۰۳
ذخیرہ شیفتہ، دانشگاہ اسلامی، علی گڑھ ۶۰۴
راجہ محمود آباد ۶۰۴
رسول احمد، مولانا، گوپالپور، بہار ۶۲۲
کتابخانہ: رضا، رامپور ۶۲۳
کتابخانہ: سالار جنگ حیدر آباد ۶۳۸
سلطان المدارس، لکھنؤ ۶۳۷
سلیمانیہ، مدرسہ، پٹنہ ۶۵۳
ضامن علی، عزاخانہ شاہ گنج، آگرہ ۶۵۴
عمادیہ پٹنہ ۶۶۰
کاما گنجینۂ مانک جی ممبئی ۶۶۰
کلچر اکاڈمی، کشمیر ۶۶۰
مجیبیہ بدریہ پھلواری شریف، بہار ۶۶۲
مسعود حسن رضوی ادیب، لکھنؤ ۶۶۵
مشرقی حیدر آباد دکن ۶۶۶
ممتاز العلماء، لکھنؤ ۶۶۷
منظور محسن، مولانا، علیگڑھ ۶۷۲
نواب مزمل اللہ خان، علی گڑھ ۶۷۳
ناصریہ، لکھنؤ ۶۷۴

ندوۃ العلماء، لکھنؤ ۶۸۴
نذیریہ، دہلی ۶۸۶
واعظین، مدرسہ، لکھنؤ ۶۸۷
ہندو دانشگاہ، بنارس ۶۹۲

مصنفین/مترجمین

آ ۶۹۳
الف ۶۹۳
ب ۶۹۵
پ ۶۹۵
ت ۶۹۵
ث ۶۹۶
ج ۶۹۶
چ ۶۹۶
ح ۶۹۶
خ ۶۹۷
د ۶۹۷
ذ ۶۹۷
ر ۶۹۸
ز ۶۹۸
س ۶۹۸
ش ۶۹۹

ص ۶۹۹
ض ۷۰۰
ط ۷۰۰
ظ ۷۰۰
ع ۷۰۱
غ ۷۰۳
ف ۷۰۳
ق ۷۰۳
ک ۷۰۴
گ ۷۰۴
ل ۷۰۴
م ۷۰۴
ن ۷۰۸
ہ ۷۰۸
و ۷۰۸
ی ۷۰۹
منابع ومصادر ۷۱۱

عرض ناشر

کتابیں معلومات وتحقیقات کا خزانہ ہوتی ہیں، حادثات و واقعات، تاریخ وقصص اور گونا گوں علمی جو ہر پارے کتاب ہی سے حاصل ہوتے ہیں، کتابیں قوموں کا افتخار ہوتی ہیں اور اقوام وملل کے علوم وفنون، تہذیب وثقافت اور ترقی وتنزّلی کا اندازہ ان کی کتابوں، کتابخانوں اور علمی سرمایوں سے لگایا جاسکتا ہے، کوئی بھی معاشرہ انہیں کتابوں کے ذریعے سے علم وآگہی سے مالا مال ہوسکتا ہے۔ جس معاشرہ میں کتابیں خریدنے، مطالعہ کرنے اور لکھنے پڑھنے کا رواج ہو وہ معاشرہ ترقی پسند اور تہذیب یافتہ کہلاتا ہے اور وہاں کے لوگ مترقّی، مہذّب، دانشمند، محقق اور اہل علم کہلاتے ہیں۔

صاحبانِ تصنیف وتالیف اور ارباب علم وادب کا تعارف انہیں کتابوں کے ذریعے ہی ممکن ہوتا ہے اور ان کی عظمت واہمیت بھی ان کی علمی کاوشوں سے اجاگر ہوتی ہیں۔

تاریخ عالم میں عموماً اور تاریخ اسلام میں خصوصاً پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات کے بعد جس ذات بابرکت کے فضائل وخصائل، امتیازات وکمالات اور صفات و خصوصیات پر اہل دانش وبینش اور صاحبان فکر ونظر نے اظہار نظر کیا اور کتابیں لکھیں وہ حاملِ علم خفی و جلی، باب علم نبی، حق کے ولی حضرت مولا علی علیہ السلام ہیں۔

وصی محمد مصطفیٰ ؐ، زوج فاطمۂ زہراؑ حضرت علی مرتضیٰؑ کے فضائل ومناقب، سیرت مطہرہ اور حیات طیبہ کے متعلق دنیا کی ہر زبان میں کام ہوا لیکن ہندوستان، پاکستان، بنگلا دیش میں کوئی

ایسی کتاب منظر عام پر نہیں آئی جس میں مصنفین، مؤلفین، مترجمین اور اہل تحقیق ورسائل کا تعارف کرایا گیا ہو۔

خدا کا شکر ہے کہ اس امر مہم کی جانب مؤلف، مترجم، محقق حجۃ الاسلام مولانا ڈاکٹر شہوار حسین نقوی امروہوی نے قدم بڑھایا اور ہندوستان کے مدرسوں اور کتب خانوں کی خاک چھاننے کے بعد ''علیؑ شناسی در کتب ہند و پاک'' نامی کتاب ترتیب دی جو غالباً برصغیر میں اپنی نوعیت کا پہلا کارنامہ ہے۔

خداوند عالم ان کی خدمات کو قبول کرے اور توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

ولایت پبلیکیشنز اس وقیع تحقیقی کتاب کو مراحل طباعت کے طے کرنے کے بعد ارباب تحقیق کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہے۔

خداوند عالم سے دعا ہے کہ ہماری اس ناچیز خدمت کو قبولیت کا درجہ عنایت فرمائے۔ آمین

ولایت پبلیکیشنز، نئی دہلی۔

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ الطَّاھِرِینَ

کسی بھی شخصیت کی عظمت واہمیت کا اندازہ اہل علم ودانش کی ان علمی کاوشوں سے ہوتا ہے جو اس کے بارے میں بروئے کار لائی گئی ہوں کیوں کہ شخصیت کی ہمہ گیری ہی وقیع کارناموں کو جنم دیتی ہے۔ تاریخ کے صفحات پر ایسی جامع شخصیات بہت کم نظر آتی ہیں جو مختلف افکار ونظریات رکھنے والے افراد کی فکر کا محور بنی ہوں کیوں کہ کسی بھی ذات کا من جمیع الجہات جامع ہونا بہت دشوار ہوتا ہے۔

تاریخ اسلام میں حضور سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جس ذات کے صفات وکمالات پر ارباب فکر ونظر کی توجہ متمرکز ہوئی وہ ذات حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ہے۔ جن کے سلسلے میں ہر دور کے علماء ومفکرین نے اپنی فکروں کو مہمیز کر کے اس ذات والا صفات کے فضائل ومناقب کے سمندر کو کوزہ میں سمونے کی کوشش کی۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

اوصاف علیؑ بہ گفتگو ممکن نیست

گنجائش بحر در سبو ممکن نیست

من ذات علیؑ بواجبی کے دانم

الّا دانم کہ مثل او ممکن نیست

حضرت علیؑ سے متعلق چودہ سو سال کے عرصے میں بے شمار کتابیں عربی، فارسی اردو وغیرہ زبانوں میں منظر عام پر آئیں مگر ابھی تک ان کا تحقیقی جائزہ نہیں لیا جا سکا۔ عربی وفارسی زبانوں میں تو کچھ کوشش ہوئی مگر اردو زبان اس موضوع سے نا آشنا رہی حالانکہ اس زبان میں آپؑ کی سیرت وسوانح،

فضائل ومناقب پر بڑا وقیع کام ہوا مگر کوئی ایسی تحقیق سامنے نہ آسکی جس کے ذریعہ برصغیر کے ارباب علم و ادب کی خدمات کا تعارف کرایا جاسکے۔ اس کمی کا احساس ایک مدت سے تھا مگر موضوع کی وسعت کے پیش نظر ہمت نہیں کر پا رہا تھا مگر تائید الٰہی شامل حال ہوئی، حلاّل مشکلات نے مشکل کشاء کے وسیلے سے اس مشکل کام کو آسان بنایا اور اس اہم کام کو انجام دینے کی جرأت کی۔ اس سلسلے میں مختلف شہروں کے سفر کئے فہارس کتب اور کتب خانوں کی طرف رجوع کرنے کے علاوہ باخبر افراد سے رابطہ کر کے مواد جمع کیا۔

موجودہ کتاب کے خصوصیات

۱۔ اس کتاب میں صرف ان کتابوں کا ذکر ہے جو ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے ارباب علم وفن نے تحریر کی ہیں۔

۲۔ اس کتاب میں صرف حضرت علیؑ سے متعلق کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے قطع نظر ان کتابوں کے جن میں آپ کا ذکر ضمنی طور پر ہے۔

۳۔ کتابوں کو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے تاکہ قارئین کو کتاب تلاش کرنے میں کسی طرح کی زحمت نہ ہو۔

۴۔ جن کتابوں کے دو نام ہیں ان کا دوسرا نام بریکٹ میں درج کر دیا ہے۔

۵۔ محترم قارئین کی سہولیت کے پیش نظر بعض کتابوں کے مشمولات کو بھی بطور عنوان ذکر کر دیا ہے۔

اسلوب تحریر

- اعداد وشمار
- کتاب کا مکمل نام
- کتاب کے خطی یا مطبوعہ ہونے کی وضاحت
- مؤلف کا نام
- مترجم، محقق یا تعاون کرنے والے کا نام
- ناشر
- مطبع
- سن اشاعت
- تعداد صفحات
- مدرک وماخذ

اس فہرست کو مکمل نہیں کہا جا سکتا۔ جتنی کتابوں تک دسترس ہو سکی ان کا تعارف پیش خدمت ہے۔ امید ہے کہ ارباب علم وفن باقیماندہ کتب سے مطلع فرمائیں گے تاکہ دوسرے ایڈیشن میں انہیں شامل کیا جا سکے۔

اس کاوش میں دیگر کتب کے علاوہ پژوہشہای علی شناسی در پاکستان، برصغیر کے امامیہ مصنفین، مطلع انوار، تالیفات شیعہ وغیرہ سے استفادہ کیا ہے۔

اس سلسلے میں حجۃ الاسلام والمسلمین آقای مہدی مہدوی پور نمائندۂ ولی فقیہ، دہلی کا سپاس گذار ہوں کہ آپ نے کتاب کی اشاعت کی ذمہ داری قبول فرمائی۔

خطیب اہل بیتؑ مولانا سید نعیم عباس صاحب کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے ضروری کتب مرحمت فرمائیں۔ برادر عزیز حجۃ الاسلام مولانا محمد عارف املوی صاحب و برادرم مولانا سید عابد رضا صاحب کا ممنون ہوں کہ جنہوں نے مفید مشوروں سے نوازا۔ والدہ محترمہ جن کی دعاؤں سے تصنیف و تألیف کا جذبہ پیدا ہوا۔ برادران جناب تاجدار حسین، جناب شاندار حسین، جناب اقتدار حسین کا صمیم قلب سے مشکور ہوں جو میرے لئے لکھنے پڑھنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔

خداوند قدوس کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ میری اس کاوش کو حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے وسیلے سے والد محترم جناب سید علمدار حسین ابن اختر حسین کی مغفرت کا ذریعہ قرار دے۔ (آمین)

خادم الشریعۃ المطہرۃ

سید شہوار حسین نقوی امروہوی

امامیہ ریسرچ سینٹر

حقانی اسٹریٹ، امروہہ (یو۔ پی) ہند

۱۵؍ جمادی الاول ۱۴۳۷ھ/ ۲۵؍ فروری ۲۰۱۶ء

حیات حضرت علی علیہ السلام

حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی، خلیفہ اور جانشین تھے۔ آپؑ کی ولادت با سعادت ۱۳؍رجب المرجب سنہ ۳۰ عام الفیل مطابق سنہ ۶۰۰ء بروز جمعہ اندرون خانۂ کعبہ ہوئی۔ والد حضرت ابوطالبؑ اور ماں حضرت فاطمہ بنت اسد تھیں۔ آپؑ کی پرورش آغوش رسالت میں لعاب دہن رسالت چوس کر ہوئی۔ بچپن ہی سے آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے۔ بعثت رسول اکرمؐ کے بعد سب سے پہلی نماز جماعت میں حضور اکرمؐ کی اقتدا میں آپ نے نماز ادا کی۔ تین سال تک راز داری اور پوشیدگی کے ساتھ فرائض کی ادائیگی کرنے کے بعد اعلانیہ طور پر تبلیغ کرنے کا حکم اس طرح آیا:

"وَ اَنذِر عَشِيرَتَکَ الاَقرَبِینَ"

یعنی اپنے خاندان والوں کو ڈرایئے۔

حضرت رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ کو بلایا اور حکم دیا کہ اولاد عبدالمطلب کو کھانے پر مدعو کر کے کھانے کی ذمہ داری بھی حضرت علیؑ کے سپرد کی۔ کھانے میں بکرے کی ایک ران اور ایک دودھ کا پیالہ تھا، کھانے والوں کی تعداد تقریباً چالیس تھی۔ سب لوگ کھا پی کر سیر ہو گئے پھر بھی کھانا بچ رہا۔ اس اثناء میں حضور اکرمؐ کچھ بیان کرنا چاہتے تھے کہ ابولہب بول اٹھا اور کہا محمدؐ نے بڑا جادو کیا۔ یہ سنتے ہی سب لوگ چلے گئے اور حضور اکرمؐ اپنی بات نہ کہہ سکے۔

دوسرے دن پھر دعوت کا اہتمام ہوا پھر ایسا ہی ہوا۔

تیسرے دن حضرت علیؑ کے والد حضرت ابو طالبؑ نے ابولہب کو روکا اور رسول اکرمؐ سے فرمایا:

آپ اپنا پیغام پہنچایئے!

اس وقت حضور اکرمؐ نے کھڑے ہو کر فرمایا:

میں اللہ کا رسول ہوں، میں اس کی طرف سے تمہاری نجات کا مژدہ لے کر آیا ہوں اور تم میں سے جو بھی میری مدد کرے گا وہ میرا بھائی میرا وصی اور میرا خلیفہ ہوگا۔

کسی نے نصرت کا وعدہ نہیں کیا سوائے علی بن ابی طالبؑ کے۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا:

یا رسول اللہؐ میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں کہ میں آپ کے دشمنوں کو ماروں گا ان کی آنکھیں پھوڑ دوں گا پیٹ چاک کر دوں گا۔

اس وقت رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ کے شانے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

یہ میرا بھائی، میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے۔تم ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو۔

اس واقعہ سے اول روز ہی ثابت ہو گیا تھا کہ حضرت علی ہی خلیفہ بلافصل رسول ہیں۔

اس واقعہ کے بعد سے حضرت علیؑ حضرت رسول اکرمؐ کے ساتھ رہتے تھے اور جو بھی کافر حضورؐ کی شان میں گستاخی کرتا۔ اس کا منہ توڑ جواب دیتے تھے۔ حضرت علیؑ کی جانثاری اور نصرت کے واقعات تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے ہوئے ہیں۔

شب ہجرت

۱۴؍ بعثت مطابق ۶۲۲ء میں کفار مکہ نے حضرت رسول اکرمؐ کے گھر کا محاصرہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ پروردگار کی ہدایت کے مطابق جو حضرت جبرئیلؑ کے ذریعہ پہنچی آپؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

اے علیؑ! آج رات تم میرے بستر پر لیٹ جاؤ۔

حضرت علی نے عرض کیا:

یارسول اللہؐ کیا میرے لیٹ جانے سے آپ کی جان بچ جائے گی؟۔

حضورؐ نے فرمایا: ہاں، یہ سنتے ہی حضرت علیؑ نے سر سجدہ میں رکھ دیا پروردگار تیرا شکر کہ میری وجہ سے تیرے رسولؐ کی جان بچ جائے گی۔

تاریخ اسلام کا یہ پہلا سجدۂ شکر ہے جو حضرت علیؑ نے شب ہجرت ادا کیا۔

حضرت علیؑ بستر رسول پر لیٹ گئے، کفار گھر کا محاصرہ کئے رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ محمد مصطفیؐ سو رہے ہیں، جب صبح ہوئی اور کفار گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ علی مرتضیٰؑ سو رہے ہیں۔

کفار نے پوچھا اے علیؑ! محمد مصطفیؐ کہاں ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: کیا تم میرے سپرد کر کے گئے تھے۔

یہ تھی آپ کی ہمت و جرأت اور ایثار قربانی کہ بلاخوف و ہراس تلواروں کی چھاؤں میں اس اطمینان سے سوئے کہ دشمن سمجھ ہی نہ سکا کہ محمدؐ سو رہے ہیں یا علیؑ؟

آپؑ فخریہ بیان کرتے تھے کہ شب ہجرت جس اطمینان کی نیند سویا ایسی نیند زندگی میں کبھی نہیں سویا۔ حضرت رسول اکرمؐ ہجرت کر کے مدینہ پہنچے اور بیرون مدینہ قیام کر کے حضرت علیؑ کی آمد کا انتظار کرنے لگے۔ ۱۲ ربیع الاول یوم دوشنبہ آپؐ مقام قبا میں پہنچے جو مدینہ سے دو میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ حضرت علیؑ اہل مکہ کی امانتیں واپس کر کے عورتوں اور بچوں کو لے کر مقام قبا میں پہنچے رسول اکرمؐ علیؑ کو دیکھ کر مسرور ہوئے اور اللہ کا شکر ادا کیا پھر علیؑ کو ساتھ لے کر مدینہ میں داخل ہوئے۔ اہل مدینہ نے آپ کا پرجوش انداز میں استقبال کیا۔

عقد مواخات

ہجرت کے ۵ یا ۸ ماہ بعد انصار اور مہاجرین کے درمیان آنحضرتؐ نے عقد مواخات قائم کیا۔ آنحضرتؐ نے اتحاد مذاق طبعیت اور فطرت کے لحاظ سے ایک دوسرے کو بھائی بنایا۔

مذاق نبوت کا اتحاد فطرت امامت ہی سے ہوسکتا تھا اس لئے حضرت رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ کو اپنا بھائی منتخب کرتے ہوئے فرمایا:

"یَا عَلِیُّ اَنتَ اَخِی فِی الدُّنیَا وَ الآخِرَۃِ"

اے علیؑ! تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

حضرت علیؑ کا عقد

۱۵ رجب ۲ ھ کو دختر رسول اکرمؐ حضرت فاطمہ زہراؑ کا عقد حضرت علیؑ سے ہوا۔

آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے خود فرمایا:

اے علیؑ! مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ فاطمہؑ کا عقد تمہارے ساتھ کردوں کیا تمہیں منظور ہے؟

حضرت علیؑ نے عرض کیا:

بیشک مجھے قبول ہے۔

اس طرح آپؑ حضرت رسول خداؐ کے داماد قرار پائے۔

تحویل قبلہ

ماہ شعبان ۲ ھجری میں بیت المقدس کی طرس سے قبلہ کا رخ کعبہ کی طرف موڑ دینے کا حکم آیا۔ قبلہ کیوں کہ حالت نماز میں بدلا گیا اس لئے آنحضرتؐ کا ساتھ حضرت علیؑ کے علاوہ اور کسی نے نہیں دیا اسی لئے آپؑ مقام فخر میں فرمایا کرتے تھے:

"اَنَا مُصَلِّی القِبلَتَینِ"

میں ہی وہ ہوں جس نے ایک نماز بیک وقت دو قبلوں کی طرف پڑھی۔

مدینہ میں پہنچنے کے بعد بھی جب کفار نے مسلمانوں پر حملے کئے اس وقت صرف حضرت علیؑ کی ذات تھی جس نے ہر میدان میں صف اول میں رہ کر دشمنوں کا قلع قمع کیا اور مسلمانوں کو کامیابی

دلائی۔ یہ آپؑ کا جذبۂ ایثار وقربانی تھا کہ آپؑ بغیر اپنی جان کی فکر کئے اور بلاخوف وخطر دشمن سے مقابلے کے لئے میدان میں پہنچ جاتے تھے جس کی گواہ آپؑ کی حسب ذیل جنگیں ہیں:

جنگ بدر

اسلام کی سب سے پہلی جنگ جو ماہ رمضان ۲؁ھ میں واقع ہوئی جس میں صرف تین سو تیرہ مسلمان اور ایک ہزار کفار شریک تھے۔ اس جنگ میں حضرت علی علیہ السلام علمبردار تھے۔ خداوند عالم کی مدد سے یہ معرکہ فتح ہوا۔

جنگ احد

جنگ بدر کا بدلہ لینے کے لئے ابوسفیان نے تین ہزار کی فوج کے ساتھ مدینہ پر چڑھائی کی۔ اس معرکہ میں حضرت حمزہ شہید ہوئے۔ اس جنگ میں حضرت علیؑ نے دشمن کے چھکے چھڑا دیئے اور زبردست طریقے سے تلوار چلا کر شجاعت کا مظاہرہ کیا۔

آپ کی جان نثاری اور شجاعت کو دیکھ کر فرشتہ نے قصیدہ پڑھا:

"لَا فَتیٰ اِلَّا عَلِیٌ لَا سَیفَ اِلَّا ذُو الفِقَارِ"

جنگ خندق

اس جنگ کو غزوۂ احزاب بھی کہتے ہیں۔ یہ جنگ ذیقعدہ ۵؁ھ میں واقع ہوئی جس میں کفار کے تمام قبائل شریک ہوئے تھے۔ کفار سب سے بڑے طاقتور پہلوان عمرو بن عبدود کو اس خیال سے جنگ میں لائے تھے کہ مسلمان اس کا مقابلہ نہیں کر پائیں گے مگر جس وقت وہ پیل تن مقابلہ کے لئے باہر آیا ہے اس وقت ادھر سے حضرت علیؑ اس کے مقابلہ کے لئے چلے تو حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

"بَرَزَ الاِیمَانُ کُلّٰہ اِلٰی الکُفرِ کُلِّہ"

آج کُل ایمان کُل کفر کے مقابلہ میں جارہا ہے۔

اور جب حضرت علیؑ کو اس دشمن خدا پر فتح حاصل ہوئی تو حضور اکرمؐ نے فرمایا:

”ضَربَۃُ عَلِیٍّ یَومَ الخَندَقِ اَفضَلُ مِن عِبَادَۃِ الثَّقَلَین“

خندق کے دن علیؑ کی ایک ضربت ثقلین کی عبادت پر بھاری ہے۔

اس طرح آپؑ نے اس معرکہ میں جانثاری کا مظاہرہ کیا اور لشکر اسلام کو فتح حاصل ہوئی۔

صلح حدیبیہ

ذیقعدہ ۶ ھ مطابق ۶۲۸ء میں حضرت رسول خداؐ حج کے ارادہ سے مکہ کی طرف چلے اور جب قریش کو خبر ہوئی تو انہوں نے جانے سے روکا۔ آنحضرتؐ ایک کنویں پر جس کا نام حدیبیہ تھا رک گئے اور صحابہ سے جانثاری کی بیعت لی جس کو ”بیعت رضوان“ کہتے ہیں اور بیعت کرنے والوں کو اصحاب سمرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر قریش اور رسول اکرمؐ کے درمیان جو صلح ہوئی اس کا صلح نامہ حضورؐ نے حضرت علیؑ سے لکھوایا اور سورۂ فتح ”اِنَّا فَتَحنَا لَکَ فَتحاً مُّبِیناً“ نازل ہوا۔

جنگ خیبر

خیبر مدینہ سے تقریباً پچاسی میل کے فاصلے پر یہودیوں کی بستی تھی جہاں یہ جنگ واقع ہوئی۔ اس جنگ میں کفار سے زبردست مقابلہ ہوا اور کسی طرح لشکر اسلام کو فتح حاصل نہیں ہو رہی تھی تب رسول اکرمؐ نے اعلان فرمایا:

> کل میں اس کو علم دوں گا جو مرد ہوگا، کرار ہوگا، غیر فرار ہوگا، اللہ و رسولؐ اس کو دوست رکھتے ہوں گے اور وہ اللہ و رسولؐ کو دوست رکھتا ہوگا۔

اس اعلان کے بعد ہر مسلمان کے دل میں یہ تمنا پیدا ہوئی کہ کل علم ہم کو مل جائے گا مگر علم حضرت علیؑ کو ملا۔ آپؑ نے میدان میں جا کر مرحب جیسے بہادر کو قتل کر کے قلعۂ خیبر فتح کیا۔ اس معرکہ کی فتح کا سہرا بھی حضرت علی علیہ السلام کے سر بندھا جس سے مسلمانوں کی طاقت وقوت میں اور اضافہ ہوا۔

تبلیغ سورۂ برائت

۹ سنہ ہجری میں حضرت رسول خداؐ نے تین سو آدمیوں کے ہمراہ حضرت ابوبکر کو حج اور سورۂ برائت کی تبلیغ کے لئے بھیجا۔ ابھی آپ زیادہ دور نہ جانے پائے تھے کہ واپس بلا لئے گئے اور یہ سعادت حضرت علیؑ کے سپرد کردی گئی۔

حضرت ابوبکر کے ایک سوال کے جواب میں رسول اکرمؐ نے فرمایا:

مجھے خدا کا یہی حکم ہے کہ میں جاؤں یا میری آل میں سے کوئی جائے۔

غدیر خم

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲۵ /ذیقعدہ ۱۰ سنہ ہجری کو حج آخر کے ارادہ سے روانہ ہوئے۔ حج سے فراغت کے بعد جب کہ آپؐ کے ساتھ ایک لاکھ چوبیس ہزار اصحاب تھے۔ ۱۸/ذی الحجہ کو مقام جحفہ کے قریب مقام غدیر پر پہنچے تو آیۂ بلّغ نازل ہوئی۔ آپؐ نے پالان شتر کا منبر بنانے کا حکم دیا اور حضرت بلال کو حکم دیا کہ ''حَیَّ عَلٰی خَیرِ العَمَلِ'' کہہ کر آواز بلند کریں۔ مجمع سمٹ کر نقطہ اعتدال پر آ گیا آپ منبر پر گئے اور فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حمد و ثنائے الٰہی کے بعد آپؐ نے حضرت علیؑ کو ہاتھوں پر بلند کر کے فرمایا:

''مَن کُنتُ مَولَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌ مَولَاہُ''

جس کا جس کا میں مولا ہوں اس کے اس کے علی مولاؐ ہیں۔

اس طرح حضرت رسول اکرمؐ نے اپنے جانشین اور خلیفہ کا اعلان فرمایا۔

حضرت رسول خداؐ کی حضرت علیؑ سے وصیت کرنا

وقت وفات حضرت علیؑ۔ حضورؐ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضورؐ نے آخری وقت آپؑ سے وصیتیں کرتے ہوئے فرمایا:

اے علیؑ! میرے بعد تمہیں سخت صدمات پہنچیں گے لہٰذا تم صبر کرنا اور دیکھو جب اہل دنیا

دنیا پرستی کریں تو تم دین اختیار کئے رہنا۔

یہاں تک کہ ۲۸ رصفر ۱۱ھ میں آپؐ کا وصال ہوا۔ حضرت علیؑ نے آنحضرتؐ کو غسل دیا کفن پہنایا اور نماز جنازہ ادا کر کے آپؐ کو دفن کیا۔ اس طرح حضرت علیؑ کی ساری زندگی اسلام اور بانی اسلامؐ کی حفاظت اور جاں نثاری میں گذری۔

فضائل و مناقب

حضرت علی بن ابی طالبؑ کے بے شمار فضائل و مناقب ہیں۔ آپؑ کے فضائل کے سلسلہ میں مفسرین کا اتفاق ہے کہ قرآن مجید کی ۳۱۳ آیات نازل ہوئیں اور لاتعداد احادیث بھی مروی ہیں۔ آپؑ کی علمی عظمت و جلالت کا اندازہ اس حدیث سے ہوتا ہے جس میں حضورؐ نے اپنی ذات کو علم کا شہر اور حضرت علیؑ کو اس کا دروازہ قرار دیا:

''اَنَا مَدِینَۃُ الْعِلمِ وَ عَلِیٌ بَابُھَا''

آپؑ نے متعدد علوم کو ایجاد کیا۔ آپؑ کے کئے ہوئے فیصلے آپؑ کی زیرکی اور ذہانت پر دلالت کرتے ہیں۔ آپ کی فصاحت و بلاغت کا شاہکار نہج البلاغہ ہے جس میں علامہ رضیؒ نے آپؑ کے خطبات و مکتوبات وارشادات کو ایک کتابی شکل میں جمع کیا۔ آپؑ کا زہد و تقویٰ بے مثال تھا۔ آپؑ کی صداقت و عدالت کے بارے میں خالد بن یعمر کا بیان ہے کہ میں حضرت علیؑ کو تین باتوں کی وجہ سے محبوب رکھتا ہوں:

۱۔ جب وہ ناراض ہوتے تو حلم کا دامن نہیں چھوڑتے تھے۔

۲۔ جو بات کہتے سچ کہتے تھے۔

۳۔ جو فیصلہ کرتے تھے پورے عدل کے ساتھ کرتے تھے۔

رسول اکرمؐ نے ایک دن فاطمہ زہراؑ سے فرمایا تھا کہ میں نے تمہاری شادی بہت بڑے عالم اور امت میں سب سے بڑے ایماندار اور عظیم حلم کرنے والے (علیؑ) سے کی ہے۔

ظاہری خلافت

جب حضرت علیؑ ظاہری خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ نے عدل و انصاف، اخوت و بھائی چارہ کی حکومت قائم کی۔ آپؑ نے اپنے گورنروں کو سخت احکام جاری کئے کہ رعایا کے حقوق کا پورا خیال رکھیں، کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہونی چاہیئے اور ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہیں اور تقویٰ کا دامن نہ چھوڑیں۔ آپؑ خود اپنے ہاتھ سے بیت المال سے مال تقسیم کرتے تھے۔ عرب عجم، گورے کالے سب آپ کی نظر میں یکساں تھے اور سب کو برابر حقوق دیتے۔

آپؑ روزانہ مال تقسیم کر کے بیت المال میں جھاڑو لگا کر دو رکعت نماز شکر ادا کر کے کہتے تھے کہ پروردگار تیری امانت کو حقداروں تک پہنچا دیا۔ آپ نے کبھی اپنی ذات کے لئے دوسروں سے زیادہ مال نہیں لیا۔ معمولی لباس پہنتے اور کہنہ مکان میں زندگی بسر کرنے پر فخر کرتے تھے۔ آپؑ کی زندگی ایک عام انسان کی طرح تھی۔ یہی آپؑ کی عدالت تھی جو بنی امیہ کے ان لوگوں کو ناگوار گذری جن کے لئے سابقہ حکومتوں نے خزانوں کے منہ کھولے ہوئے تھے اسی بنا پر آپؑ کی مخالفت شروع ہوئی اور بہانے بنا کر آپؑ پر جنگ جمل و جنگ صفین تھوپی گئیں مگر اس کے باوجود عدل و انصاف کا دامن آپؑ کے ہاتھ سے نہ چھوٹا۔ یہاں تک کہ آپؑ کو شہید کر دیا گیا۔

شہادت

۱۹ رمضان ۴۰ھ ہجری نماز صبح میں آپؑ کے سر پر عبدالرحمن ابن ملجم نے ضرب کاری لگائی جس کی وجہ سے ۲۱ رمضان ۴۰ھ ہجری کو آپؑ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ آپؑ کو سرزمین نجف میں آپؑ کے فرزندوں امام حسنؑ اور امام حسینؑ نے دفن کیا جہاں آج بھی آپؑ کا روضہ زیارت گاہ خلائق بنا ہوا ہے۔

آ

آثار علویہ

مولف: ناشر:

مولانا سید سبط الحسن ہنسوی کاشانۂ ادب بک ایجنسی، گولہ گنج لکھنؤ

اس کتاب میں وہ علمی کام جو حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں کیا گیا ہے اس کا جائزہ لیا گیا ہے۔

آداب زندگی حضرت علیؑ کی نظر میں

مولف: ناشر: سال اشاعت:

حیدر مہدی عباس بک ایجنسی لکھنؤ جنوری ۱۹۹۵ء

حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کے بتائے ہوئے اصول زندگی پر ہندی زبان میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

آفتاب خلافت

مولف: ناشر: سال اشاعت:

مولانا سجاد حسین، بارہوی مقبول پریس، دہلی ۱۳۲۹ھ

چودھویں صدی کے مایۂ ناز مناظر شیر پنجاب مولانا سجاد حسین صاحب جنھوں نے اپنی تحریر و تقریر سے مخالفین اہل بیتؑ کے دل ہلا رکھے تھے۔ آپ نے تمام عمر اہل بیت علیہم السلام کے حقوق کا دفاع کیا اور مخالفین کو دندان شکن جوابات دیئے۔ آپ نے غدیر سے متعلق ''آفتاب خلافت'' کے عنوان سے کتاب لکھی جو مولوی خلیل احمد کی کتاب ''ہدایت الرشید و مطرقۃ الکرامۃ'' کے جواب میں ہے اس کتاب میں واقعۂ غدیر پر کچھ اعتراضات کئے گئے تھے آپ نے ہر اعتراض کا استدلالی جواب دیا اور کتب اہلسنت سے حوالے پیش کئے۔

مقدمۂ کتاب میں غدیر سے متعلق سوالات و جوابات ہیں اور حدیث غدیر سے خلافت حضرت امیر المومنینؑ ثابت کی ہے۔اوران بائیس علماء کا ذکر کیا ہے جنھوں نے آیۂ بلّغ کا نزول غدیر خم میں قرار دیا ہے۔اس کے علاوہ ان مغربی مؤرخین کا بھی ذکر کیا ہے جنھوں نے واقعۂ غدیر کی حقانیت کا اقرار کیا ہے۔[1] یہ کتاب نولکشور، لاہور سے بھی ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء میں شائع ہوئی۔

مولانا سجاد حسین کا تعلق بہیڑہ سادات ضلع مظفر نگر سے تھا۔ مناظرہ میں مہارت رکھتے تھے۔مولوی محمد قاسم نانوتوی سے یادگار مناظرہ کر کے فتح حاصل کی جس کے سبب آپ کی دور دور تک شہرت ہوئی اور آپ کو ’’شیر پنجاب‘‘ کا خطاب دیا گیا۔

آپ کی وفات ۴؍ربیع الاول ۱۳۴۰ھ/ ۵؍نومبر ۱۹۲۱ء میں ہوئی۔

آفتاب غدیر

تقی عسکری

جناب تقی عسکری صاحب حیدر آباد دکن کی علمی شخصیت تھے۔تصنیف و تالیف کا ذوق رکھتے تھے۔آپ کی یہ تالیف ۱۹۸۱ء میں منظر عام پر آئی۔ ۱۲۶ صفحات پر مشتمل ہے۔[2]

آواز-اعلان غدیر

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
عبدالکریم مشتاق	کراچی	۱۹۹۴ء

تاریخ اسلام آپ کا دلچسپ موضوع تھا۔ غدیر کے موضوع پر آپ کی یادگار تصنیف ’’آواز-اعلان غدیر‘‘ ہے۔ جو واقعۂ غدیر پر استدلالی حیثیت رکھتی ہے۔کراچی کے اے پبلی کیشنز سے ۱۹۹۴ء میں شائع ہوئی۔تقریباً ۳۲۷ صفحات پر مشتمل ہے۔غدیر ہی کے موضوع پر دوسری تالیف

۱۔ الغدیر ج:۱،ص:۳۶،اعیان الشیعہ ج:۷،ص:۱۸۵،اعلام الشیعہ ج:۲،ص:۸۰۹،تالیفات شیعہ ص:۴۰

۲۔ مؤلفین غدیر ص:۹۰

''علی ولی اللہ'' ہے جو اگست ۱۹۹۲ء میں حیدری کتب خانہ بمبئی سے شائع ہوئی۔ جس میں راویان غدیر، علماء اہلسنت کے نزدیک حدیث غدیر صحیح بلکہ متواتر ہے، علماء اہلسنت جنہوں نے غدیر کا ذکر کیا۔ لفظ مولیٰ کے معنی، رسم دستار بندی، حضرت عمر کی مبارکباد، قصیدہ خوانی جیسے موضوعات پر بحث کی ہے۔[۱]

الآیات

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
مولانا سید سجاد حسین بارہوی، ۱۳۴۰ھ	مقبول پریس، دھلی	۱۹۱۲ء

اہلسنّت کی جانب سے ایک ایسی کتاب منظر عام پر آئی (تنویر العینین) جس میں قرآن مجید کی تین آیات کے ذریعہ حضرت ابوبکر کی خلافت ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی تھی اس کے جواب میں مولانا سجاد حسین صاحب نے یہ کتاب لکھی جس میں قرآن کریم کی پانچ آیات کے ذریعہ حضرت علی علیہ السلام کی خلافت ثابت کی۔

آیات جلی فی شان مولانا علیؑ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
آغا عبد علی بیگ قزلباش دہلوی	مطبع یوسفی، دھلی	۱۳۳۰ھ

مصنف آغا عبد علی بن آغا بندہ علی بن آغا رجب علی قزلباش نے حضرت علی مرتضیٰؑ کے فضائل ومناقب سے متعلق ۷۰۰ آیات کا ترجمہ وتفسیر پیش کی ہے جو اہلسنت واہل تشیع کی معتبر کتب سے ماخوذ ہیں۔

یہ کتاب رضا لائبریری رامپور میں موجود ہے۔

۱۔ مؤلفین غدیر ص: ۱۳۵

الف

A Voice of Human Justice:

مولف:	ناشر:	طبع اول:	صفحات:
محمد فضل حق	اسلامک سیمیزی آف پاکستان	۱۴۱۰ھ	۵۰۸

ابوتراب برمسند قضاء وفصل الخطاب

مولف: ناشر:

مفتی سید طیب آغا جزائری (م ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء) ادارۂ علوم آل محمدؑ، شادباغ، لاہور

اس کتاب میں حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے فیصلے تحریر کئے گئے ہیں۔

ابوتراب درنظر ام المومنین واصحاب

مولف:	ناشر:	طبع اول:
مفتی سید طیب آغا جزائری لکھنوی	ادارۂ علوم آل محمد، شادباغ، لاہور	۱۹۶۰ء

عناوین کتاب:

فضائل حضرت علیؑ بہ زبان خلیفۂ اول

علیؑ کو پیغمبرؐ سے وہی نست ہے جو پیغمبر کو خدا سے ہے۔

علیؑ کے تحریر کردہ گزرنامہ کے بغیر پل صراط سے گزرنا ناممکن ہے۔

علیؑ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

خدا اور رسولؐ کے نزدیک علی کا مقام۔

علیؑ و نبیؐ کا ہاتھ عدد میں برابر ہے۔

علیؑ و نبیؐ کا ہاتھ عدل میں برابر ہے۔

اہل بیتؑ کی محبت وعداوت، رسول اللہؐ کا حلیۂ مبارک، اہل بیتؑ، علیؑ عترت رسولؐ ہیں، سورۂ برائت، حدیث غدیر۔

فضائل حضرت علیؑ بہ زبان خلیفۂ ثانی

علیؑ کی ولایت کے بغیر شرافت نہیں مل سکتی۔

فضائل علیؑ کا حساب نہ ممکن ہے۔

علیؑ جیسا کوئی نہیں۔

علیؑ اور دیگر اصحاب نبیؐ، کاش کہ علیؑ کی ایک خصلت تمام آل خطاب میں ہوتی۔

تین امتیاز، مزید تین خصوصیتیں، واقعۂ خیبر، واقعۂ خیبر کا پس منظر، علیؑ کی شادی، علیؑ و رسولؐ ساتھ ساتھ، نبیؐ و علیؑ ایک دوسرے سے ہیں۔

حدیث مواخاۃ، حدیث منزلت، حدیث غدیر، دو مکالمے (پہلا مکالمہ)، دوسرا مکالمہ، علم علیؑ، اعلم امت اور ایک یہودی، کنیز کی طلاق، غلام کا نکاح، سرمایہ کی تقسیم، حضرت عمر کے تین سوال علیؑ سے پوچھو، مولا علیؑ (مجنونہ عورت)، حاملہ عورت، سیاہ فام بچہ، زیورات خانۂ کعبہ، بغیر علیؑ کے اللہ سے پناہ مانگتا ہوں۔

سوالات بادشاہ روم، صدائے ناقوس با ترجمۂ منظوم، ایک عورت جس نے چھ ماہ میں بچہ جنا تھا، لڑکی ولڑکے کا فیصلہ، قصہ اصحاب کہف، نجران کا ایک پادری تریا چرتر، عجیب وغریب بچہ، عجیب جواباب، علیؑ عین اللہ۔

فضائل حضرت علیؑ بہ زبان خلیفۂ سوم (عثمان)

نبیؐ و وصی ایک نور سے ہیں، سلسلۃ العجب، حدیث غدیر۔

فضائل حضرت علی برزبان امیر شام معاویہ بن ابی سفیان

حدیث منزلت، علم علیؑ، حق برزبان جاری، معاویہ کے خط کا جواب، سیرت علیؑ کی ایک جھلک۔

فضائل حضرت علی برزبان ام المومنین (عائشہ بنت ابی بکر)

خیر البشر، سید العرب، علیؑ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے، علی کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے، علیؑ کا ذکر عبادت ہے، محب علیؑ، اعلم الناس، علیؑ سے پوچھو، محبوب مصطفیؐ، میرے حبیب کو بلاؤ، بہترین برادر، بے کس شہید، سابقین تین ہیں، علیؑ پر خروج کرنے والا کافر ہے، ایک کسوٹی، اہل بیتؑ، حدیث غدیر۔

احتساب

علی اکبر شاہ

آپ کو نہج البلاغہ سے گہرا شغف تھا۔ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کے ۵۱ فرامین بعنوان ''احتساب'' شائع کئے۔ یہ کتاب ۱۰۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ ساجدہ اکیڈمی کراچی سے ۱۴۰۱ / اگست ۱۹۸۰ء میں طبع ہوئی۔[۱]

احسن الانتخاب فی ذکر معیشۃ سیدنا ابی تراب

مولف:	ناشر:	طبع اول:	صفحات:
مولانا حافظ علی حیدر قلندر کاکوروی (۱۳۶۶ھ/ ۱۹۴۷ء)	اصح المطابع لکھنؤ	۱۹۳۲ء	۵۳۶
	ناشر:	طبع سوئم:	
	کتبخانہ انوریہ خانقاہ کاظمیہ کاکوروی	۲۰۰۰ء	

۱۔ امامیہ مصنفین ج:۱، ص:۹۸

یہ تصنیف اپنی نوعیت کے اعتبار سے متاخرین علماء میں خاص اہمیت کی حامل ہے۔ تاریخی حیثیت سے حضرت امیر علیہ السلام کے عہد خلافت میں باہمی اختلافات ومحاربات کے جتنے واقعات ہوئے انہیں نہایت جرح وتعدیل اور دقّت نظر سے تحریر کیا گیا ہے۔ مصنف کا تعلق قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ سے تھا یکم شعبان ۱۳۱۱ھ/ ۱۸۸۳ء میں متولد ہوئے خانقاہ کاظمیہ قلندریہ سے آپ کا تعلق تھا۔ آپ کا خانوادہ عشق مرتضوی سے سرشار ہے۔

عناوین کتاب حسب ذیل ہیں:

آغاز حالات جناب امیرؑ، ولادت، واقعات ولادت، مولد شریف، اسمائے مبارکہ معہ وجہ تسمیہ، اسد، حیدر، علیؑ، کنیت، ابوالحسن، ابوالحسنین، ابوالریحانتین، ابوالسبطین، ابومحمد، ابوتراب، القاب، نسب، حلیۂ مبارک، زمانۂ طفولیت وکیفیت پرورش، تعلیم وتربیت، اسلام، مبحث اولیت اسلام، احادیث متعلق بہ سبقت اسلام جناب امیرؑ، محاکمہ متعلق بہ سابقیت، بحث متعلق بہ اظہار اسلام، عمر بوقت عرض اسلام، متعلق بہ فضل اسلام، وجہ لقب کرم اللہ وجہہ، ابتدائی نمازوں میں شرکت، احادیث متعلق بہ اولیت نماز، مکہ کی زندگی و بیان اشاعت حالات نبوت، انتظام دعوت و عطائے خلعت وصایت ونیابت ووراثت، شفقت وعنایت آنحضرتؐ۔

عام حالات زمانہ قیام مکہ، حالات زمان ہجرت، جناب امیرؑ کی جان نثاری کا عدیم النظیر کارنامہ، فٹ نوٹ متعلق بہ قصۂ حضرت موسیٰؑ، فٹ نوت متعلق بہ عمر جناب امیر وقت ہجرت، روانگی جناب امیرؑ جانب مدینہ، سنہ ا رہجری، قیام مدینہ وعقد مواخات، تعمیر مسجد قبا، ۲ سنہ ہجری، غزوات، غزوۂ بدر میں جناب امیرؑ کی شجاعت، نکاح با حضرت فاطمۃ الزہراؑء، مسکن جناب امیرؑ، واقعۂ سدابواب، احادیث متعلق بہ سدابواب، محاکمہ متعلق بہ خوخۂ ابی بکر و باب علی، فٹ نوٹ: متعلق بہ سنخ، غزوۃ البدری، ۳ سنہ ہجری، غزوۂ احد میں جناب امیر کی شجاعت، فٹ نوٹ: متعلق بہ نادعلیؑ، ولادت حضرت سیدنا امام حسنؑ، ۴ سنہ ہجری، قصۂ بنونضیر، ولادت حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام۔ ۵ سنہ ہجری، غزوۂ خندق میں جناب امیر کی شجاعت، غزوۂ بنوقریظہ، ۶ سنہ ہجری، غزوۂ

فدک، صلح حدیبیہ، بیعت الرضوان، ۷ سنہ ہجری، غزوۂ خیبر میں جناب امیر کی شجاعت، عمرۃ القضا، ۸ سنہ ہجری، فتح مکہ، قصۂ بنوخذیمہ، غزوۂ حنین، غزوۂ طائف، ۹ سنہ ہجری، بتخانہ فلس، خلافت غزوۂ تبوک وحدیث منزلت، نیابت درتبلیغ فرمان ۱۰ سنہ ہجری، امارت یمن، حجۃ الوداع، غدیرخم، مباہلہ۔

بیان اہل بیتؑ و ذوی القربیٰ، اہل بیتؑ، آل، فائدہ مشارکت آل با آنحضرتؐ، آل عبا، عترت، ذریت، ذوی القربیٰ، آیات در بارۂ فضائل اہل بیتؑ، آیت تطہیر، آیت مباہلہ، آیت مودت، آیت تذکیر، آیت تصلیہ، آیت تسلیم، آیت اعتصام، آیت فضل، آیت امان، آیت ہدایت، آیت رضا، آیت محبت، آیت منزلت، آیت نسبت، آیت رفاقت، آیت رفعت، آیت نور، آیت اکتساب، آیت الصراط، آیت اصطفا، آیت تسکین، آیت تنبیہ، آیت شفع، آیت نعمت، احادیث دربارۂ فضائل اہل بیتؑ، حدیث ثقلین مع اسامی رواۃ وجرح وقدح وبیان طرق حدیث، احادیث سفینہ، احادیث الامان، حدیث حکمت، حدیث مفتاح، حدیث حطہ، احادیث قیاس، حدیث طہارت، احادیث شفاعت، احادیث دخول، حدیث مسکن، احادیث مغفرت، حدیث منفعت، حدیث اطاعت، حدیث مرتبت، احادیث محبت، احادیث مودت، احادیث معاہدہ، احادیث منزلت، احادیث تمسک ووسیلہ، احادیث تعلم، احادیث دربارۂ محبین اہل بیتؑ، احادیث دربارۂ مبغضین اہل بیتؑ۔

خصائص اہل بیتؑ، ارشادات خلفائے راشدین وصحابہ وتابعین وائمہ دربارۂ اہل بیتؑ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت سلمان فارسی، حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ ابن عباس، حضرت عبداللہ ابن عمر فاروق، حضرت انس ابن مالک، حضرت بلال ابن رباح، حضرت عبد اللہ ابن عمرابن العاص، حضرت ابوبرزۂ اسلمی وحضرت سمرہ بن جندب، حضرت ابوالطفیل عامر ابن واثلہ، حضرت عمر بن عبدالعزیز اموی تابعی، حضرت امام ابوحنیفہ تابعی، حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی، حضرت امام احمد ابن حنبل، کرامت اہل بیتؑ، ۱۱ سنہ ہجری، زمان وفات آنحضرت صلعم۔

خلافت حضرت ابوبکر، وفات حضرت فاطمۃ الزہراؑ، ۱۳ سنہ ہجری، خلافت حضرت عمر

فاروق، ۲۴ سنہ ہجری، خلافت حضرت عثمان غنی ۳۵ سنہ ہجری، احادیث مشعر وقائع زمان خلافت، جناب امیر واختلاف صحابہ وغیرہ، واقعات خلافت جناب امیر، فٹ نوٹ متعلق بہ واقعہ افک، عمال کی معزولی، ۳۹ سنہ ہجری، جدید عمال کا تقرر، مقدمات واقعۂ جمل، مکہ معظمہ میں جنگ کی ابتدائی کاروائیاں، روانگی حضرت عائشہ جانب بصرہ، واقعہ حوأب، مقابلہ اہل مکہ با بصریان، روانگی جناب امیر جانب بصرہ، آغاز جنگ جمل، کیفیت مباہلہ، مقتولین جنگ جمل، وقوع جمل، واقعات بعد جنگ، کیفیت بعد جنگ۔

کیفیت مغرورین، روانگی حضرت ام المومنین جانب مدینہ، ارشادات حضرت عائشہ بعد جنگ، ارشادات جناب امیر بعد جنگ، انتظامات بعد جنگ، جنگ جمل پر ایک نظر، قیام کوفہ، معاویہ کی مخالفت اور بنی امیہ کی کامیابی، فرمان جناب امیر بنام اشعث ابن قیس، خروج اہل سیستان، امارت قیس ابن سعد وغوائے معاویہ، قدوم عمرا ابن العاص نزد معاویہ، مبادیان صفین، روانگی جانب صفین وقائع اثناء راہ، معرکۂ صفین، پانی کے لئے کشمکش صلح کی آخری کوشش ۳۷ سنہ ہجری، آغاز جنگ، جنگ مغلوبہ، بیان شہادت حضرت عمار بن یاسر، فٹ نوٹ احادیث متعلق بہ شہادت حضرت عمار، ابن یاسر، لیلۃ الہریر، تقرر حکمین، کیفیت نمونۂ صلح حدیبیہ، واپسی از جنگ صفین مقتولین جنگ، اجتماع حکمین ونتیجۂ تحکیم، واپسی عمرا ابن العاص وحیلۂ معاویہ، احادیث متعلق بہ الحق مع علیؑ۔

احادیث متعلق بہ القرآن مع علیؑ، جنگ صفین پر ایک نظر و تردید خطائے اجتہادی، و متعلقات آل مع اسامی صحابہ بہ شرکائے جنگ، اعتراض خوارج، جنگ نہروان، نمونۂ بیعت الرضوان، قتال خوارج ۳۸ سنہ ہجری، آغاز جنگ، واقعات بعد جنگ انجام خوارج بعد نہروان، جنگ نہروان پر ایک نظر، احادیث دربارۂ جنگ خوارج، احادیث متعلق بہ قتال ناکثین وقاسطین ومارقین، واپسی جناب امیر بطرف کوفہ، حکومت عمرو ابن العاص بر مصر وشہادت، مالک ابن اشتر محمد ابن ابی بکر، یورش عبداللہ ابن حضرمی بہ بصرہ، قصہ حریت ابن راشد وبنوناجیہ ۳۹ سنہ ہجری۔

معاویہ کا جارحانہ طریق خروج وتاخت تاراج مالک محروسہ جناب امیر، فوج کشی برعین

النمر ،فوج کشی برانبار،فوج کشی بر تیما و مکہ معظمہ و مدینہ منورہ،فوج کشی بر اسفل واقعہ،فوج کشی بر بلاد جزیرہ،فوج کشی بر سماوہ،فوج کشی بر مکہ معظمہ، بغاوت فارس و کرمان و تقرر زیاد بر گورنری ۴۰ھ ہجری، حجاز و عراق پر دوبارہ معاویہ کی فوج کشی، جناب امیر اور معاویہ کی حد بندی، علیحدگی عبداللہ ابن عباس از حکومت بصرہ، فٹ نوٹ متعلق بہ مال غنیمت، قصہ یاران ابن سبا و تعزیز جناب امیر، خلافت مرتضوی پر ایک نظر، کارنامہ ہائے خلافت، فتوحات زمانۂ خلافت، خلافت کی حالت، حقیقت تاخت خلافت جناب امیر باوجود فضائل، سیاست و انتظام مدن، ملکی نظم و نسق، عمال کی نگرانی۔

رعایا پر شفقت ،فوجی انتظامات ، ہدایت متعلق بہ میدان جنگ، انتظامات متعلق بہ صیغۂ مال، مالک غنیمت کی تقسیم، خراج کی تقسیم، صدقات و جزیہ، قوانین کی کیفیت ، مذہبی خدمات، حدود و تعزیری سزائیں، بیان شہادت جناب امیر علیہ السلام، احادیث متعلق بہ شہادت جناب امیر علیہ السلام، جناب امیر کے قاتل کا اشقی الآخرین ہونا، جناب امیر کی پیشنگوئیاں متعلق بہ شہادت ، مبادیات واقعۂ شہادت ، وقوع واقعۂ شہادت جناب امیر علیہ السلام ، قاتل سے ہمدردی، گفتگو دربارۂ خلافت، وصایائے جناب امیر علیہ السلام ، کیفیت انتقال و تجہیز و تکفین، اختلافات در تاریخ شہادت و مدفن و عمر شریف و مدت خلافت، تاریخ شہادت ، مدفن مبارک، عمر جناب امیر، مدت خلافت۔

ظہور آثار قدرت بعد شہادت جناب امیرؑ خطبۂ حضرت امام حسن بعد وفات جناب امیر و قتل ابن ملجم و مراثی اصحاب جناب امیر و ارشاد و حضرت عائشہ و قول معاویہ دربارۂ وفات، خطبۂ حضرت امام حسنؑ، قتل ابن ملجم ملعون، مراثی اصحاب جناب امیر علیہ السلام، مرثیۂ ابوالاسود ظالم ابن عمر دوئلی، مرثیہ بکر ابن حسان باہری، ارشاد حضرت عائشہ، قول معاویہ، متروکات و موالی و حجاب و قاضی و کاتب و شاعر و نقش خاتم جناب امیر علیہ السلام مع اسمائے عمال از وقت خلافت تا وقت وفات ، متروکات ، موالی، حجاب، قاضی، کاتب، شاعر۔ نقش خاتم۔ عمال، حوادث زمانۂ خلافت، قطعات تاریخ مطبع کتاب۔

احسن المطالب: (غیر مطبوعہ)

مولف: مولانا سعادت حسین خاں بن منور حسین خاں (م ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء)

مصنف کا تعلق امہٹ ضلع سلطانپور سے تھا۔ ۲۱ رصفر ۱۳۲۵ھ میں متولد ہوئے۔ ۱۹۲۰ء میں لکھنؤ گئے اور سرکار ناصر الملتہ کے یہاں قیام کیا۔ جامعۂ ناظمیہ میں مقدمات کی تحصیل کی اور سلطان المدارس لکھنؤ میں تکمیل کی۔ ۱۳۵۲ھ میں نجف اشرف روانہ ہوئے وہاں آقای ابراہیم رشتی، آقای حسن بجنوردی، مرزا باقر زنجانی سے فقہ واصول کی تعلیم حاصل کی، اصول فقہ میں شیخ ضیاء الدین عراقی اور فقہ میں آقای ابوالحسن اصفہانی کے درس خارج میں شرکت کی۔ ہندوستان واپس آنے کے بعد مدرسۂ وثیقہ فیض آباد کے نظام درس وتدریس کو درست کرنے میں مشغول ہوئے۔

لکھنؤ آنے کے بعد شیعہ عربی کالج کے پرنسپل کی حیثیت سے آخری زندگی تک خدمات انجام دیں اور مدرستہ الواعظین میں بھی تدریس کرتے رہے۔ ادارۂ تنظیم المکاتب کے بانیوں میں تھے، صدارت کا عہدہ بھی سنبھالا اور رسالہ الواعظ کے مستقل نگراں تھے۔[۱]

اخساء معروف بہ الجواب

مرزا عبد التقی قزلباش

مولانا شاہ ولایت حسین ساکن گیا جو سنی مسلک سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے شیعہ علماء سے کہا کہ حضرت علی کا ایمان ثابت کریں۔ اس کے جواب میں یہ کتاب لکھی گئی ہے۔

لکھنؤ: دفتر رسالہ روشنی

۱۔ خورشید خاور ص: ۱۸۱

ادبی معجزہ

ڈاکٹر تقی عابدی

آپؒ نے حضرت علی علیہ السلام کا خطبۂ بلا الف کے منثور و منظوم تراجم کو اس کتاب میں جمع کیا تاکہ دنیا مولا علیؑ کی قادرالکلامی سے آشنائی حاصل کر سکے۔ اس کتاب میں ترجمہ مولانا ظفرالحسن صاحب، ترجمہ مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، ترجمہ مولانا علی حیدر کھجوی، منظوم ترجمہ سید ناظر حسین ناظمؔ، منظوم ترجمہ جناب جرار رضوی قابل ذکر ہیں اس کے علاوہ تقی عابدی صاحب نے نہج البلاغہ کا تعارف جدید طرز میں پیش کیا۔ علامہ شریف رضی کی سوانح حیات بھی مندرج ہے یہ کتاب ستمبر ۲۰۰۶ء میں کتاب نگر حسن آرکیڈ ملتان کینٹ سے شائع ہوئی۔

ڈاکٹر سید تقی حسن، تقی عابدی کی ولادت ۲ ۷ ۱۳ھ/ یکم مارچ ۱۹۵۲ء کو دہلی میں ہوئی۔ والد ماجد سید سبط نبی عابدی وضعدار بزرگ تھے۔ ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی۔ حیدرآباد دکن سے M.B.B.S. کیا اور برطانیہ سے M.S. کی ڈگری حاصل کی۔ مشہور سرجن ہونے کے باوجود اردو ادب کا اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں۔[۱]

اذان میں ولایت علیؑ

مولف:	ناشر:
مولانا موسیٰ رضا یوسفی	لکھنؤ، عباس بک ایجنسی

---

[۱] شارحین نہج البلاغہ ص: ۳۷۴

اربعین فی فضائل مولانا امیر المومنینؑ

مولف: ناشر:

حکیم ابوالقاسم مقرب علی خاں نقوی زائر مطبع العلوم، علی گڑھ، ۱۳۱۴ھ

کتاب میں چالیس احادیث قدسیہ حضرت علی مرتضیٰؑ کی شان میں نقل کی گئی ہیں جن کی شرح بھی کی گئی ہے۔

عناوین کتاب

حمد جناب باری تعالیٰ و عظم برہانہ، مناجات بدرگاہ جناب مجیب الدعوات جلت نعمانۂ و عظمت آلاۂ مع حاشیہ، نعت جناب سید المرسلین و منقبت امیر المومنین وائمۂ معصومین وصلوٰۃ علیہما وعلیہم اجمعین، التماس بندۂ کمترین زائر بخدمات مومنین مع حاشیہ بجواہر السنیہ، عذر زائر بخدمات ارباب فضل و افضال و اصحاب دانش و کمال، باب اول در بیان احادیث قدسیہ منقولہ بطریق امامیہ ایدھم اللہ تعالیٰ، حدیث شریف قدسی نمبر ا یعنی حدیث لوح از جواہر السنیہ، ترجمۂ حدیث اول، حدیث قدسی نمبر ۲ از جواہر السنیہ، حکم الٰہی بجناب رسالت پناہی، باینکہ میراث علم بہ علی ولی مرحمت فرمائید، ترجمۂ حدیث شریف قدسی نمبر ۲، حدیث قدسی نمبر ۳ از جواہر السنیہ، ذکر صحائف ائمہ اثنا عشر علیہم السلام۔

ترجمہ حدیث قدسی نمبر ۳ مع اقوال زائر، حدیث قدسی نمبر ۴ در ذکر تائید جناب احدی بطور خفی و جلی جناب رسول اللہؐ بوجود ابو طالبؑ و علیؑ، ترجمہ حدیث قدسی نمبر ۴، حدیث قدسی نمبر ۵ برگزیدن خدا مرتضیٰ، ترجمہ حدیث قدسی نمبر ۵، حدیث شریف قدسی نمبر ۶ قَالَ تَعَالیٰ وِلَایَۃِ عَلِيٍّ حِصنِي وَ مَن دَخَلَ حِصنِي اٰمِنَ مِن نَارِی، ترجمہ حدیث شریف قدسی نمبر ۶، حدیث قدسی نمبر ۷ جس شخص کو ولائے علی ولی نہیں اس کا عمل قبول خدا کو عمل نہیں، ترجمہ حدیث قدسی نمبر ۷، حدیث قدسی نمبر ۹ بیشک وصی خلیفہ و وارث رسول کا، اللہ نے بنایا ہے شوہر بتول کا، ترجمہ حدیث قدسی نمبر ۹، حدیث قدسی نمبر ۱۰ ناجی عذاب سے ہیں محبان مرتضیٰؑ اوران کے دشمنوں پہ نہیں رحمت خدا۔

ترجمہ حدیث قدسی نمبر ۱۰، حدیث قدسی نمبر ۱۱ خلاصہ اسمائے پنجتن پاک کا عرش بریں پر مکتوب ہونا، ترجمہ حدیث قدسی نمبر ۱۱، مضمون، حدیث قدسی نمبر ۱۲ خلاصہ علی محبت خدا اور امام وریٰ ہیں، ترجمۂ حدیث قدسی نمبر ۱۲، مقولہ از ائمہ، حدیث قدسی نمبر ۱۳ خلاصہ قَالَ تَعَالیٰ مَن حَارَبَ اَھلَ بَیتِ نَبِیٍّ فَقَد حَلَّ عَلَیہِ عَذَابِی، ترجمہ حدیث قدسی نمبر ۱۳، حدیث قدسی نمبر ۱۴ خلاصۂ خطبۂ مصطفیٰ بحکم خدا بمدح مرتضیٰؑ، ترجمہ حدیث قدسی نمبر ۱۴، حدیث قدسی نمبر ۱۵ خلاصۂ فرستادن جناب رب منعام سلام و پیغام بوساطت حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعلی علیہ السلام کہ او ہست براولیای من امام۔

ترجمہ حدیث شریف قدسی نمبر ۱۵، حدیث قدسی نمبر ۱۶ خلاصہ ابلاغ خدای قدیر سلام و پیغام بجناب امیر بوساطت حضرت بشیر و نذیر باینکہ او ہست حجت خدا بر خلق بعد از مصطفیؐ، ترجمہ حدیث شریف قدسی نمبر ۱۶، حدیث قدسی نمبر ۱۷ خلاصہ نبیؐ اور علیؑ سرکار کردگار میں مختار ہیں جس کو چاہیں گے داخل جنت کریں گے اور جس کو چاہیں گے واصل نار کریں گے، ترجمہ حدیث قدسی نمبر ۱۷، حدیث قدسی نمبر ۱۸ خلاصۂ انوار ائمۂ اثناعشر بعد جناب خیر البشر بنص خالق اکبر، ترجمہ حدیث قدسی نمبر ۱۸، حدیث قدسی نمبر ۱۹ خلاصۂ نص خداوند دادگر بر امامت ائمۂ اثناعشر، ترجمہ حدیث قدسی نمبر ۱۹، عرض بندۂ آثم مقرب علی ابوالقاسم زائر بدرگاہ جناب رب العالمین وارحم الراحمین۔

حدیث قدسی نمبر ۲۰ خلاصۂ اعظم طاعات اعتقاد بہ توحید خدا و نبوت جناب خیر الوریٰ و امامت ائمۂ ہدیٰ ہے، ترجمہ حدیث قدسی نمبر ۲۰، الباب الثانی فی الاحادیث القدسیۃ المنقولۃ بطرق اہل السنۃ، باب دوم ان احادیث قدسیہ کے بیان میں جو منقول بطرق اہل سنت ہیں، حدیث قدسی نمبر ۱ خلاصہ عرش پر تحریر ہے کہ علیؑ حجت کے قائم کرنے والے ہیں ان کا عارف زکی اور پاک ہے اور ان کا منکر خائب اور ملعون ہے اور یہ کہ ان کے مطیع کو میں داخل جنت کروں گا اور ان کی نافرمان کو واصل جہنم کروں گا، ترجمہ حدیث قدسی نمبر ۱، قول جناب شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ، ترجمۂ قول جناب شیخ

مرحوم، صدر الائمہ ابوالموید الموفق بن احمد المکی الخوارزمی کی توثیق از مجلد حدیث تشبیہ، حدیث قدسی نمبر ۲ قول خدا با صطفا، محمد مصطفیؐ از جمیع وریٰ و تائید کردن کبریا آنحضرتؐ را با وجود ذی جود علی مرتضیٰؑ۔

ترجمہ حدیث شریف قدسی نمبر ۲، توضیح مزید در باب توثیق صدر الائمہ اخطب خوارزم از مجلد حدیث تشبیہ، قدرے از مرویات اخطب خوارزم در فضائل امیر المومنین علیہ السلام، عبارت استفتاء مع فتویٰ جناب آیۃ اللہ فی العالمین در باب بیعت امیر المومنینؑ با خلفای ثلاثہ، اشعار اخطب خوارزم بمدح جناب امیر المومنینؑ، تضمین بندۂ کمترین زائر بمدح مولای مومنین علیہ السلام، مدح جناب امیر المومنینؑ از کتاب ینابیع المودۃ، ترجمہ عبارات و روایات ینابیع المودۃ، توثیق ابوالجامع صدر الدین حموینی از مجلد دوم حدیث غدیر، توثیق شیخ سلیمان قندوزی بلخی مولف ینابیع المودۃ از مجلد حدیث ولایت، توثیق عامر بن واثلہ صحابی کی از مجلد حدیث طیر، حدیث شریف قدسی نمبر ۳ خلاصہ علی سید المومنین و امام المتقین۔

ارشادات امیر المومنینؑ:

مولف: ناشر: سال اشاعت:

ریاض حسین جعفری ایم۔اے لاہور، ادارۂ منہاج الصالحین ۱۹۹۳ء

حضرت علی علیہ السلام کے سو اقوال کا اردو اور انگریزی ترجمہ۔

ارشادات مصطفیٰؐ و مرتضیٰؑ

مولف: ناشر: سال اشاعت: صفحات:

ریاض حسین جعفری ایم۔اے لاہور، ادارۂ منہاج الصالحین ۱۹۹۲ء ۷۱

دوسو ارشادات کا ترجمہ۔

ارمغان غدیر

مولف: ناشر: سال اشاعت:

مولانا شفیق حسین، جلالپوری لکھنؤ، نظامی پریس ۱۴۱۰ھ

سلطان المدارس کے شفیق استاد مولانا شفیق حسین صاحب کا تعلق قصبہ جلالپور ضلع فیض آباد سے ہے۔ آپ ۱۹۷۶ء سے تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ لکھنے پڑھنے کا اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں۔ غدیر کے موضوع پر آپ کی تالیف ''ارمغان غدیر'' ہے جو لکھنؤ نظامی پریس سے چھپ کر مکتبۂ ولی عصر جلالپور سے ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء میں منظر عام پر آئی۔ اس کتاب میں واقعۂ غدیر کی اہمیت اور ضرورت بیان کی گئی ہے اس کے علاوہ اعمال غدیر اور اس دن کے مستحبات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

آپ کی ولادت مصطفی آباد قصبہ جلالپور میں ۱۷ر جنوری ۱۹۴۷ء کو ایک مذہبی و دیندار گھرانے میں ہوئی والد ماجد جناب کاظم حسین صاحب اور دادا مظہر حسین صاحب نہایت متدین و متشرع تھے۔ ابتدائی تعلیم مکتب امامیہ جلالپور میں حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے لکھنؤ کا قصد کیا۔ ۱۹۶۳ء میں سلطان المدارس لکھنؤ میں درجۂ چہارم میں داخلہ لیا۔ اور مدرسہ کی آخری سند ''صدرالافاضل'' اول نمبر سے حاصل کی۔ اس کے علاوہ عربی و فارسی بورڈ سے مولوی، عالم، فاضل، فقہ و ادب کے امتحانات امتیازی نمبروں سے پاس کئے اور مدرسہ سلطان المدارس میں تدریس کے فرائض انجام دیئے۔[۱]

اسباق نہج البلاغہ

احمد علی، ادیب حیدرآبادی

آپؒ نے نوجوانوں کے لئے اسباق نہج البلاغہ پر مشتمل پانچ رسالے مرتب کئے جن میں آسان طریقہ سے نوجوانوں کو تعلیمات نہج البلاغہ سے روشناس کرایا ہے۔ یہ رسالے نئی نسل میں بہت مقبول ہوئے۔ ۱۴۱۸ھ/ جولائی ۱۹۹۷ء میں حیدرآباد دکن سے اس کی اشاعت ہوئی۔

۱۔ مؤلفین غدیر ص: ۱۲۳

میر احمد علی خانصاحب کا شمار حیدر آباد دکن کے اہل علم وادب میں ہوتا تھا۔ آپ کی ولادت میر عابد حسین کے گھر ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۵ء میں ہوئی۔ علمی و مذہبی ماحول میں تعلیم و تربیت ہوئی۔ نظامیہ حیدر آباد سے منشی فاضل، پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل اور عثمانیہ یونیورسٹی سے انٹرمیڈیٹ کیا ادب اور لغت میں مہارت رکھتے تھے۔[۱]

الاستخلاف

مولف:	ناشر:	صفحات:
مولانا سید محمد قاسم الہ آبادی (م ۱۳۸۲ھ/ ۱۹۶۲ء)	بنارس، الجواد بک ڈپو	۳۰۴

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کی خلافت بلا فصل ثابت کی گئی ہے۔

استناد نہج البلاغہ

مولانا امتیاز علی خاں عرشی (۱۴۰۲ھ)

یہ آپ کی مشہور تالیف ہے جو ۲۵/اپریل ۱۹۷۲ء میں احباب پبلیشر لکھنؤ سے شائع ہوئی جسے جناب سید انصار حسین صاحب ماہلی نے بہت اہتمام سے شائع کیا۔ یہ مقالہ پہلی بار رسالۂ فاران کراچی سے مئی ۱۹۵۴ء میں چھپا اور ۱۹۵۸ء میں اخبار سرفراز لکھنؤ نے بھی اسے خصوصی نمبر میں شائع کیا۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے یہ مقالہ بہت پسند کیا اور مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی سے کہا کہ اس کا عربی ترجمہ ''ثقافۃ الہند'' میں شائع کیجئے چنانچہ مؤلف کی نظر ثانی کے بعد یہ مقالہ دسمبر ۱۹۵۷ء کے شمارہ میں شائع ہوا۔ میجر خورشید صاحب کی سعی و کوشش اور مزید اضافوں کے ساتھ یہ مقالہ کتابی شکل میں لکھنؤ سے شائع ہوا۔ آپ نے انتہائی تفحص و تجسس کے ساتھ خطبات کا استناد پیش کیا ہے۔ ابتدائی عبارت اس طرح ہے:

۱۔ شارحین نہج البلاغہ ص:۳۱۸

عربی ادب کی مشہور کتابوں میں ''نہج البلاغہ'' بھی ہے۔اس میں امیرالمومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے منتخب خطبے،خطوط اور حکیمانہ اقوال جمع کئے گئے ہیں۔امیرالمومنینؑ کی ذات گرامی معدنِ فصاحت و بلاغت ہونے کے ساتھ خلیفہء راشد یا بعقیدہٗ شیعہ امام معصوم کی حیثیت رکھتی ہے،اس لئے اس کے مشمولات کی اہمیت دُہری ہوگئی ہے۔

مشہور یہ ہے کہ اس کے مؤلف الشریف الرضی ذوالحسبین محمد بن الحسین بن موسی الموسوی الشیعی متوفی ۴۰۶ھ (۱۰۱۵ء) ہیں، جوالشریف المرتضیٰ ذوالمجدین علی بن الحسین المشہور بعلم الہدیٰ متوفی ۴۳۶ھ (۱۰۴ء) کے چھوٹے بھائی تھے۔

ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں خطبہٗ شقشقیہ کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میرے استاد ابوالخیر مصدق بن شبیب الواسطی (متوفی ۶۰۵ھ مطابق ۱۲۰۸ء) نے ۶۰۳ھ (۱۲۰۶ء) میں مجھ سے بیان کیا تھا کہ میں نے اپنے استاد ابومحمد عبداللہ بن احمد المعروف بہ ابن الخشاب (متوفی ۵۶۷ھ مطابق ۱۱۷۲ء) سے یہ خطبہ پڑھا تو اُن سے پوچھا تھا:

''کیا آپ اسے جعلی کہتے ہیں؟'' انہوں نے کہا۔''بخدا ہرگز نہیں۔حقیقتاً میں تو اسے امیرالمومنینؑ کا کلام بالکل اُسی طرح جانتا ہوں جس طرح تمہیں مصدق جانتا ہوں۔''

میں نے کہا۔''بہت سے لوگ اسے رضیؔ کا کلام بتاتے ہیں'' انہوں نے فرمایا ''رضیؔ وغیرہ کو یہ طریقہ اور یہ طرز کہاں نصیب! ہم رضیؔ کے خطوط سے واقف ہیں۔اور کلام نثر میں اُن کے اسلوب کو پہچانتے ہیں۔اُسے اس کلام سے کوئی علاقہ نہیں۔''[۱]

اسداللہ

مولف:
منشی نذیر احمد سیماب

ناشر:
لاہور، مطبع علی

۱۔ شارحین نہج البلاغہ ص: ۲۳۴

اسرارحکمت

مولانا علی اکبرابن سلطان العلماء سید محمد (م ۱۳۲۷ھ)

خطبۂ طاؤسیہ خطبہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے معرکۃ الآرا خطبات میں سے ہے۔جس میں آپ نے امور کی خلقت اور اس کے حسن و جمال کی تعریف اس انداز سے کی ہے جسے پڑھ کر بڑے بڑے خردمند محوحیرت رہ جاتے ہیں۔شرح خطبہ انتہائی دقیق اور حسین ہے۔

اسرارغدیر:

مولف:	مترجم:
آقای محمد باقر انصاری	مولانا سید ضرغام حیدر نقوی

آپ کا شمار ہندوستان کے نوجوان ترجمہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ابتدائی تعلیم حاصل کر کے حوزۂ علمیہ قم، ایران روانہ ہوئے اور وہاں بزرگ اساتذہ سے کسب فیض کر کے درجۂ کمال پر فائز ہوئے۔آپ نے آقای محمد باقر انصاری کی تالیف ''اسرار غدیر'' کو اردو قالب میں ڈھالا یہ کتاب مؤسسۂ امام علیؑ قم، ایران سے ۱۴۲۶ھ میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔[۱]

اسرارِنادِعلیؑ

مولف:	مترجم:	ناشر:
علامہ عبدالعلی ہروی	مولانا محمد نواز کربلائی	بمبئی، حیدری کتبخانہ

عناوین کتاب

نادِعلیؑ کے خواص اور تاریخ پسِ منظر، (کلمۂ مظہر العجائب)، خصوصیاتِ نادِعلی مختلف طریقوں کا عمل وفوائد، دشمنوں پر غلبہ کے لئے، جادو کے اثر کو دور کرنے کے لئے، حاکم کی نظر میں

۱۔ مؤلفین غدیر ص:۱۲۹

مرتبہ کے لئے، دلی حاجات کے لئے، بے خوابی کے لئے، غربت وفقیری و پریشانی کے لئے، بیماری کے لئے، برائے کشف اسرار غیب، حضور رسالتمابؐ کی زیارت کے لئے، علم وحکمت کے لئے، قید و بند سے نجات، وسعت رزق و مال وجاہ واقتدار حصول ودرجات ودنیاوی، برائے محبت والفت، وسعت رزق، کثرت مال وعلم، فقروافلاس کی دوری کے لئے، فراخی وروزی کے لئے، ناگہانی آفات وپریشانی دوری شیطان ومکروشر سے حفاظت، محبت، محبوب، خلق خدا کو مسخر کرنے کے لئے، منصب اعلیٰ کے حصول کے لئے، ہر دل عزیز ہونے کے لئے، دلی حاجات، فقروفاقہ، رزق میں فراوانی کے لئے، قبولیت دعا اور برآمدن حاجات، دست غیب سے دولت وثروت کی آمد، فراخی روزی ودیگر کاروبار کے لئے، حصول دلی مراد، عجیب وغریب برکات کے لئے، پریشان حال کے لئے نماز۔

نماز برائے قضائے حاجات، سات مقاصد کے لئے، ختم آیت الکرسی، سورہ الماعون، سورہ الذاریات، سورہ قدر، سورہ العادیات، سورہ ہمزہ، سورہ ق، قید سے رہائی، خوش حالی کے لئے، تمام مشکلات کے حل کے لئے، دلی مراد کے حصول کے لئے، عزت وقار، حصول عہدہ کے لئے، مختلف عجائب کے لئے، غنی ہوجائے، سورۂ حمد، ختم سورۂ فاتحہ بمع الم نشرح وسورۂ اخلاص، ختم سورۂ کوثر، ختم سورۂ یاسین، ختم سورۂ بقرہ، ختم سورۂ بقرہ، ختم بسم اللہ الرحمن الرحیم، نماز برائے وسعت رزق، سورۂ ملک، رکے ہوئے کام استوار ہوں، مخفی خزانوں کے حصول کے لئے، برائے قضاء حوائج دینی ودنیوی۔

اسرارِ نہج البلاغہ

مولف: مرتضیٰ مطہری شہید

مترجم: مولانا محمد علی توحیدی

یہ کتاب رجب المرجب ۱۴۱۳ھ/ دسمبر ۱۹۹۲ء میں دارالثقافۃ الاسلامیہ پاکستان سے شائع ہوئی۔ نہج البلاغہ کے سلسلے میں بے پناہ معلوماتی کاوش ہے شہید مرتضیٰ مطہری کی علمی عظمت و جلالت ان کے آثار علمی سے آشکار ہے آپؒ نے فلسفیانہ اور حکیمانہ طرز اسلوب کے ذریعہ معارف

اہل بیت علیہم السلام کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ یہ کتاب سات حصوں پر مشتمل ہے:

حصۂ اول

ایک محیر العقول کتاب:

یہ عمدہ کتاب، سید رضیؒ اور نہج البلاغہ، دو امتیازی خصوصیات، زیبائی، تاثیر و نفوذ، اعترافات، اس دور کے آئینے میں، شاہکار نمونے، علیؑ مختلف میدانوں میں، نہج البلاغہ کے موضوعات، نہج البلاغہ کے موضوعات پر ایک مجموعی نظر۔

حصہ دوم

الٰہیات اور ماوراء الطبیعیات

توحید و معرفت،، تلخ اعتراضات، شیعی طرزِ تفکر، ماوراء الطبیعی امور میں فلسفی نظریات کی قدر و قیمت، آثار فطرت میں غور و فکر کی اہمیت، خالص عقلی مسائل، خدا کی ذات اور صفات، ذات حق، خدا کی وحدانیت عددی نہیں، خدا کا اول و آخر، ظاہر و باطن ہونا، تقابل اور فیصلہ، نہج البلاغہ اور علم کلام، نہج البلاغہ اور فلسفیانہ افکار، نہج البلاغہ اور مغربی فلسفی افکار۔

حصۂ سوم

خلوت و عبادات

اسلام اور عبادت، عبادت کی منازل، نہج البلاغہ کا تصور عبادت، احرار کی عبادت، یادِ حق، حالات و مقامات، یارانِ خدا کی راتیں، نہج البلاغہ میں عبادت اور عبادت گزاروں کی تصویر کشی، شب خیزیاں، تجلیاتِ قلبی، گناہوں کی بخشش، اخلاقی دوا، انس و لذت۔

حصہ چہارم

حکومت اور عدالت

نہج البلاغہ اور مسئلۂ حکومت، عدالت و حکومت کی اہمیت، عدل کا مقام، بے انصافی پر

خاموش تماشائی بننا درست نہیں، عدل مصلحت پر قربان نہیں ہوسکتا، انسانی حقوق کا اعتراف، کلیسا اور حقِ حاکمیت، نہج البلاغہ کا نظریہ، حکمران امین ہیں مالک نہیں۔

حصہ پنجم

اہل بیتؑ اور خلافت

تین بنیادی مسائل، اہل بیتؑ کا امتیازی مقام، تقدم حق، نص اور وصیت۔ اہلیت اور فضیلت، قرابت اور رشتہ داری، خلفاء پر تنقید خلیفہ اول، خلیفہ دوم، خلیفہ سوم، قتلِ عثمان میں معاویہ کا ماہرانہ کردار، تلخ خاموشی، اتحادِ اسلامی، دو ممتاز موقف۔

حصہ ششم

وعظ و حکمت

عدیم المثال مواعظ، دیگر مواعظ سے موازنہ، وعظ و حکمت، وعظ و خطابت، نہج البلاغہ کا بہترین حصہ، نہج البلاغہ میں وعظ و نصائح کے موضوعات، آئینہ فکرِ علیؑ سے آشنائی حاصل کریں، تقویٰ محافظت ہے محدودیت نہیں، تقویٰ باعثِ حفاظت ہے، ایک دوسرے کے مقابل ذمہ داریاں، زہد و پارسائی، زہد اور رہبانیت، دو سوال، زہدِ اسلامی کے تین اصول، زاہد اور راہب، زہد اور ایثار، ہمدردی، زہد اور آزادمنشی، زہد اور معنویت، زہد اور عشق و پرستش، دنیا اور آخرت میں تضاد، کم خرچ بالانشیں۔

حصہ ہفتم

دنیا اور دنیا پرستی

نہج البلاغہ اور ترکِ دنیا، اموالِ غنیمت سے پیدا ہونے والے خطرات، تعیّشات کی بدمستیاں، فرمانِ امامؑ کا عمومی پہلو، ہر مکتبِ فکر کا مخصوص لہجہ، مذموم دنیا سے مراد، انسان اور کائنات کا رابطہ، اسلام کا نظریہ، دنیا قرآن اور نہج البلاغہ کی نظر میں، حریت اور غلامی، وجودیت

Existentaialism کا نظریہ، کیا ارتقاء انسانیت بے خودی ہے؟، خود زیانی اور خود فراموشی، عرفانِ ذات اور خدا شناسی، عرفانِ ذات میں عبادت کا کردار، چند مسائل، دنیا اور آخرت کا تضاد، تابع پرستی یا متبوع پرستی۔

مولانا محمد علی توحیدی بلتستان کی نامور شخصیت ہیں۔ بڑے پیمانے پر علمی مذہبی خدمات انجام دے رہے ہیں قلم و قرطاس کی خدمت کا شوق ہے۔ آپ نے شہید مطہری کی کتاب اسرار نہج البلاغہ کو اردو قالب میں ڈھالا ہے۔

اسلام و غدیر

مولانا علی فطرت، مدراسی

آپ مدراس کے اہل علم و فضل میں تھے۔ کچھ عرصے حیدر آباد دکن میں مقیم رہ کر دینی خدمات انجام دیں۔ آپ کے غدیر سے متعلق کتاب ''اسلام و غدیر'' ہے جس میں آپ نے اسلام کے تناظر مین غدیر کی اہمیت بیان کی ہے۔[1]

اسلامی نظریۂ عدالت نہج البلاغہ کی روشنی میں

مولانا محمد سیادت نقوی، امروہوی (متولد ۱۳۶۱ھ)

آپ نے اس کتاب میں مولا علی بن ابی طالب علیہ السلام کے نظریۂ عدالت کی تحقیقی شرح کی اور فطرت انسانی اور عدالت کا باہمی رابطہ، عدالت کے لغوی و اصطلاحی معنی عدالت کے سلسلے میں حکماء و فلاسفہ کے نظریات، قرآن و احادیث کے تناظر میں اہمیت عدالت جیسے موضوعات پر انتہائی عالمانہ و محققانہ بحث کی ہے یہ کتاب جون ۲۰۰۴ء میں مولانا محمد عبادت ایجوکیشنل سوسائٹی امروہہ سے شائع ہوئی، استاذ العلماء علامہ سید محمد شاکر نقوی دامت برکاتہ اور علامہ محمود حسن قیصرؔ مرحوم کی

۱۔ مؤلفین غدیر ص: ۱۵۴

یادگار تقاریظ مندرج ہیں۔[1]

مولانا ڈاکٹر سید محمد سیادت نقوی نے ۱۳۶۱ھ/ ۶ رنومبر ۱۹۴۲ء کو امروہہ کے اس خانوادہ میں آنکھ کھولی جس کی علمی و مذہبی خدمات صدیوں پر مشتمل ہیں۔ والد ماجد حضرت مولانا سید محمد عبادت کلیم طاب ثراہ فقیہ اور متکلم تھے۔ خالص مذہبی و ادبی ماحول میں نشو ونما ہوئی طبیعت کا میلان مذہبیت کی طرف رہا۔عربی فارسی کی تعلیم والد ماجد کے علاوہ مولانا نورین احمد، مولانا صفی مرتضیٰ سے حاصل کی۔فقہ میں میراث مولانا خورشید حسن مجتہد سے پڑھی جنہیں علم الفرائض میں اعلیٰ مہارت حاصل تھی۔ دارالعلوم سید المدارس میں زیر تعلیم رہ کر عربی فارسی بورڈ سے عالم، فاضل کے امتحانات میں کامیابی حاصل کی۔

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ایم۔اے (اردو) کیا۔روہیلکھنڈ یونیورسٹی بریلی سے اردو میں ''علی نظر حیات اور شاعری'' کے عنوان پر Ph.D کی ڈگری حاصل کی۔تعلیم سے فراغت کے بعد ۱۹۶۴ء میں امام المدارس انٹر کالج میں فارسی کے مدرس مقرر ہوئے ۱۹۷۳ء میں جگدیش سرن ہندو ڈگری کالج امروہہ میں اردو لکچرر منتخب ہوئے ۱۹۸۷ء سے ۲۰۰۳ء تک صدر شعبہ اردو رہے۔آپ کی نگرانی میں تقریباً ۲۰ ریسرچ اسکالرس تحقیقی مقالے لکھ کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔ والد ماجد کی وفات کے بعد ۱۹۸۹ء سے امام جمعہ کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ پختہ گو شاعر بھی ہیں فہمی تخلص فرماتے ہیں تصنیف و تالیف کا بڑا شوق ہے۔کئی علمی آثار منظر عام پر آچکے ہیں۔

اسم اعظم

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
کاظم	لکھنؤ، نظامی پریس	۱۹۳۰ء

سیرت وفضائل حضرت علی علیہ السلام کو ادبی اسلوب میں پیش کیا گیا ہے۔

---

[1]۔شارحین نہج البلاغہ ص:۴۱۶

آغاز:

اسم آغاز، بہترین نسل آدم، وصی مصطفیؐ علی مرتضیؑ کی زندگی کا زائچہ، خصائل اور فضائل کا نقش فی الحجر ہے، ہر چند کہ مخالف زمانہ کی سفاکیاں، منافقوں کا ادھم، فرمانراؤں کی دھینگا دھینگی، قصاص کا جوش، بنی امیہ کا تشدد، سلطنت کی طمع عباسیوں کا اندھیر، صدیوں تک ہزار ہا ہستیوں کو نیست و نابود کرتا رہا، حکومتوں کی سیاسی چالیس، بوترابیوں کو خاک میں ملاتی رہیں۔ علی کی عظمت اور حقوق طوفان بہتان لگا کر عام دلوں سے نسیاً منسیا کرائے گئے۔ بدگوئی اور تبرا کا برسوں رواج رہا، وہ بستیاں اجاڑ دی گئیں جہاں نام لیوا بسے۔ موت کی چاشنی چکھائی گئی جو نام زبان پر لایا، سر قلم ہو گئے جس نے حسن کردار کو لکھا۔ سو برس تک تو بنی امیہ کے ہاتھوں بوترابیوں کی مٹی خراب رہی۔ پھر ۵۲۴ برس عباسیوں نے علیؑ کی یادگاروں کو خاک میں ملایا۔ بھلا کس کی شامت تھی جو موافقت میں کوئی حرف لکھتا اور کیا طاقت تھی جو طرفداری میں قلم اُٹھاتا مگر دامن اسلام پر علی کے وفادار خون کی گلکاریاں ایسی نمایاں تھیں، کہ پُرآشوب زمانہ نے ہزاروں ہی شوب ڈالے، دھوئے دھوئے رنگ نکھرتا گیا، زمانہ کی گردش، حکومتوں کی روش نے صدہا برس نام و نشان کو گھس گھس کر مٹایا۔

اسوۂ علیؑ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
سید رئیس احمد جعفری	لاہور، اکادمی آفاق	۱۹۶۳ء

الاشاعۃ

مولانا اولاد حسن، امروہوی (۱۳۳۸ھ)

الاشاعۃ فی شرح نہج البلاغہ علمی و تحقیقی شرح ہے۔

مولانا سید اولاد حسن کا شمار چودھویں صدی کے ممتاز علما، میں ہوتا ہے۔ آپ کے والد ماجد

مولانا سید محمد حسن طاب ثراہ اپنے زمانے کے جید عالم تھے۔ آپ کی ولادت ۱۲۶۸ھ/ ۱۸۵۲ء کو امروہہ محلہ شفاعت پوتہ میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم والد ماجد سے حاصل کی اس کے بعد مولانا تفضّل حسین صاحب سنبھلی سے استفادہ کیا۔ سطحیات کی تکمیل کے بعد لکھنؤ گئے اور سرکار مفتی محمد عباس شوشتری کے حلقۂ درس میں شرکت کی۔ آپ کا شمار مفتی صاحب کے ارشد تلامذہ میں ہوتا تھا۔ مفتی صاحب مرحوم آپ پر خصوصی توجہ فرماتے تھے اور ذہانت وفطانت پر فخر کرتے تھے۔[1]

آپ نے یکم شعبان ۱۳۳۸ / اپریل ۱۹۲۰ء میں رحلت فرمائی۔

اشہد ان علیا ولی اللہ اور اذان:

مولف:	سال اشاعت:	صفحات:
مولانا سید ظل حسنین (م ۱۹۹۶ء)	۱۹۹۳ء	۱۲۸

عناوین کتاب:

اقرار ولایت علیؑ اور دین اسلام، فرمان حضرت امام جعفر صادق اور اقرار ولایت علی، کلمۂ اسلام اور علی وغیرہ ۔۔۔

اظہار الحق

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
مولانا سید اقبال حسن بن راجہ سید سجاد حسین مانکپوری	لکھنؤ، مطبع دبدبۂ حیدری	۱۳۳۷ھ/ جنوری ۱۹۱۹ء

۱۔ تجلیات، ص: ۳۱۱، شارحین نہج البلاغہ، ص: ۱۲۶

الاعتقاد فی الامامۃ

مولف:	ناشر:
مولانا ناصر حسین فیض آبادی	سیالکوٹ، انجمن عباسیہ نارووال

ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت علیؑ کا لقب ''صدیق'' ہے۔

اعجاز قرآن۔نہج البلاغہ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
بیگم آغا علی عباس دہلوی	کراچی، فاسٹ لائن	۱۹۹۷ء	۷۶

اعجاز وصی

مولف	ناشر	سال اشاعت
جناب عابد صاحب	دہلی، مطبع یوسفی	۱۹۲۵ء

جب ایک جوان پر زنا کا الزام لگایا گیا تو حضرت علیؑ نے اس کی تحقیق کی وہ بے خطا ثابت ہوا اور آپ نے اسے رہا کر دیا۔

اعجاز الولی

مولف:	ناشر:	طبع دوم:
مولانا علی حیدر ابن حکیم علی اظہر کھجوی	مطبع اصلاح، کھجوا	۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۴ء

نفس رسولؐ کی پہلی جلد ہے۔ جس میں حضرت علی مرتضیٰؑ کی مفصل سوانح عمری پیش کی گئی ہے۔

آغاز کتاب:

''جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ جس طرح قرآن مجید اسلام کا زندہ معجزہ ہے کہ شروع سے آج تک اس کے کروڑوں مخالفین گزر گئے مگر کوئی بھی اس کا جواب نہیں لا سکا۔ بالکل اسی طرح حضرت رسول خداؐ کے اہل بیت طاہرینؑ اور خصوصاً

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ذات بھی اسلام کا نہایت عظیم الشان اور بے مثل ونظیر معجزہ ہے کیوں کہ حضرت کے مخالفین بھی کروڑوں گزر گئے جو آپ کے فضائل وکمالات ودینی خدمات واسلامی احسانات چھپانے بلکہ مٹانے کی انتھک کوشش کرتے رہے اور اسلام میں آپ کا درجہ گھٹا کر دکھانے کے لئے دنیا کی بڑی زبردست اور قہار طاقتوں نے ایڑی چوٹی کا زور صرف کر دیا مگر وہ لوگ کسی طرح آفتاب پر خاک نہیں ڈال سکے۔ اور اب بھی حضرتؑ کے علمی وعملی اور دینی و دنیوی کارنامے کتابوں میں اس کثرت سے بھرے ہوئے ہیں کہ حضرت رسول خداؐ کے سوائے کسی کے بھی نہیں مل سکتے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ خدا نے حضرت کو حضرت رسول خداؐ کا نفس قرار دے دیا ہے۔

اعلان غدیر

محمد امیر حیدر

جناب محمد امیر حیدر، راجہ محمود آباد نے غدیر کے موضوع پر ''اعلان غدیر'' کے عنوان سے کتاب لکھی جو کلکتہ سے شائع ہوئی۔ اس کتاب میں اہمیت غدیر اور راویان غدیر کا ذکر کیا گیا ہے۔[1]

افشائے حقیقت

غلام حیدر روز یر آباد، انجمن حسینی۔

[1] ۔تالیفات شیعہ ص:۸۸

افضلیت علی المرتضیٰ بعد از سید الانبیاء

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
آفتاب حسین ملک قمی	راولپنڈی، مرکز مطالعات اسلامیہ	۱۹۹۷ء	۹۶

اقبال بر آستان شاہ ولایت حضرت علیؑ

مولف:	شہر:	سال اشاعت:
انصار حسینی سلیمان	کراچی	۱۹۷۳ء

علامہ اقبال کا وہ کلام جو حضرت علی علیہ السلام کی مدح میں ہے۔

اقتباسات نہج البلاغہ

مولف:	ناشر:	صفحات:
نصیر علی جاوا	لاہور، حیدری پریس	۸۶

اقوال حضرت علیؑ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
محمد شاہد رفیع	اسلام آباد	۱۹۹۲ء

اقوال حضرت علیؑ: (منظوم)

مترجم و منظومہ:	مطبع:	تاریخ اشاعت:
راجہ سرکشن پرشاد شادؔ	مسلم یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ علی گڑھ	۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۳ء

مترجم لکھتے ہیں: فقیر نے حضرت امیر المومنین غالب کل غالب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حکیمانہ اقوال اور پر معنی مقولوں کو عربی سے ترجمہ کر کے اردو و فارسی میں نظم کر کے سعادت دارین

حاصل کی، جس کو نہایت ادب اور فخر کے ساتھ اپنے آقائے ولی نعمت نظام الملک آصف جاہ سابع میر عثمان علی خاں بہادر کے نام نامی پر معنون کرنے کی عزت حاصل کرتا ہے۔

اکمال الدرایۃ لاثبات الوصایا

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
شیخ اکرام عظیم انصاری	کالا کانگر ضلع پرتاپ نگر	۱۹۰۷ء

مولانا احتشام الدین کے ایک اعتراض کے جواب میں لکھی گئی کتاب ہے۔

الہام

مولف:	متولد:	سال اشاعت:
ڈاکٹر عباس رضا نیر جلالپوری	۱۹۷۶ء	لکھنؤ، ۲۰۱۴ء

حضرت علیؑ کی حیات از ولادت تا شہادت اشعار میں پیش کی ہے اور آپ کے خطبۂ بلا نقط و بلا الف کا بھی منظوم ترجمہ کیا ہے۔ اشعار میں تمام صفتوں کا استعمال کیا گیا ہے۔

الہامی کلمات

رزم، ردولوی

آپ نے حضرت امیر المومنینؑ کے ۵۶۷ کلمات کا ترجمہ کیا جو سرفراز قومی پریس لکھنؤ سے شائع ہوا۔

جعفر مہدی رزمؔ کا تعلق ردولی ضلع فیض آباد سے تھا۔[1]

---

[1] شارحین نہج البلاغہ ص: ۲۲۹

امام امیر المومنینؑ

مولف:	ناشر:	اشاعت:	صفحات:
مولانا سید صفدر حسین نجفی م ۱۹۸۹ء	لاہور، مکتبۃ الرضا	۱۴۰۴ھ،	۱۴۳

علی محمد دخیل لبنانی کی عربی کتاب کا ترجمہ ہے۔

الامام

مولف:	ناشر:	صفحات:
مولانا مجتبیٰ علی خاں ادیب الہندی	مجلس علماء وواعظین لکھنؤ	۳۲۸

حضرت علی مرتضیٰؑ کی سیرت، سیاسی حریفوں کے مقابلے میں آپ کی منزلت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات سے آپ کی فضیلت، دشمنوں کے اقرار سے آپ کی عظمت اور مولوی ابوالحسن ندوی کی کتاب ''المرتضیٰ'' کا مسکت جواب ہے جس میں صاحب کتاب نے حیات امیر المومنینؑ کے سلسلے میں کچھ غلط بیانی کی تھی۔ مولانا ادیب الہندی صاحب نے ان تمام اغلاط کی تصحیح کی ہے۔

مصنف کی ولادت ۱۴ر رمضان ۱۳۶۴ھ کو بہار پور ضلع سلطان پور میں ہوئی۔ والد ماجد محمد ضیغم علی خاں تھے۔ جامعۂ ناظمیہ لکھنؤ میں تعلیم حاصل کی پھر نجف چلے گئے۔ واپس آنے کے بعد وثیقہ عربی کالج میں تدریس کی اس کے بعد پھر مدرسۃ الواعظین کے وائس پرنسپل منتخب ہوئے اور تدریس فرمائی اور ۱۹۸۸ء میں منصبیہ عربی کالج کے پرنسپل منتخب ہوئے۔

عناوین مندرجہ ذیل ہیں:

الامام علی المرتضیٰؑ

باب اول

حضرت علی مرتضیٰؑ کی ولادت، مستدرک کی روایت، معتزلہ اور شیعہ، ابن ابی الحدید اور تشیع۔

باب دوم

مواخاۃ، مواخاۃ کی تکرار، بانی مذہب وہابیت کا اعتراف، جناب معصومہ سے عقد، مسجد نبیؐ میں دروازہ، جناب ابو طالبؑ، ابو طالبؑ نے بت پرستی نہیں کی، ابوطالب کے اشعار، کلمہ کیوں پڑھوایا گیا؟، ابوطالبؑ کا انداز نصرت، رسول اللہؐ کی نیابت، سورۂ برائت۔

باب سوم

حجۃ الوداع، واقعۂ غدیر، حسان بن ثابت، شاہ علی حسن جائسی، اصحاب کی وفاداری، صحیح بخاری کی ایک روایت، وفات رسولؐ، جناب سیدہؑ کا گریہ، سجدہ گاہ اور پیغمبر اسلامؐ۔

باب چہارم

ایک انتہائی فیصلہ کن گھڑی، حضرت ابوبکر کی بیعت ایک حادثہ، فخر الدین رازی کیا کہتے ہیں، حضرت علی مرتضیٰؑ کی بیعت، خلافت کی پہلی شرط، امامت نماز، خلافت کی دوسری شرط، حاکم مستدرک میں کیا کہتے ہیں؟، خلافت کی تیسری شرط، صلح حدیبیہ، خلافت کی چوتھی شرط، مالک بن نویرہ، خلافت کی پانچویں شرط، البدایہ والنہایہ کی روایت، خلافت کی چھٹی شرط، انبیاء کی دعا، ابراہیم کی خلافت۔

باب پنجم

خلافت و امامت، تاویلات خلافت، حضرت علی مرتضیٰؑ نے بیعت نہیں کی، ایں چہ بوالعجبی، پہلی خطائے اجتہادی، جناب سیدہؑ کا مطالبہ، قتل کا حکم، فدک کا قضیہ، وراثت کس چیز کی؟، آغاز قضیہ سوالِ بیعت۔

باب ششم

حضرت ابوبکر اور حضرت علی کا مبینہ تعلق، حضرت ابوبکر کا اہل بیت سے تعلق، حضرت ابوبکر اور جمع قرآن، قرآن جمع کرنے کی روایات، سہرا کس کے سر باندھا جائے؟، زید بن ثابت، عقد ام کلثوم۔

امام علیؑ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
رضا رضوانی	کراچی، جامعہ تعلیمات اسلامی پاکستان	۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء

امام علیؑ کی عارفانہ زندگی

مصنف:	مترجم:	ناشر:	سال اشاعت:
آیۃ اللہ جواد آملی	مولانا اقبال حیدر حیدری	اسراء پبلیکیشنز سینٹر، قم	۲۰۱۱ء

کتاب کے مصنف کا تعلق عرفان وحکمت سے ہے۔ آپ نے حضرت علی علیہ السلام کی حکیمانہ اور عرفانی زندگی پر بھرپور روشنی ڈالی ہے۔ دقیق اور پیچیدہ مسائل کو سادہ انداز میں پیش کیا ہے۔

یہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا باب، حیات وعلم، حیات، فکر ونظر اور محرک کا رابطہ، تقسیم علم، علم حصولی اور علم حضوری، علم حصولی میں خطا اور غلطی کا واقع ہونا، روح کا حضوری ادراک اور اس کا حصولی بیان، معلوم حسّی کے سمجھنے کا معیار، معرفت کے مراتب، دوسرا باب، عرفان کا فلسفہ وکلام سے فرق، علم والے اور معلوم والے، علم اور معلوم کا فرق، عارف کا جہاد اکبر اور ہجرت کبریٰ، عرفان میں برہان ودلیل کی حیثیت وسیلہ جیسی ہے، معارف کو پرکھنے میں عقل کی محدودیت، معلوم بالذات اور معلوم بالعرض، علم حضوری کے بہترین نتائج، یاددہانی حکیمانہ حیات کا مقام، دینی تجربہ اور عرفان میں فرق، تیسرا باب، امام علیؑ کی عارفانہ کائناتی معرفت، خداوند عالم کی تدوینی اور تکوینی کتاب کا علم شہودی، کتاب ابرار کا مشاہدہ، قیامت کا مشاہدہ، یاددہانی، حضرت علی علیہ السلام کا علم شہودی خود آپ کی زبانی، قرآن ناطق اور وحی ممثّل (مجسم)، سات چیزوں پر فخر ومباہات، عالم ملکوت کا مشاہدہ، اللہ کی شاہدانہ معرفت وشناخت، قیامت کی شاہدانہ شناخت، رسالت کی عرفانی شناخت، فرشتوں کا مشاہدہ، معارف دینی پر علم

شہودی، چوتھا باب، حضرت علی علیہ السلام کی عارفانہ سیرت وسنّت، اخلاق نظری وعملی کا عرفان نظری وعملی سے فرق، کوثر علوی، آپ کی حیات، عارفانہ عبادت، شاہدانہ دعا ومناجات، عارفانہ دعوت ،عارفانہ تولاّ وتبرّ ا، ہوس محور حکومتوں کا باطن، خیالی اعتبارات کا باطن، دنیا پرستوں کی باطنی حقیقت پانچواں باب، امام علیؑ کی عارفانہ زندگی اہل بیت علیہم السلام کی نظر میں، معرفت علی علیہ السلام کے لئے بہترین راستہ، حضرت علی علیہ السلام کا تعارف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی، حضرت علی علیہ السلام کا تعارف خود اپنی زبانی، جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا اور دیگر اہل بیت علیہم السلام کی نظر میں حضرت علی علیہ السلام کی عظمت، حضرت علی علیہ السلام حق کے لئے محور، اوصاف کا بیان کرنا آسان، لیکن ان کا اپنانا مشکل، چھٹا باب، علمائے بزرگ کی نظر میں، امام علی علیہ السلام کی عارفانہ زندگی، قصور اور کوتاہی کا اقرار، حضرت امیر علیہ السلام کی مدح وثنا، شیخ کلینیؒ اور صدر المتالّہینؒ کی زبانی، حضرت علی علیہ السلام کی مدح کرنے والوں کی مختلف قسمیں، حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں ابن ابی الحدید کا نظریہ، ایک یادگار واقعہ، خدائے علم شہودی کے مظہر دعا ومناجات۔

امام مبین

لاہور، شیعہ جنرل بک ایجنسی

حضرت علیؑ کے حالات زندگی پر مشتمل کتاب ہے۔

امامت منصوصہ

مولف:	شہر:	سال اشاعت:	صفحات:
ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن امروہوی	کراچی	۱۹۶۳ء	۱۴۰

ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت علیؑ کی خلافت منصوص من اللہ ہے۔

امامۃ الغدیر

مولوی نور حسین کربلائی

آپ نے تحقیق و جستجو کر کے مذہب شیعہ قبول کیا۔ اس کے بعد کئی کتابیں تحریر کیں۔ غدیر کے موضوع پر آپ کی تالیف ''امامۃ الغدیر'' ہے۔ جو کتب خانہ اثنا عشری لاہور سے شائع ہوئی۔ نہایت تحقیقی اور معلوماتی کتاب ہے۔[۱]

امتحان عشق

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
عرفان رضوی	راولپنڈی، مکتبۂ ضیاء	۱۹۹۹ء

امیر المومنین حضرت علیؑ

مولف:	شہر:	ناشر:	سال اشاعت:
سید قیصر رضا تقوی	امروہوی	شیعہ لٹریری سوسائٹی آف انڈیا	مارچ ۱۹۹۸ء

پتہ: دانشمندان، امروہہ

اس کتاب میں سیرت حضرت علی علیہ السلام کو آسان ہندی زبان میں بیان کیا گیا ہے تاکہ نوجوان آسانی سے مطالب کو سمجھ سکیں۔ مصنف کی ولادت جناب فرزند حسن صاحب کے گھر جون ۱۹۴۹ء محلہ دانشمندان میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم امام المدارس انٹر کالج، امروہہ میں حاصل کی اس کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے سول انجینئرنگ کا کورس کیا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد دہلی ڈیولپمنٹ اتھارٹی سپرنڈنگ انجینئرنگ کے عہدہ پر ملازمت کر کے سبکدوش ہوئے۔ یہ آپ کا مذہبی ذوق ہے کہ ملازمت کی مصروفیات کے باوجود تحریری خدمات بھی انجام دیتے رہے۔ کئی کتابیں تحریر کیں جو

۱۔ تالیفات شیعہ ص: ۹۷

بہت مقبول ہوئیں۔ ماہنامہ ناصر، دہلی۔ وظیفہ، دہلی۔ مبصر، دہلی کے ایڈیٹر رہے۔ آپ کے مضامین اردو ہندی اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔

دیگر کتب:

تحفۂ اطفال	حالات انبیاء، ہندی
محمدؐ کا نواسہ	ہم اور ہماری عزاداری

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے ایام خانہ نشینی

شہر:	ناشر:	سال اشاعت:
لاہور	المکہ پریس	اپریل ۱۹۷۵ء

امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کو پہچانئے

مولف:	مترجم:	ناشر:	صفحات:
ڈاکٹر علی شریعتی	مولانا افتخار حسین نقوی	اسلام آباد، ہیئت الفکر الاسلامی	۲۴

ڈاکٹر علی شریعتی (م ۱۹۷۷ء) کی ایک تقریر کا ترجمہ۔

انسان اعظم

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
مولانا سید احمد علامہ ہندی	لکھنؤ، نور ہدایت فاؤنڈیشن	دسمبر ۲۰۰۶ء

اس کتاب میں فضائل و سیرت حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ۲۹۳ نکات بیان کئے گئے ہیں۔

عناوین کتاب

علیؑ مولود کعبہ، علیؑ کا نام خدا کے نام سے مشتق ہے، اسماء والقاب، علیؑ سیف اللہ ہیں، علیؑ امیرالمومنین ہیں، علیؑ کی خاکساری، صدیق اکبر و فاروق اعظم، علیؑ کی تربیت، ایک نور سے خلقت، محبت علیؑ اجر رسالت ہے، محبت علیؑ موجب جنت اور بغض موجب جہنم ہے، محبت علیؑ کی پرسش، بے پروانۂ علیؑ کوئی جنّت میں داخل نہ ہوگا، خدا نے علیؑ کی محبت کو قلوب مومنین میں داخل کر دیا، علیؑ قسیم جنّت و نار ہیں، منکر فضائل علی پر عذاب، علیؑ کی خدا اور رسولؐ سے دوستی، علیؑ خدا اور رسولؐ کے نزدیک احب خلق ہیں، امت محمدی کے تہتر فرقے، علیؑ کا دوست دوست رسولؐ اور دشمن علیؑ دشمن رسولؐ ہے، علیؑ سے عداوت منافقت کی نشانی ہے، دشمن علیؑ کافر و منافق ہے، علیؑ برادر رسولؐ ہیں، علیؑ سابق الاسلام ہیں۔

کمال ایمان علیؑ، علیؑ مصدق رسولؐ ہیں ایمان علیؑ پر خدائی مہر، خدا کے نزدیک صادق کون ہے، علیؑ کا علم و فہم رسولؐ کا سا تھا، علیؑ عالم بالکتاب ہیں، ہزار باب علم کی تعلیم، علم رسول کا وارث، معلم اسلام، قاضی امت، بین الاقوامی عدالت قائم کرنے کی خواہش، حکیم حکمت الٰہی، علیؑ مثیل حضرت آدم ہیں، علیؑ مثیل خلیلؑ ہیں، علیؑ مثیل نوحؑ نبی ہیں، علیؑ مثیل جناب موسیٰؑ ہیں، علیؑ زہد میں مثیل جناب یحییٰؑ و جناب عیسیٰؑ ہیں، علیؑ مثیل مسیحؑ ہیں عبادت میں، علیؑ اور مسیحؑ کی ایک اور مماثلت، علیؑ اور حواری مسیحؑ، منزلت ہارونی، علیؑ و رسولؐ، علیؑ و رسول میں فرق نہیں، اذیت علیؑ اذیت رسولؐ ہے، شریک رسولؐ، علیؑ مثیل رسولؐ ہیں، اسلام کا ہیرو، رام چندر جی اور علیؑ، سری کرشن مہاراج اور علیؑ۔

مہاتما بدھ اور علیؑ، علیؑ امان اہل زمین ہیں، علیؑ نفس رسولؐ ہیں، خدا و ملائکہ کا علیؑ پر درود، علیؑ خیرالبریہ ہیں، علیؑ کا مرتبہ رسولؐ کے نزدیک، علیؑ کی خیرات پر مدح، رسولؐ کے مشورے کے لئے صدقہ، علیؑ شاہد رسولؐ ہیں علیؑ کو طلحہ و عباس پر فضیلت، علیؑ کو ازواج نبیؐ کے طلاق کا اختیار، تبلیغ سورۂ برائت، علیؑ کے کان حقائق کو سننے والے ہیں، صالح المومنین، ایفائے نذر پر خدائی تعریف، علیؑ کے

گھر میں تارے کا نزول، علیؑ کے جہاد کی تعریف، علیؑ و فاطمہ دریائے رحمت ہیں، بے شمار فضائل علیؑ، علیؑ کا حق امت پر، اصحاب کہف سے باتیں، مسجد کے دروازے علیؑ کے لئے کھلے رہے، بت شکنی، علیؑ پر ملائکہ کا سلام، مشہور افلاک، رسولؐ کا قرضہ ادا کرنے والا قیامت میں علیؑ کو ندا۔

قیامت میں سواری، رسولؐ کی نظر میں خانۂ علیؑ کی عظمت، حامل لوائے حمد وساقی کوثر، دیدار علیؑ کا اشتیاق، رسولؐ کی طرف سے قربانی کرنے والا، ردِ شمس، علیؑ کو سورج سے آواز، دامادیٔ رسولؐ کا شرف، علیؑ اور ان کے گیارہ فرزند وصیٔ رسولؐ ہیں، علیؑ اور اولادِ علیؑ خلیفۂ رسولؐ ہیں، انگشتری دینے پر ولایت، علیؑ اور ان کی اولاد امام ہے، علیؑ مقتدائے امت ہے، انبیاء نے ولایت علیؑ کا اقرار کیا، ولایت علیؑ کا سوال، علیؑ سے جنگ کی نوعیت، خلافت رسولؐ کا حقدار، رسولؐ کا معاہدہ، علیؑ وزیر ووارث رسولؐ ہیں، ولایت علیؑ اصول اسلام ہے، علیؑ اور کفش دوزی، امین رسولؐ، فدا کاروں کا سردار، مکہ سے ہجرت، رسولؐ کو حکم خدا، ولایت علیؑ تکمیل دین اور اتمام نعمت ہے، ووٹ آف سنسر (اظہار نفرت وبے اعتمادی) علیؑ اور قرآن، علیؑ کی مرضی پر چلنے کا حکم، سنت رسولؐ کا زندہ رکھنے والا۔

مسجد نبیؐ کی تعمیر میں علیؑ کا حصہ، اسلام کا سپہ سالار اعظم، ضربت علیؑ کی خصوصیت، کامیاب تبلیغ، انسان کامل، اسلام اور ہیرو ورشپ، فنافی العبادت، علیؑ بارگاہِ خدا میں، فصاحت وخطابت، دنیا علیؑ کی نظر میں، روحانی زندگی، مزدور تاجدار، پیشہ وروں کو ہدایت، علیؑ کو صبر کی ہدایت، خلافت علیؑ کا یقین، رسولؐ کی وفات علیؑ کے زانو پر، رسولؐ کا کفن دفن علیؑ کے ہاتھوں، ناگہانی بیعت، تبلیغ حق امامت، علیؑ کا بے مثال صبر، سب سے پہلا جامع قرآن، اموال علیؑ کی ضبطی، واک آوٹ، علیؑ کا حسن تدبیر، اسلامی رواداری، جمہوریت واسلام، جمہوریت کے نقائص، علیؑ پر خلافتی پہرے، علیؑ کے قتل کی سازش، سیرت خلفاء پر عمل کرنے سے ان کار، وفات سیدہؑ کی مصیبت، محسن اعظم، معلم اخلاقیات۔

علیؑ سے بیعت، بیعت شکنی، جملیوں کو نصیحت، زبیر کو زبانی نصیحت، احسان مرتضویؑ کا بہترین مظاہرہ، قتل عثمان کا دوسرا الزام، خونریزی کی روک، کرامت نفس، علیؑ پر پانی کی بندش، علیؑ کی فتح عمرو عاص کی چال سے شکست، معاویہ کی جان بچی، علیؑ کے مصائب میں اضافہ ہوا، معاویہ کا

گورنرانِ علیؑ سے برتاؤ، معلم الٰہی، کوفہ کو دارالخلافہ بنانے میں علیؑ کی سیاست دانی، اسلام میں جبر واکراہ نہیں ہے، معلم اقتصادیات، سیاست علوی پر غلط الزام، تاجدار سیاست، علیؑ اور خوارج، بنی ہاشم کے من حیث القوم خصوصیات، بنی ہاشم کو من حیث القوم تباہ کرنے کے، کارنامے، خلافت الٰہیہ کی شان: شیعہ وسنی میں اصولی اختلاف، علیؑ اور حکومت، نظام علوی۔

زور حق باطل کے قدم نہیں جمنے دیتا، علیؑ کی تکذیب صداقت کا نشان ہے، علیؑ کی روحانی جنگ کی افادیت، شکستہ حالی حقیقی عزت کو نہیں میٹ سکتی، فضائل علیؑ پر بندش، خلق عظیم، علوی اصول کی فتح، علیؑ کی نظر میں حکومت کا مال، علیؑ کی تلوار اور ان کی حکومت کی نوعیت، علیؑ کی سرمایہ داری سے جنگ، مادّیت موجب تخریب ہے، سچا تسلی دینے والا، بانیٔ اسلام، اپنوں پر بیگانوں کو ترجیح، علیؑ کی غلام نوازی، سن ہجری کا موجد، قوم کا سچا پرستار، علیؑ کی بنیاد ایمان ہیں، درجۂ کاملہ انسانیت کا رہبر، حقیقی انسانیت علیؑ کی نظر میں، حقیقی سوشلزم، اشتراکیت، انارکزم یا فوضیت جبر وتشدد کا علاج، اصلاح کے تین طریقے، سیاست ومذہب ایک ہے، مذہب ہی امن قائم کرسکتا ہے، ظالم کا ساتھی بھی ظالم ہے۔

تشدد، تشدد سے فنا نہیں ہوتا، علیؑ نے نسلی تفوق مٹادیا، علیؑ اور لیگ آف نیشنس، علیؑ کی بین الاقوامی حیثیت، مظلوموں کا مددگار، علیؑ اور امداد باہمی، حریت ومساوات کا علم بردار، اصول جہاد کا معلم، مارشل اسپرٹ، شجاعت کا سبق، جھوٹی لیڈری، وطنیت وقومیت، انسانی برداری، اسلامی تجارت میں علیؑ کا حصہ ہے، علیؑ امام اہل طریقت ہیں، اسرار غیبیہ کا عالم، علیؑ اور الوہیت، اسلامی ہائی کورٹ کا چیف جسٹس، اسلامی مساجد اور علیؑ، علیؑ اور خدا کا گھر، توکل علی اللہ، علیؑ کا مردے زندہ کرنا، انسانی کھوپڑی سے باتیں کرنا، جانوروں سے باتیں کرنا، درختوں کا باتیں کرنا اور تعظیم کرنا، پتھروں کا باتیں کرنا، پانی کا چشمہ نکالنا، یہودیوں کا گم شدہ پتھر، خزانہ نکالنا، لوہا نرم کرنا۔

آن واحد میں تعلیم قرآن، ہاتھ پھیرنے اور نظر کرنے سے مریضوں کو شفا، زمین کا زلزلہ روکنا، بدگوئی کی سزا، بددعا کی تاثیر، خدائی مہمانی، علیؑ کی چند پیشین گوئیاں، جذبۂ اشتعال پذیری، شہادت کی خبر، علیؑ کی ساتھیوں سے بیزاری، حفظ حیوانات کی تعلیم، بے مثال عدل، حفاظت

خوداختیاری کی مخالفت، علیؑ کی نظر میں شہادت، ادب آموزی، علوی رحم کا بے مثل مظاہرہ، کنبہ والوں کے لئے دستور العمل، جان کے بدلے جان، حنوط علیؑ قتل علیؑ سے بی بی عائشہ کی خوشی، علیؑ و رسولؐ جنّت میں، روضہ کے آسمانی برکات، علیؑ زندہ ہیں، قبر علیؑ میں اختلاف، شیعیان علیؑ کا حشر، علی حسن مجتبیؑ کی نظر میں، علیؑ ابن عباس کی نظر میں، علیؑ ام المومنین عائشہ کی نظر میں، علیؑ امیر معاویہ کی نظر میں۔

علیؑ ابوموسیٰ اشعری کی نظر میں، علیؑ ابو دردا صحابی کی نظر میں، علیؑ عمرو عاص کی نظر میں، علیؑ قبیصہ صحابی کی نظر میں، علیؑ ضرار بن ضمرہ کی نظر میں، علیؑ خلیفہ ابوبکر کی نظر میں، علیؑ حسان شاعر رسولؐ کی نظر میں، علیؑ عبداللہ بن مسعود صحابی کی نظر میں، علیؑ خلیفہ عمر کی نظر میں، علیؑ ابو ہریرہ صحابی کی نظر میں، علیؑ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کی نظر میں، علیؑ مغیرہ بن شعبہ کی نظر میں، علیؑ معاویہ بن یزید کی نظر میں، علیؑ منصور دوانیقی کی نظر میں، علیؑ عطا کی نظر میں، علیؑ ابوذر غفاری صحابی کی نظر میں، علیؑ سلمان فارسی صحابی کی نظر میں، علیؑ سعید بن مسیّب کی نظر میں، علیؑ مسروق کی نظر میں، علیؑ خلیفہ زادے عمر کی نظر میں۔

علیؑ حسن بصری کی نظر میں، علیؑ خلیفہ مامون رشید کی نظر میں، علیؑ جسٹس ارنالڈ کی نظر میں، علیؑ ولیم میکنزی کی نظر میں، علیؑ نکلسن کی نظر میں، علیؑ السنر صاحب کی نظر میں، علیؑ مسٹر ٹاٹیلر کی نظر میں، علیؑ مسٹر میڈیو کی نظر میں، علیؑ مسٹر اروِنگ کی نظر میں، علیؑ مسٹر گبن کی نظر میں، علیؑ مسٹر ووکلی کی نظر میں، علیؑ تامس لائل کی نظر میں، علیؑ میجر اسپورن کی نظر میں، علیؑ مصنف انسائیکلوپیڈیا برٹینکا کی نظر میں، علیؑ مسٹر لائل کی نظر میں، علیؑ سرجان ڈیون پورٹ کی نظر میں، علیؑ ڈاکٹر اڈورڈ سل کی نظر میں، علی میتھو آرنالڈ کی نظر میں۔

انتخاب نہج البلاغہ

حسن عسکری، حیدرآبادی

محترم حسن عسکری صاحب نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک بہ آسانی پہنچانے کے لئے نہج البلاغہ کے چالیس خطبات کا انتخاب کیا۔ یہ مجموعہ ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء میں نیشنل پرنٹنگ پریس چارکمان حیدرآباد دکن سے شائع ہوا۔ اس انتخاب کا مقصد یہ تھا کہ مختصر اور گراں

قدر علمی سرمایہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچے اور نہج البلاغہ تحقیقی اور علمی توجہات کا مرکز بنے ۔اس انتخاب کو کافی حد تک پذیرائی ملی اور موصوف اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔[۱]

انتخاب نہج البلاغہ (منظوم)

علی عباد نیساں، اکبر آبادی

یہ انتخاب ۱۹۹۹ء میں راولپنڈی پاکستان سے شائع ہوا اور ادبی حلقوں میں بہت زیادہ پسند کیا گیا۔

شعر و سخن میں اعلیٰ گرفت رکھنے والی ذات جناب سید علی عباد نیساں اکبر آبادی کی ہے آپ نے مختلف اصناف سخن میں طبع آزمائی کی اور نہج البلاغہ کے مختلف خطبات کا منظوم ترجمہ کیا۔[۲]

انمول جواہر

مولف:	شہر:	سال اشاعت:	صفحات:
رضوان عزمی امروہوی	اسلام آباد	۲۰۰۱ء	۳۳۶

حضرت علی علیہ السلام کے حکیمانہ اقوال کا مجموعہ ہے جو انسانی زندگی سے متعلق ہیں۔

انوار علی کرّم اللہ وجہہ الکریم

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
محمد امیر شاہ قادری (حنفی)	شاہ محمد غوث اکیڈمی، پشاور	۱۹۹۴ء	۲۶۶

خصائص امام نسائی (عربی) کا اردو ترجمہ مع تشریح۔

۱۔ شارحین نہج البلاغہ ص: ۳۴۰

۲۔ شارحین نہج البلاغہ ص: ۳۲۱

اوم اور علیؑ

مولف: ناشر: سال اشاعت:

حکیم سید محمود گیلانی لکھنؤ،طٰہٰ پبلیشنگ سینٹر جنوری۱۹۹۶ء

عناوین کتاب

اوم اور علیؑ، اوم کے معنی، اوم کا تجزیہ، براہتھ رشی کی پیشین گوئی، براہتھ رشی کی پیشین گوئی کا مطلب، اوم کے معنی کی تشریح، اوم اور حیدرؑ، حیدرؑ، اسم حیدرؑ، قاتل اژدر، چینی اوم کی حقیقت، غور طلب امور، لفظ اوم کے متعلق ایک دل چسپ مکالمہ، تجزیہ۔

اے علیؑ

مؤلف: مترجم: ناشر: سال اشاعت:

شیخ صدوق علیہ الرحمہ مولانا حمید الحسن زیدی، سیتاپوری صحیفہ بک سینٹر لکھنؤ اپریل ۲۰۰۸ء

اس کتاب میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیتیں حضرت علی علیہ السلام کے لئے بیان کی گئی ہیں۔

ایک ہزار ایک داستان علیؑ

تالیف: ترجمہ: ناشر: تاریخ: صفحات :

علامہ محمد رضا رمزی اوحدی عبدالخالق جعفری لکھنؤ، نظامی پریس ۲۰۱۱ء ۷۶۸

حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کی زندگی کے مختلف واقعات کو اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے۔

عناوین کتاب درج ذیل ہیں:

باب اول، ولادت سے بعثت تک، ولادت علیؑ، میرے ہاتھ خدا کی طرف ہونے چاہئیں، علیؑ کی تربیت پیغمبرؐ کی گود میں، خدایا! ان کے دلوں میں باہمی الفت عطا فرما، علیؑ مرد میدان، علیؑ کی

شادی عرش بریں پر، علی کا لقب قضم، قلبی اور غیبی مشاہدات، علیؑ کی تربیت کرنے والا، قرآن پڑھتا ہوا بچہ، علیؑ میمون ہیں، حاجتوں کا قبلہ، حضرت علیؑ کی ولادت، بت شکن بچہ، پیغمبرؐ کی خدا سے تمنائیں، ولادت علیؑ کی پیشین گوئی، آغوش رسول میں قاریٔ قرآن، راہب کو ولادت علیؑ کی خبر، ابوطالبؑ کے لئے بہشتی غذا، فاطمہ بنت اسد کے لئے بہشتی غذا، والدۂ علیؑ کے بارے میں کاہن کی پیشین گوئی، فاطمہ بنت اسد کا خواب، فاطمہ بنت اسد کا دوسرا خواب، فرزند کے لئے قربانی کا ذبیحہ، مکہ میں زلزلہ، علیؑ کی رحم مادر میں گفتگو، فاطمہ بنت اسد کے سامنے بتوں کا گرنا۔

مولائے کائنات کو موجودات کا ہدیۂ تبریک، ابوطالبؑ صبر کرو، فاطمہؑ کا کعبہ میں داخل ہونا، فاطمہؑ بنت اسد اور جبرائیل، فاطمہؑ کعبہ کے اندر، خانۂ کعبہ کے اندر فاطمہؑ کے پرستار، بہ کعبہ ولادت، ولادتِ علیؑ پر شیطان کا نالہ وفریاد، علیؑ اور بہشتی عورتیں، کعبہ میں انبیاء کی طرف سے ملاقات، مولود کعبہ کی خدمت میں فرشتہ، مولود کعبہ کی عظمت کے لئے ندائے الٰہی، ولادت علیؑ پر آسمان میں تبدیلی، حجت خدا کامل ہو چکی ہے، خیر و برکت والا سال، مولود کعبہ کی ماں کا کلام، ولادت علیؑ پر مبارک باد، رسولؐ خدا نے علیؑ کا دیدار کیا، علیؑ اور گزشتہ انبیاء کے صحائف، مولود کعبہ کا اسم مبارک، آسمان سے ایک نورانی جلوہ، مومنین آپ کے وسیلہ سے کامیاب ہوں گے، حضرت علیؑ کی دعوت عقیقہ، مظلوم علیؑ، علیؑ رسولؐ اللہ کی اقتداء میں، بہترین شخص کون ہے، علیؑ کی سخاوت کا نرالہ انداز، شیعیانِ علیؑ کی خصوصیت۔

حیوانات، علیؑ معراج پیغمبرؐ میں، راہِ بہشت، رسولؐ نے علیؑ کی پرورش کی، علیؑ اور ابلیس ملعون، حقیقی دوست کون؟ علیؑ نے بتوں کو توڑا، دوسری دفعہ بتوں کا توڑنا، علیؑ کا فیصلہ، علیؑ کا فیصلہ کافی ہے، کیا علیؑ چوتھے خلیفہ ہیں؟ علیؑ نیک ترین شوہر ہے، رسولؐ خدا نے جنگِ جمل کی خبر دی تھی، موت کے تیر خطا نہیں جاتے، علیؑ نے ذوالفقار کہاں سے لی؟ اصلی مومن، پیغمبرؐ کے نزدیک علی کی منزلت، عورت کی اطاعت جہنم میں جانے کا سبب، ایک خاص دعا، علیؑ کا مخفی ہونا، رحمت الٰہی کی ضیاء پاشیاں، وہ رات خطرناک تھی، پیغمبرؐ کا رازدان، حبل اللہ سے مراد کون ہے؟ علیؑ کی عظمت سورۂ توحید

کی طرح ہے، علیؑ کے تمام شیعہ جنتی ہیں، علیؑ اور ستار العیوبی، علیؑ کی والدہ کی عظمت۔

علیؑ کی والدہ کی دعا، علیؑ اور ایک جاسوس عورت، علیؑ کب ابوتراب بنے؟ علیؑ اور سورۂ توبہ، علیؑ دین کا بے بدل ناصر، حالت رکوع میں زکوٰۃ، شمشیر علی، دشمن علیؑ سنگدل ترین ہے، علیؑ کا دروازہ مسجد میں کیوں کھلتا ہے؟ سب سے زیادہ امید بخش آیت، علیؑ بہترین مخلوق، علیؑ تہلکہ مچا دینے والے، علیؑ اور قرآن، ہدایت علیؑ بغیر جنگ وجدل، وضو اور نماز کفارۂ گناہ ہیں، جہنم کی سرکشی، علیؑ کا منصفانہ فیصلہ، کینہ پرور منافق، علیؑ میری امت کی بہترین فرد، ایثار علیؑ، یمن میں علیؑ کی تقرری، یا علیؑ! کیسے توبہ کروں؟ مفسدین کا صفحۂ ہستی سے مٹ جانا، علیؑ بعد رسولؐ کوکب ہدایت، علیؑ کو انتباہ، بارگاہِ خداوندی میں معزز ترین شخص، ۱۰۱۔ علیؑ ضامن عاشق رسولؐ، باحجاب خاتون کے حق میں دعائے پیغمبرؐ۔

امام حسنؑ کی نام گذاری، علیؑ اور علم جفر جامع، محبوب ترین مخلوقات، محرم اسرار، ازدواج سیدہ فاطمہؑ، علیؑ ولی خدا وصی پیغمبرؐ، پیغمبر اسلام کا آخری دیدار، علیؑ قاہر و غالب، علیؑ محافظ رسولؐ، جنگ حنین کے اہم واقعات، اہل بہشت کی نشانی، ولایت علیؑ، چشمۂ جوشان، علیؑ نمونۂ اہل وفا، محنت کرنے والا اللہ کا دوست ہے، اتباع علیؑ، علیؑ خیر البریۃ ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون، تعصّبات، علیؑ ہمسفر رسولؐ، سوال کرنے سے پہلے صدقہ، رمز فتح، ایثار علیؑ، خدائے تعالیٰ کی بہترین مخلوق، مجھ سے سوال کرو، وصیت رسولؐ پر عمل، مولائے کائنات کی گھریلو سرگرمیاں، علیؑ ایک عدیم المثال شوہر، خانوادۂ علیؑ کو جبرائیل کا روزی بہم پہنچانا، سرپرست رسول کی رحلت، علیؑ حدود الٰہی کی نشان دہی کرنے والے۔

علیؑ سازشوں سے آگاہ کرنے والے، علیؑ کی نبرد آزمائی اہل فتنہ کے ساتھ، علیؑ عوام الناس کے لئے حجت، دین خدا کا قطعی معیار، علیؑ خیبر کشا، مہر جناب سیدہ سلام اللہ علیہا، ولی خدا کون ہے؟ جنگ علیؑ وادی یابس میں، جبرائیل خدمت گزار علیؑ، جنگ ذات السلاسل، زبانِ رسالت سے خبر شہادت علیؑ، امامت علیؑ کے بارے میں قریش کی تجویز، اے علیؑ ابن ابی طالبؑ زندہ و پائندہ رہو، فضیلت زیارت قبور معصومین، عجیب ترین لوگ، حسنینؑ کے مابین فیصلہ، شانِ نزول سورۂ ہل اتی، مقام امام علیؑ، قبا میں ورود، علیؑ کے لئے ؛ مرگ سرخ ؛ کا لقب، ایثار علی اور الٰہی دسترخوان، ولایت علیؑ شب قدر

میں، ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک، علیؑ کے لئے وصیت پیغمبرؐ، احترام کی قدر، ہزار باب علم۔

علیؑ امین پیغمبرؐ، نزول آیت ولایت علیؑ، دربار خداوندی میں حاضری تک رسولؐ، ہم صحبت علیؑ، علیؑ جانشین رسولؐ، حضور کا غسل وکفن اور نماز جنازہ، علیؑ کا زمین سے مخاطب ہونا، زندگانیٔ علیؑ وفاطمہؑ، فاطمہ رسول کی پارۂ جگر، کعبہ کی کلید برداری، اے کاش میں ان میں چوتھا ہوتا، حضور کے گھر پر حملہ، علیؑ اعلیٰ ظرف قاتل، علیؑ کی ایک ضربت عبادت ثقلین سے افضل، مرغ بریاں، خوان بہشتی، علیؑ بعداز رسولؐ مظلوم ومغلوب ہستی، علیؑ جبرائیل کے مقام پر، علیؑ کے حق میں دعائے رسولؐ، سات بہشتی باغ، رسالت مآب کے لئے باعث مسرت بات، شیطان کا نالہ وشیون، علیؑ وحی الٰہی کا کاتب، مدح علیؑ برزبان جبرائیل، نماز، معراج علیؑ، علیؑ عاشق خدا، رجعت کی پیشین گوئی، کافر کی جان کنی۔

باپ بیٹا پیغمبرؐ خدا کی خدمت میں، علیؑ بت شکن، مشرکین حنین علیؑ کی تلوار سے فی النار، علیؑ رہنمائے حقیقی، علیؑ کی آزردگی محمدؐ کی آزردگی، چار یمنی گھوڑے خدمت رسولؐ میں، علیؑ میر میدان، یمن کے لوگوں کا قبول اسلام، علیؑ رہنمائے ابوذرؓ، وفادار بیوی سیدہ سلام اللہ علیہا، اہل بیتؑ کے لئے غذائے بہشت، ابراہیم فرزند رسولؐ خدا، آیۂ تطہیر، بہترین خوبیاں، علیؑ رحمت الٰہی، علیؑ محبوب خدا، معجزۂ رسول معجزۂ علیؑ، علیؑ فاتح فدک، جنگ تبوک اور علیؑ کی جانشینی، بہشت میں گھر، خاندان علیؑ کا ایثار، علیؑ سردار عرب، جس سے دوستی رکھو گے اسی کے ساتھ محشور کئے جاؤ گے، امیر المومنین اللہ کا عطا کردہ لقب، مسجد نبوی میں دروازوں کا بند کیا جانا، تبلیغ رسالت، علیؑ رسولؐ خدا کا بدر کامل، علیؑ شہید تنہا، نام علیؑ چار مقامات پر، علیؑ پرچم ہدایت ہے، علیؑ کی پیروی گویا خدا کی پیروی ہے۔

علیؑ شریفوں کے رہنما، علیؑ اور تنہائی، علیؑ مجھ سے ہے، وصی پیغمبرؐ کون ہے؟ عبادت ہو تو علیؑ جیسی، علیؑ اللہ کے حقیقی ولی ہیں، علیؑ مومنین کے مشکلکشا، علیؑ خیر طلب، علیؑ عاشق رسولؐ، ذوالفقار حیدری ایک معجزۂ نبویؐ ہے، علیؑ ہر کسی پر تلوار نہیں اٹھاتے، جنگ خیبر کا بے مثل فاتح، علیؑ نے مرحب کا غرور توڑا، علیؑ نے دشمن کا غرور خاک میں ملا دیا، علیؑ اور سورۂ بیّنہ، علیؑ نے شیطان کو بھگایا، علیؑ دوستوں سے محروم ہو گئے، حضرت عقیل کے لئے حضور کی چاہت، علیؑ کے مصائب کو رسولؐ نے یاد کیا، علیؑ کے

ہمراہ فرشتگان الٰہی، فرشتے بھی علیؑ کے مطیع ہیں، دو ایک جیسے دن، علیؑ کے شیعوں کی بخشش، علیؑ پر ایمان لے آؤ، علیؑ نے رکوع کی حالت میں سخاوت کی، علیؑ پیغمبر کے سچے دوست، دو انوار کا ملاپ، تم نہیں بھولو گے، مصحف فاطمہؑ، گزشتہ وآئندہ واقعات کی یادداشت، علیؑ کی سورج سے گفتگو۔

حیلہ گر خود اپنے دام میں، رمضان ماہ ضیافت خدا، شب قدر میں فرشتوں کا نزول، علیؑ کے لئے بہشتی انار، گنہگار عورتوں کا انجام، کھجور کے درخت نے علیؑ کی گواہی دی، اسرار الٰہیہ کی منتقلی، شفائے رسولؐ بدست علیؑ، اہل بہشت، علیؑ کی اطاعت کریں، علیؑ کے لئے امیرالمومنین کا لقب، (فلس) بت ٹوٹ گیا، علیؑ! اس کے شر کو کم کرو، شجاعت علیؑ، یا علیؑ! کس حال میں ہو، علیؑ پیغمبر کے ہمراز، سورج کا علیؑ کی خاطر پلٹنا، روح علیؑ کا پیغمبرؐ اکرم کو اولین سلام، منافقوں کو پیغام، حقیقی خوش نصیب، وصیٔ رسولؐ کون ہے؟ خدایا! میں علیؑ کو دوست رکھتا ہوں، وضو کا برتن پانی سے بھر گیا، حضور کی طرف سے علیؑ کو فرمان جنگ، پتھر سے چشمہ پھوٹ پڑا، وحی الٰہی کا سلسلہ منقطع ہو گیا، علیؑ ہی صدیق اکبر ہیں، علیؑ حزب خدا، علیؑ کی ولایت مومن کی علامت ہے، علیؑ سے لے کر قائم آل محمد تک۔

تلوار کی ایک ضرب ثقلین کی عبادت سے افضل ہے، علیؑ اور صلواۃ پیغمبرؐ، اے علیؑ تم مظلوم ہو گئے، علیؑ میری جان ہے، علیؑ سے محبت کرنا سیکھو، علیؑ امام مبین ہے، صحابہ سے علی کی ولایت کا سوال پوچھا جائے گا، وصیت رسولؐ خدا علیؑ کے ہاتھ میں، اصحاب ِشیطان اور نقشۂ شیطان، امتیازات علیؑ ہمارا ولی کون ہے؟ علیؑ کی مخالفت کی قبل از وقت تیاریاں، علیؑ برادر رسولؐ، علیؑ اور فاطمہ کی عرش پر شادی، کھلی گمراہی، اذان و اقامت کا نزول، دابۃ اللہ کون ہے؟ خلیفۂ خدا، علیؑ طوفان نوحؑ میں مددگار، سادہ لباس کا حکم، جنتیوں کی صفات، کوکب ہدایت بعد از پیغمبرؐ، درخواست رسول خدا از پروردگار، علیؑ زمین پر خلیفۂ خدا، خبر شہادت بغیر (الف) کے خطبہ، کوثر کیا ہے؟ مومن اور منافق کے درمیان حد، حلالی کون؟ علیؑ پل صراط پر، عبادت ہو تو علیؑ جیسی، علیؑ ایک عظیم ہادی، ارادت قلبی۔

آداب مسافرت، آسمان سے ایک پتھر، امام مبین کا تعارف، جناب رسولؐ خدا کا اپنے فرزند کو حسینؑ پر قربان کرنا، علیؑ کو جبرائیل کا حصہ بھی دیا گیا، علیؑ وصی سید الانبیاء، شہادت علیؑ کے بعد

امام حسنؑ کا خطبہ، تکریم علیؑ بحضور! حدیث و رسالت، علیؑ! کے شیعوں کا امتیاز، قرض ادا کرنے کا ایک انداز، علیؑ اور گل رحمت، علیؑ کے لئے انعام، پیغمبر کے دوش بدوش، حکم قطعی کی امید حکمت، علیؑ کے چہرے کی زیارت، روز حشر لوائے حمد علیؑ کے ہاتھ میں، علیؑ کے بارے میں عہد نامۂ رسولؐ، مقام درود، عمر علیؑ کی تقویم، رسولؐ کے پالن ہار، امیر المومنینؑ، خدا تعالیٰ کا عطا کردہ لقب، علیؑ کفر و ایمان کے درمیان سرحد، علیؑ کی سورج کے ساتھ گفتگو، ابر آسمان کے لئے حکم رسولؐ، علیؑ کا معنوی مقام۔

محل دعائے پیغمبر حضور کا عطا کردہ خوشبودار پھول، علیؑ کے لئے جنتی حور، ممتاز ہوں مرد اسلام، علیؑ سے جدائی اختیار نہ کرنا، علیؑ جواں مرد اسلام، مکار یہودن، باب سوم، علیؑ کی خانہ نشینی کا دور، میں تفسیر میں قرآن نہیں جانتا، علیؑ کے ہاتھوں شرابی کا انجام، ثروت علیؑ، مقداد کے ساتھ سلوک، غصب خلافت، باپ کو خلافت کے بارے میں خط، اجل میری نگہبان ہے، قضاوقدر الٰہی، قصاص دو مرتبہ کیوں لیا جائے؟ شہید نخل خرما، میں ان کو روشن چہرے والا دیکھتا ہوں، حق علیؑ کے ساتھ ہے، شہید ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ، علیؑ کا ابوبکر سے احتجاج، خدایا! اس گروہ نے مجھے عاجز کر دیا، حقیقی جانشین، حق کے طرفدار کم ہوا کرتے ہیں، جبری بیعت، خلیفہ عباس بن عبد المطلب کے گھر میں۔

تو کافروں کی ردیف میں ہے، مصنوعی مشاورتی کونسل، سلطنت بنو امیہ کا آغاز، کنواں وقف کرنا، علیؑ پر تین ہزار ملائکہ کا درود و سلام، ممتاز شخصیت، علیؑ کی شفاعت عمار کے لئے، مظلوم خانہ نشین، ایک لائق اور قابل سردار، سخن رسا میں اختصار گوئی، تجارت کا تعین سال ہجری قمری، عوام الناس میں عالم ترین۔ شعر وداع، قرآن مجید کی جمع آوری، خانہ نشینی کا آغاز، حجر اسود کی گواہی، زراعت میں توسیع کے لئے تدبیر علیؑ، علیؑ سلمانؓ فارسی کے پہلو میں، علیؑ کا اتمام حجت، پاک طینت علیؑ کا عقیدت مند، غصب خلافت اور مظلومیت علیؑ، آزمائشات علیؑ، حضرت علیؑ کا فیصلہ، ظاہری قاتل، قضاوت خلیفہ، چھ زنا کار، یا علیؑ چارۂ کار کیا ہے، میر میدان قضاوت علیؑ مظلومیت علیؑ پر یہودی مسلمان ہو گیا، پناہ مومنین، آسمان علم، آفتاب فکر، خطبۂ توحید، ریاکاری، والکاظمین الغیظ، امام علیؑ کے توسط سے استقبال ابوذرؓ، برتری ہماری ہے، چشم حیرانی کی سزا، مومنین کے حقیقی امیر، (بے حمیت) بے غیرت

سازشی، حیلہ گرد کے معمے کا حل، شرابی کا انجام، امت کی پناہ اور امان، برادر رسولؐ کا فیصلہ، امام علیؑ کی جنگی رہنمائی، امانتداریٔ حجر اسود، ابوسفیان کی سیاست بازی، زرعی سرگرمیاں، کاتب مصحف فاطمۃ الزہراء، علیؑ اور پریشانی، ستم گاروں کو تہس نہس کرنے والا، زنا کار عورت کی معافی۔

آزادِ پیغمبرؐ اور بے ادب شخص کی سزا، خاندان کی باہمی امداد، صلۂ رحمی کے فوائد، بے کار نہ رہو مسجد جاؤ، کریم بامروت، اسم اعظم، تین کمترین چیزیں، واضع علم قواعد عربی، مورد لعن، معاویہ کے حقیقی پیروکار، نامہ رساں رشید وشجاع، شہید آگاہ، نوشیرواں کے منشی سے ملاقات علیؑ، فحش کے بجائے ہدایت طلبی، عادل دل سوز اور باخبر پسر پیغمبر، قنبرؓ کے لئے ہدایت، میں نے حکم خدا جاری کیا، فرزند آخرت بنو، حب علیؑ، ایک عورت کی سیاست، شیر کے حملے سے امان، فرشتۂ عدالت، یتیم نواز مہربان، کمزوروں کے مددگار، قناعت نفس، امیر ملک بندگی، عبادت علیؑ، توصیف عبادت علیؑ، مفسر آیات حق تعالیٰ، تنہائی کی آہ فغاں، نوک نیزہ پر چڑھنے والا سب سے پہلا سر، زوجۂ پیغمبر علیؑ کی حمایت میں۔

دو اماموں کے قریبی دوست، خدا سے مدد کے طلبگار رہو، راہ نجات، حافظ بیت المال مقام و منصب سے سوء استفادہ، غفلت شعار لوگ، علیؑ نماز کی حالت میں، درست وضو کرو نماز اول وقت، نماز کیا ہے، تیری مثال کوّے کی سی ہے، باجماعت نماز کی اہمیت، اہمیت نماز جماعت اور حرمت مسجد، گھر کے اندر محراب نماز، ترک ہمسائیگی مسجد، صرف ایک قمیص، درست پیش بینی، انواع گناہان، جنگجوؤں کو قید سے رہا کردو، سونا یا چاندی کیا، باپ کی نافرمانی، ترویج سب وشتم حضرت علیؑ، صرف پیغمبر ان کے درمیان موجود نہ تھے، قنبرؓ غلام علیؑ، آب حیات، سب سے بڑا فائدہ، حاکم اسلامی بازار میں، لوگو! تیار ہو جاؤ، آپ کی صبح کیسے ہوئی، والیٔ مصر، سربراہ خانہ کی ذمہ داری، ستایش خلافت تاسف از شہادت، آغاز خلافت، اے غم دیدہ ہماری طرف جلدی آجا۔

عزت داروں کی پناہ گاہ، آغاز خلافت امام علیہ السلام، بیعت اور بیعت شکناں، میری قبر کو مخفی رکھنا، جہالت کے ستون کا انہدام، دین کے بہانے دنیا سے فائدہ اٹھانا، ماہ رمضان کی انیسویں شب، گورنر کی دھمکی اور نصیحت، محبت امام، علیؑ شب زندہ دار خائف، علیؑ پناہ عظیم، علیؑ کی ذات

دنیا سے کنارہ کشی، اپنی ذات سے بڑھ کر مہمان خدا، بیت المال اور عدالت علیؑ، محلۂ فانی اور کوچۂ ہلاک شدگان میں ایک گھر، شیعیان علیؑ کی علامت، قائم اللیل صائم النہار، لذات دنیا کیا ہیں؟ چیونٹیوں کی گنتی، گمراہی کے لشکر کا سردار، علیؑ شہر بصرہ میں اسم اعظم خدا تعالیٰ، علیؑ کا کوفہ میں ورود، قتل میں اسراف، آداب مسافرت، علیؑ کا فیصلہ حقیقی ماں کے حق میں، روز قیامت مقام ابو طالبؑ۔

امیر المومنینؑ بیت المال کے امین، امیر المومنینؑ کی بیعت قلبی، عاقل فرمانروا، علیؑ کی نفرین شہید پر رونے کی ممانعت، شیر کے پنجے میں لومڑی، اسلامی ممالک کے فرمانروا کی خوراک، زندہ اور مردوں کے درمیان فاصلہ، نادم شر پسند، محمد حنفیہ یا حیدر ثانی، شیر زرد کی ہیبت، فقیروں کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھنے والا، عظیم ترین مربیٔ بشر، پیوند زدہ قمیص، علیؑ کے لئے رشوت، اخلاقی حکومت داری، حضرت علیؑ کا کاخ مدائن کے پاس سے گزرنا، اعتکاف امام علیؑ، علیؑ امیر عدالت، فکر عقبیٰ، امام علیہ السلام یتیموں کے باپ، علیؑ اور ابن ملجم، اطاعت امام یا دعوت دشمن، ایرانیوں کی حاکمیت، علیؑ کا سلوک غلاموں کے ساتھ، پیرویٔ پیغمبرؐ، مکہ کی عوام اور بیعت امامؑ، فقیر کی نشست و برخاست فقیروں کے ساتھ، سہل، امام علیؑ کا سچا دوست اور ہمیشہ کا ہمراہی، شیطان کی آواز۔

علیؑ مروت کا دیباچہ اور معرفت کا دیوان، حقوق کی برابری، حضرت علیؑ اور حضرت عیسیٰؑ میں مشابہت، حضرت علیؑ کا حسب و نسب، علیؑ شاہ مرداں علیؑ صاحب عدالت، تحمل عدالت، غاصب قاضی، کلام امام قانون وراثت کے بارے میں، دشمن کے سپاہی کا افواج علیؑ میں آملنا، اخفائے قبر، علیؑ اور لشکر کتیبہ، جنگ جمل میں توجیہ، معاویہ کی مکاری اور امام کا عاقلانہ جواب، معاویہ کا خط علیؑ کے نام، علیؑ یتیموں کے مشفق باپ، ناکثین، قاسطین، اور مارقین کے بارے میں فرمان رسولؐ، شہادت میثم کی خبر، علیؑ اور راہب، اہل تقویٰ کے لئے دنیا، فاصلۂ حق و باطل، جناب امیر کی منصوبہ سازی، سخن اہل بیت کا تحمل کرنا مشکل ہے، شرط الخمیس، ایک منظم ادارہ، میثم تمار راز دار علیؑ، میثم محب علیؑ، علیؑ کی معنوی قدرت، کمیلؓ کا ایثار اور جانبازی، ایک خطا کار سے ملاقات، ایک سخی مہمان نواز۔

علیؑ کا انصاف، نقش مہر امامت، شجاعت عبد اللہ بن عباس، علیؑ کربلا میں، علیؑ اور جاسوس

معاویہ، معاویہ اور علی کی پیشین گوئی، لوگوں کے گروہ، امام علیؑ کی ایک وصیت، علیؑ کے قاتل کی مدد، امام حسینؑ کے ہاتھوں سب سے پہلی فتح، حجرۂ علیؑ کا سادہ رہن سہن، علیؑ اور تلوار کا بیچنا، علیؑ اور بیت المال، حاکمین کے لئے فرمان، ساتھیوں کے اقسام، افواج جناب امیر کی حکم عدولی، بصرہ کے گورنر کے لئے حکم، علیؑ کربلا میں، موت کی تعریف، علیؑ جوانمرد عالم، ہلاکت ظالم امر لازم ہے، خلیفہ کا فریادرس، سننے والے کا کان، وصی موسیٰؑ کی برزخی حالت، اے قاضی ستر! تو صاحب علم تھا مگر۔۔۔، جنگ جمل کے بیعت شکن، باوفا دوست، فقیروں کے ہمراہ، احمق جاہل اور مظلومیت علیؑ، شہادت علیؑ پر زمین خون روئی، عمارؓ کے سوگ میں علیؑ کا مرثیہ، ایک کھوپڑی کا جناب علیؑ سے ہم کلام ہونا۔

حضرت علیؑ کی زندگی کے آخری لحات، حضرت عیسیٰ کی برزخی صورت، آذربائیجان کے گورنر کے نام حکومتید ستورات، عقیل کی درخواست کی سرگذشت، جنگ صفین میں ابوالفضل العباس، زندگی کا صحیح طریقۂ کار، باپ کا فرمانبردار، مسجد ضرار، مجھ سے کچھ الفاظ سیکھ لو، تکبر اور سلطنت کی تڑپ، لالچی چور، نباء العظیم کون ہے؟ علیؑ کا اپنے شیعوں سے معنوی اتصال، مستقبل کی خبر، فحش گانے، علیؑ قتل ہو گئے اور میں زندہ ہوں، خلیفۂ مسلمین کی زندگی، چار بڑے غم، کاذبین، مستقبل کی آگاہی، اللہ کی ہمسائیگی، تائب کی نجات، حساب خدا پر چھوڑ دو، علیؑ پر آنے والے مصائب۔

علیؑ اور سلطنت کی پریشانیاں، حضرت علیؑ کی انکساری، امام فقیر نہیں بلکہ ثروتمند تھے، ایک نجومی حضرت علیؑ کی خدمت میں، جوانی میں شادی، بیت المال کی تقسیم، بیت المال سے سونے اور چاندی کے جام کی تقسیم، امام العارفین اور آسمان کا مطالعہ، قرآن صامت اور قرآن ناطق، جنگ میں امام کے افراد کا فرار، یہ خدا کا حکم تھا یا پیغمبروں کی سفارش، صحیح طریقہ، جنگ کی شدت، امامت کا تعین، پیغام پہنچاؤ کہ انجام تجہیز ہوا، حضرت علیؑ کی یتیم پروری، سچائی اور امانتداری، خدا تعالیٰ کی غیبی مدد پر اطمینان قلب، باوفا اور غیر تمند غلام، قیامت کے دن بہترین انسان، مستقبل کی خبر، مومن اور کافر، دوست کے اقسام، ہمیشہ کی لعنت، حضرت علیؑ کا مساجد تعمیر کرنا، عوام کی اقتصادیات کی طرف جناب امیر کی توجہ، کام کرنا باعث فخر ہے، سادہ طرز زندگی، حضرت خضرؑ سوگوار حضرت علیؑ۔

علیؑ امیرالمومنین کیسے؟ زبیر کا قتل، پیشواؤں کو نصیحت، علیؑ اور قرآن، ارادتمندی اور سعادتمندی، نماز جمعہ، مست جام ولایت علیؑ، صحت مندی کے چار اصول، علیؑ دشمنوں کو کچلنے والے، ظاہری آراستگی، رکوع کے معنی، حقیقت وجود انسان، ایک بے مثال شخص کی خوبیاں، مظہر العجائب، دوستوں کا احترام، ہر حال میں یادِ خدا، ولایت علیؑ کے بارے میں شیطان کا اظہار خیال، زاہد و عابد، قاضی کے رویہ کے نگراں، حضرت علیؑ اور طریقۂ حکمرانی، مالک اشترؒ کی حضرت علیؑ سے محبت، مقدادؓ کی گہری محبت و عقیدت، جنگ میں شرکت نہ کرنے والوں کو سرزنش، مرد ملکوتی کا عروج، زندگی تیرے بغیر کفر ہے، دشمن کا مذاق اڑانا، فضیلت مسجد کوفہ، منبر سلونی پر، دنیا و آخرت، اوقات نماز کی احتیاط و حفاظت، ایک بے آبرو منافق کی حماقت، پیغام نامردی۔

صلح کو میں نے کام پر لگا دیا، کارگزاروں کی معزولی اور عثمان، جنگی ٹیکنک، میدانِ جنگ میں مردانگی، مولائے کائنات کا محب، سرزمین بابل میں علیؑ کے لئے سورج کا پلٹنا، علیؑ کی نصیحت نماز کے بارے میں، سب سے زیادہ امیدوار کرنے والی آیتِ قرآن مجید، حضرت علیؑ کی صنعتی تدبیر، یتیموں کے غم خوار، ایک ناچیز کا بے ادبی کرنا، بچے کی تربیت کا طریقۂ کار، میدانِ جنگ میں شیر، فوجی ٹیکنک، امام کی سادہ غذا اور لباس، سادہ گھر اور سادہ طرز زندگی، ہم فرشتگان کے انتظار میں ہیں، امیرالمومنینؑ کا سرزنش کرنا، قاضی کا رابطہ لوگوں کے ساتھ، مظہر عدل الٰہی، عبد و مولا کا دعویٰ، قرآن کے صدقہ میں عفو و بخشش، فوج کی اخلاقی قوت کی حفاظت، میدان جنگ میں نعرے، حکومت علیؑ میں بدکاروں کو قید میں ڈالنا، ایک نااہل حاکم کی معزولی، امام کے ساتھ جاسوسوں کا تصادم۔

امام کا مخالفین کو جلاوطن کرنا، مرتدین کے ساتھ امیرالمومنینؑ کا تصادم، مجرمین کو سزا دینے کے طریقے، علیؑ کا محمد بن ابی بکر کو دستور العمل دینا، ایام جوانی کی قدر شناسی، نماز میں مولا علیؑ کی کیفیت، کسی کے رکوع و سجود کا فریب نہ کھاؤ، آتش فتنہ بجھ گئی، علیؑ کے نزدیک قاریٔ قرآن کی منزلت، امامؑ کا گروہ غلات کے ساتھ آمنا سامنا، شکم پرست ہوس باز کو تنبیہ، عدالت علیؑ، حدود الٰہیہ کے اجراء میں تاخیر، حقیقی امیرالمومنین، ہمدم انبیاء و الیاءعلیؑ ہیں، عشق مولا میں سرشار بچی، ایک مکمل اور

جامع فیصلہ، علیؑ مجسمۂ عدل، ابن ملجم کی امام علیؑ سے ملاقات کا پہلا منظر، امام علیؑ کی گفتگو ابن ملجم سے، تین مرتبہ بیعت لی، ابن ملجم کا علیؑ کے نزدیک رہنا، ابن ملجم کے روبرو یارانِ امام کا ردعمل۔

ابن ملجم کوفہ میں، دہن ابن ملجم میں آگ کے شعلے، آخری نصیحتیں، قصاص قاتل امامؑ، اے علیؑ! تیرا عشق ہماری رگ وپے میں جاری وساری ہے، غسل کی کیفیت، سب کے سب بحرِغم مولا میں مستغرق، یتیم بچی علیؑ سے کہتی ہے، مولا علیؑ کے پاس مرد آذربائیجانی کا آنا، علیؑ کے غم فراق میں ایک یہودی کا گریہ کرنا، صفین کا عہد نامہ، جنگ صفین میں قرارداد کا متن، لومڑی کے چنگل میں احمق، علیؑ کے ہاتھ پر کوفہ کے لوگوں کی بیعت، مارق اول، جنگ نہروان سے قبل گفتگو، نہروان کے حملہ آور، دوسرے خوارج کا ظہور، قسم نہ کھاؤ، علیؑ اور عدل، لیکن معاویہ اور اس کی عدالت، علیؑ کا حسن سلوک، ایک چور کے ساتھ، حق شناس اور عادل امام کی قدر ناشناسی، احترام کی طرف متوجہ رہو۔

انسانوں کی قسمیں، امام علیؑ اور حضرت قائمؑ، انبیائے الٰہی سے زیادہ جاننے والا، علیؑ کے حضور میں فرشتوں کا نزول، علیؑ بندۂ رسول خدا، جاہل کے بارے میں تغافل، امراض کی وجوہات کا بیان، اسم امیرالمومنین مخصوص ہے علیؑ کے ساتھ، شفا بخش ٹوپی، درود کے معنی تجدید بیعت ولایت، تو مردہ تھا پھر تو زندہ ہوگیا، شیطان کا ساتھی، زور بازوئے علیؑ، علیؑ کی حفاظت خدا کے ذمہ، نیکی اور بدی کا مفہوم، فرمان امام جعفر صادق، استجابت دعا کا باعث، تربیت اولاد کا طریق کار، شیطان کے ساتھ مبارزہ، علیؑ کا حقیقی شیعہ، خدا کے حضور میں پناہ، حضرت خضر علیؑ کے ساتھ، امیر نفس، کریم دہر، ہماری دعائیں مستجاب کیوں نہیں ہوتیں؟ پل صراط عبور کرنے کی سند، دوست شیعہ سے مختلف ہوتا ہے۔

وضو کے وقت کی دعا، یعسوب الایمان، مجھے نصیحت کیجئے، اپنی تحقیر نہ کرو، قسیم النار والجنۃ، مکمل جواب، امام کامل، جاہل قوم کی علامات، توریت کے آخری جملے، نو مکمل کلمے، مناجات، حکمت کے بیان میں، آداب زندگی کے بیان میں، افتخارات علیؑ، امیرالمومنین علیؑ کے فضائل، نزول عذاب کا باعث، رزق میں زیادتی کے وسائل، وہ خصوصیات جو خصوصاً علیؑ سے منسوب ہیں، منفعت بخش اور مختصر کلام، دانش پارے، شیعوں کی علامت، شہد کی مکھی کی طرح بنو، علیؑ تمام لوگوں سے افضل،

زاذانِ فارسی، علیؑ دوسروں کی نظر میں، علیؑ محراب عبادت میں، نور واحد، علیؑ دو قبلوں کی طرف نماز پڑھنے والے، خالص کلام، اپنے آپ کو مشہور نہ کرو، راہِ سعادت دین کا ستون، قرآن میں ۳۰۰ آیات علیؑ کے بارے میں، خدا کی بارگاہ میں، کام کرنے والا شخص۔

کارندہ، خداوندا شیعۂ علیؑ، دوستی کی علامتیں ایمان اور اس کی بنیادیں، برہنہ پاؤں، دردوں کا علاج، باپ کے سوال اور بیٹیوں کے جواب، سچا توحید پرست، جواب سلام، دنیا اور علیؑ ابن ابی طالبؑ، طریقۂ مردم داری، بہترین آیۂ قرآن کریم، آزادیٔ بیت المقدس، درس خدا شناسی، اندوہ وغم کا موجب، ایمان اور یقین کے درمیان فرق، آداب اجتماعی کی ہدایت، صبر، حلال روزی کے لئے، فضیلت ماہ شعبان، گناہوں کی بخشش، موت علیؑ کی نظر میں، فانی دنیا کا مسافر، علیؑ وقف املاک کے بانی، لباسِ محبت، عبائے فقر، نجومیوں سے مبارزہ، حضرت علیؑ کا اتفاق، خطابت کی طرف توجہ، بے جا عمل، نیکی اور بدی، نگاہِ لطف، جلسۂ شعراء، کبر ونخوت، علیؑ کی نصیحت، آسمانوں کی تخلیق۔

علیؑ قرآن میں، عذاب الٰہی میں تاخیر کے اسباب، حضرت علیؑ کے اوصاف کا بیان امام صادق کی زبان سے، فقیہ کون ہے؟ قد قامت الصلوٰۃ کے معنی، خدا اور رسولؐ پر ایمان اور علیؑ پر ایمان کے مدارج، درجۂ علی انبیاء سے بالا تر ہے، فخر ومباہات کا اظہار، ردّ احسان ومروت، فاتح بیت المقدس، درس قرآن، بردباری علیؑ، فقر کے معنی، علیؑ کی انگشتریاں، حقیقی ارادت وعقیدت کے معنی، شفا بخش فارمولا، روز مرہ واقعات کو کھیل تماشا نہ بناؤ، لوگ دو قسم کے ہیں، عزیزوں کی موت پر صبر، آپ نے صبح کیسے کی؟ مجھے نصیحت کیجئے؟ ابتلائے بندۂ مومن، آخرت اور خدا شناسی، اسلام کیا ہے؟ میثم تمار، مختار ثقفی کی بغاوت کی خبر، انصاف کے ساتھ روٹیوں کی تقسیم، محفل میں صدر نشینی۔

چاپلوسی سے ممانعت، دنیائے فانی کے ساتھ گفتگو، دنیا علیؑ سے کوئی بہتر تو دکھائے؟ صبر کیا ہے؟ ایک رات علیؑ کے ساتھ، اذان کی اللہ اکبر کی تفسیر، میزانِ عمل صحیح ہے، اے دارفنا کے مضطرب! آرام سے رہو، نماز قرب الٰہی اور خدا سے ملاقات کا وسیلہ، عجیب الخلقت بچہ اور عجیب فیصلہ، ترک ریا کاری، جاہل سے ملنے کا طریقہ، مہمانداری کا طریقہ، تنگدستی کے عوامل، استغفار اور طلب بخشش، قم کی

مسجد جمکران سے حضرت علیؑ کے بارے میں غیبی خبر، علم کی قسمیں، کلام کا النتخاب، بلندئ طبع، دل کی کیفیت، راہِ شناخت، قبول شدہ دعا، لوگوں کے ساتھ برتاؤ، حضرت علیؑ کی جغرافیادانی، درخت خرما کی کاشت، باغات کا قیام، حضرت زہراؑء کے وقف شدہ باغات، دعائے ختم قرآن، اپنے خاندان کو ہدایت کرو، اے اہل زمانہ خود کو پہچانو، حضرت علیؑ کی شیریں گفتگو امام حسنؑ کے ساتھ۔

بغداد کے ہلاکو کے حملے کے بارے میں حضرت علیؑ کی تاریخی پیشین گوئی، پیغمبرؐ کے راز ونسب کا بیان امام علیؑ کے توسط سے، ہمام کون ہے؟ بغیر نقطوں کے خطبہ، حمد حق تعالیٰ، اگر تو راہ خدا میں ثابت قدم رہے، دنیا سے بے اعتنائی، امیر المومنینؑ یعنی کیا؟ عدم توفیق نماز، علم ودانش، سخن بیہودہ، بہشت اور مسجد کا فرق، امام علیؑ کا معجزہ، دوستانِ خدا کون ہیں؟ مرگ ہارون کی کیفیت، آرزو کے محل میں تو کیا کرے گا؟ بیٹے کی قربانی، استطاعت وقدرت، علیؑ کے ناموں کی قسمیں، امام آخر الزمان کے واقعات، کی پیشین گوئی، اجتماعی روے، نماز کے سجدوں میں مناجات علیؑ، فقیر کی عزت نفس اور لوگوں کی قدردانی، مفسر قرآن، امام حسنؑ کی شفارش، توبہ نصوح، دولفظوں میں تمام تر زہد، امام علیؑ کا تعارف، گردش نگاہ کی ممانعت۔

ایلیا:

تالیف:	صفحات:
حکیم سید محمود گیلانی	۵۶

ایمان اور علیؑ:

تالیف:	ناشر:	صفحات:
مولانا اعجاز حسین نقوی (م ۱۹۲۷ء)	سیالکوٹ، انجمن تنظیم المومنین	۱۹

مصنف کا تعلق سیالکوٹ سے ہے۔ جامعۃ المنتظر لاہور میں مولانا اختر عباس صاحب سے کسب علم کیا اس کے بعد ۱۹۵۲ء میں دار العلوم محمد یہ سرگودھا میں مدرس رہے۔ ایم۔ اے کی سند پنجاب

یونیورسٹی سے حاصل کی۔ ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۱ء تک مشرقی افریقہ کا تبلیغی دورہ کیا اور وہاں دینی مدارس کی تنظیم نو کی، وہاں سے واپسی کے بعد علامہ اقبال گورنمنٹ کالج سیالکوٹ میں لیکچرر مقرر ہوئے۔[1]

ایمان علیؑ:

	تالیف:	مترجم:	سال اشاعت:
پنجابی منظوم	غلام حسین خوشنویس	لاہور، مولوی محمد معظم محمد اعظم	۱۹۰۶ء

۱۔ تذکرہ علماء امامیہ پاکستان ص: ۳۹

ب

بانئ اسلام کے نقش قدم پر

مولف: ناشر:

ڈاکٹر سید علی مومن کراچی، مجلس امامیہ

اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ صرف حضرت علیؑ ہی رسول اکرمؐ کے نقش قدم پر چلنے والے انسان تھے۔

Biography of Hazrat Ali

ناشر: متولد: صفحات:

کراچی، پیر ابراہیم ٹرسٹ ۱۹۷۵م ۲۴۹

Biography of 14 Infallibles (Part II)

کراچی پیر ابراہیم ٹرسٹ

صرف سوانح حضرت علی علیہ السلام

بدر اور علیؑ

تالیف: ناشر: سال اشاعت:

ڈاکٹر سید محمود بخاری لاہور، ادارۂ معارف اسلام، یکم شوال ۱۳۸۱ھ

اس کتاب میں جنگ بدر میں حضرت علی علیہ السلام کی شجاعت و بہادری اور جانثاری کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

براہین بیّنہ

ناشر: سال اشاعت:

لکھنؤ، مطبع اثناعشری ۲۲رشوال ۱۳۰۵ھ

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کے فضائل ومناقب ذکر کئے گئے ہیں۔

Birth of Hazrat Ali (A) in Kaaba:

مولف: تاریخ اشاعت: صفحات:

کراچی، پیرابراہیم ٹرسٹ ۱۹۴۹ء ۹۸

البرہان

تالیف: ناشر: سال اشاعت:

علامہ سید علی حائری (م ۱۳۶۰ھ/۱۹۴۱ء) لاہور، خواجہ بک ایجنسی ۱۴۴۳ھ ق

ایک سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ جب حضرت علی صاحب معجزہ ہیں تو بوقت خلافت ابوبکر آپ نے معجزہ کیوں نہیں دیکھایا جب کہ اس وقت معجزہ دیکھانا ضروری تھا۔

البرہان الجلی فی افضلیت مولا علی کرم اللہ وجہہ

مدوّن: ناشر: صفحات:

پروفیسر خسرو قاسم علی اکیڈمی، علی گڑھ ۲۴۰

اس کتاب میں اہلسنت کے تین جید علماء علامہ فخر الدین رازی، علامہ احمد بن محمد خماری شافعی اور شیخ محمود سعید کے رسالے یکجا کئے گئے ہیں جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کو تمام صحابہ پر فضیلت حاصل تھی۔ حضرت رسول اکرمؐ کے بعد سب سے افضل واعلیٰ حضرت علیؑ تھے کتاب موضوع کے انتخاب کے اعتبار سے بہت اہم ہے۔

عناوین کتاب۔

مقدمہ در بحث فضیلت، اربعین فی اصول الدین۔ امام فخر الدین رازی، غایۃ التبجیل وترک القطع فی التفضیل، از۔ محمود سعید بن ممدوح، علیؑ امام العارفین۔ علامہ احمد بن محمد بن صدیق الغماری المغربی، ضمیمۂ اول، ضمیمۂ دوم، الحدیث علی خیر البشر من ابی فقد کفر، خلفائے راشدین کے اقوال سیدنا علی سے متعلق، بعض علمائے کرام کا کالم سیدنا علی ابن ابی طالبؑ کے فضائل سے متعلق، سیدنا علی کی افضیلت کے دلائل کا ایک خاکہ۔

بغض علی بن ابی طالبؑ اور اس کے منفی اثرات دنیا اور آخرت میں

تالیف:	ناشر:	صفحات:
پروفیسر خسرو قاسم	علی اکیڈمی، علی گڑھ	۴۸

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام سے بغض وعداوت رکھنے کا کیا انجام ہے اس کو مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے۔

البلاغ المبین در اثبات خلافت بلافصل امیر المومنینؑ (اول)

تالیف:	ناشر:	سال اشاعت:
آغا محمد سلطان مرزا دہلوی	لکھنؤ، نظامی پریس	اپریل ۱۹۹۶

یہ تصنیف دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ خلافت بلافصل امیر المومنین علیہ السلام پر مفصل، مدلل اور نہایت جامع شاہکار ہے جس میں آیات قرآنی اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خلافت مولا کو ثابت کیا گیا ہے۔

عناوین کتاب حسب ذیل ہیں:

باب اول۔ جماعت حکومت کا عقیدۂ عدم استخلاف۔

باب دوم۔ عقیدۂ عدم استخلاف غلط اور خلاف عقل سلیم۔

باب سوم۔ استخلاف کی ضرورت واہمیت۔

باب چہارم۔ آنحضرتؐ کو اس ضرورت واہمیت کا احساس تھا یا نہیں؟

باب پنجم۔ کیا آنحضرتؐ نے استخلاف کا فرض امت کے ذمہ لگایا تھا؟۔

باب ششم۔ ولی عہدی مقرر کرنا رسول خدا کا فرض تھا یا امت کا حق۔

باب ہفتم۔ افعال رسولؐ۔

باب ہشتم۔ شواہد استخلاف علویہ۔

باب نہم۔ اقوال وافعال رسولؐ کی مطابقت قرآن شریف سے۔

باب دہم۔ اہل بیتؑ رسولؐ آل رسولؐ، عترت رسولؐ، ذوالقربیٰ۔

باب یازدہم۔ اعلان تقرر جانشین۔

باب دوازدہم۔ افضلیت حضرت علی بن ابی طالبؑ۔

بنگالی زبان میں نہج البلاغہ کا ترجمہ

جہاد الاسلام

محترم جناب جہاد الاسلام صاحب بنگلہ دیش کے نامور ادیب اور مشہور اسکالر ہیں اہم عہدوں پر فائز ہو کر اعلیٰ پیمانے پر خدمات انجام دے رہے ہیں آپ کی متعدد کتب شائع ہو چکی ہیں۔ آپ کا اہم علمی کارنامہ نہج البلاغہ کا بنگالی زبان میں ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ بلا متن پہلی بار ۲۰۰۰ء اور دوسری بار ۲۰۰۱ء میں ڈھاکہ سے شائع ہوا جہاں ترجمہ کے علاوہ حاشیہ پر ضروری الفاظ کی تشریح بھی کی ہے۔

اس ترجمہ میں جناب علی رضا صاحب کے انگریزی ترجمہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔[1]

۱۔ شارحین نہج البلاغہ، ص: ۳۳۲

بنگلہ زبان میں نہج البلاغہ کا ترجمہ

ابوجعفر

جناب ابوجعفر صاحب بنگلہ دیش کے مایہ ناز رائٹر اور اسکالر ہیں۔ بڑے پیمانے پر علمی خدمات انجام دینے میں مصروف ہیں۔ آپ کا یادگار کارنامہ بنگلہ زبان میں نہج البلاغہ کا ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ دوجلدوں میں ڈھاکہ بنگلہ دیش سے ادارۂ نور الثقلین کی جانب سے ۱۳؍رجب ۱۴۲۴ھ/ ستمبر ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا۔ ترجمہ بے حد مقبول ہوا اور اس کی خاطر خواہ پذیرائی ہوئی۔[۱]

بہترین قاضی

لاہور، آل پاکستان شیعہ، مسلم لیگ

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کے اکیس فیصلوں کا ذکر ہے جو آپ نے کے مختلف اوقات میں کئے تھے۔

بے جا تنقید

تالیف:	ناشر:	سال اشاعت:
مولانا طالب حسین، کرپالوی	لاہور، جعفریہ دار التبلیغ	۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء

بشیر احمد (سنی) نے حضرت علیؑ کی ولادت خانہ کعبہ میں ہوئی اس بارے میں شک ظاہر کیا۔ مولانا طالب حسین نے اسے رد کر کے کتب اہلسنت سے ثابت کیا کہ حضرت علیؑ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔

۱۔ شارحین نہج البلاغہ، ص: ۳۳۴

بیعت اور علیؑ

مولانا نذیر علی انصاری، متولد ۱۹۰۶ء

مصنف کی ولادت ۴ رجون ۱۹۰۶ء کو شکار پور ضلع بلند شہر میں ہوئی۔ مولانا سید محمد عوض سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد لکھنؤ گئے اور نجم الملت سے کسب فیض کیا۔ سند فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ کو بغرض تبلیغ ۱۹۳۵ء میں جھنگ بھیج دیا گیا، آپ تبلیغ دین کے ساتھ ساتھ اوراد و وظائف میں بھی مشغول رہتے تھے۔ عیسائیوں سے مناظرہ کیا جس میں کامیابی حاصل کی اور مناظر پادری نے اسلام قبول کیا آپ کو کئی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔[1]

بیعت علیؑ

تالیف:	ناشر:	صفحات:
محمد وصی خان	کراچی، محفوظ بکڈپو	۱۲۸

اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے خلفاء ثلاثہ کی بیعت نہیں کی تھی۔

۱۔ تذکرۂ علماء امامیہ، پاکستان، ص: ۴۱۳

پ

پچھتر فیصلے

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
پروفیسر ایس۔ اے عابد	حیدر آباد، مصطفیٰ پبلی کیشنز	جولائی ۱۹۸۴ء،	۱۲۸

اس کتاب میں حضرت کے ۷۵ تاریخ ساز فیصلوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

پھر حضرت علیؑ آئے

مصنف:	مترجم:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
ڈی، ایف، کراکا	مولانا بشیر حسین ملک	لکھنؤ، نظامی پریس	جون ۲۰۰۴	۹۶

مصنف کا تعلق پارسی مذہب سے ہے، ہفت روزہ کرنٹ بمبئی کے ایڈیٹر رہے اور کئی کتابوں کے مصنف تھے، اس کتاب کے اقتباسات اپنی حیرت انگیز سوانح عمری (پھر حضرت علیؑ آئے) سے لئے گئے ہیں جو انڈیا میں شائع ہو چکی ہے جس میں انہوں نے حضرت علیؑ کے روضے، واقعہ نجف اشرف، عراق میں اپنی تیسری حاضری کا ذکر کیا ہے۔ یہ مصنف کی سترہویں تصنیف ہے ایک غیر مسلم جسے حضرت علی نے ایک اچھوتے خواب میں اپنی زیارت کروا کر اپنی کرم گستری سے نوازا۔ اس کتاب میں اسی واقعہ کو بیان کیا گیا ہے۔

PEAK OK ELOQUENCE

محمد عسکری جعفری

محقق وعظیم اسکالر سید محمد عسکری جعفری کا تعلق علم وادب کی سرزمین حیدر آباد دکن سے تھا۔ علمی وادبی خانوادہ میں آپ کی پرورش ہوئی۔ نہج البلاغہ سے گہرا شغف تھا۔ آپ نے نہج البلاغہ کا مکمل انگریزی ترجمہ ہے جس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ پہلا ایڈیشن ۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۰ء

میں کراچی سے شائع ہوا۔ دوسرا ایڈیشن ۱۹۷۱ء میں آمادہ ہوا۔ تیسری بار یہ ترجمہ ۱۹۷۷ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوا۔ سیرت زہراؑء کمیٹی نے بھی ۱۹۶۵ء میں حیدر آباد سے شائع کیا۔ ۱۹۶۷ء میں Poona سے منظر عام پر آیا۔ ایران سے بھی اس کے کئی ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں۔ ۱۹۷۹ء میں نیویارک امریکہ کی تحریک ترسیل قرآن کی انجمن نے اسے شائع کیا اور ہزار ہا نسخے مفت تقسیم کئے۔ افریقہ میں بھی بلال مشن نے اسے شائع کیا۔ امریکہ میں اسلامک دار المطالعہ شیعہ نے بھی اس ترجمہ کو بعنوان PEAK OF ELOQUENCE طبع کیا۔[۱]

یہ ترجمہ بین الاقوامی سطح پر بہت زیادہ مقبول ہوا اور دنیا کے اکثر ممالک میں آج بھی قابل استفادہ ہے۔ ترجمہ سلیس اور رواں ہے اور دشوار مطالب کو انتہائی سادگی سے بیان کیا ہے۔

۱۔ صدائے جعفریہ، ص: ۱۳۔ اگست ۱۹۸۳ء، شارحین نہج البلاغہ، ص: ۱۸۵

ت

تاجدار کعبہ

ناشر:	سال اشاعت:	ناشر:
لکھنؤ، امامیہ مشن	۱۳۵۵ھ	سرفراز قومی پریس

یہ کتاب حضرت علی علیہ السلام سے متعلق تین مضامین کا مجموعہ ہے:

- سرور کائناتؐ کے آغوش پروردہ کی حکیمانہ رفعتیں
  مولانا سید اختر علی تلہری
- ایک فرانسیسی عالم کے انکشافات سے حضرت علی علیہ السلام کے عالم علم لدنی ہونے کا ثبوت
  شیخ ممتاز حسین جونپوری
- علی اور علم حقیقت
  مولانا عینی شاہ نظامی

تبصرۃ السائل

کھجوا، مطبع اصلاح

ایک سنی عالم نے سوال کیا تھا کہ خلافت حضرت علیؑ کے سلسلے میں کوئی ایسی آیت پیش کی جائے جس میں مادہ خلافت بھی داخل ہوا، لہٰذا سورۂ نور آیۂ استخلاف سے استدلال کیا گیا ہے۔

تبلیغ رسالت

غلام اصغر، کھجوی

آپ کا تعلق کھجوا ضلع سارن سے تھا۔ تاریخ اسلام کا گہرا مطالعہ رکھتے تھے۔ انگریزی میں

بھی دستگاہ رکھتے اور سرکاری آفس میں سرشتہ دار تھے۔آپ نے غدیر سے متعلق ''تبلیغ رسالت'' کے عنوان سے کتاب لکھی جس میں ثابت کیا کہ آیۂ بلّغ غدیر خم میں نازل ہوئی تھی اور غدیر میں اعلانِ خلافتِ حضرت علیؑ ہی مقصود رسول اکرمؐ تھا۔ یہ کتاب مطبع اصلاح کھجوا سے شائع ہوئی۔[۱]

تجلّیِ حیات

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مولانا سید امان علی	کراچی، اطہر کتب خانہ	۱۳۷۶ھ	۲۸

یہ کتاب سوانح حیات حضرت علی علیہ السلام سے معمور۔

تجلیات

مولف:	ناشر:	صفحات:
سید غلام عباس حلمی جیلانی	لائل پور، پرتاپ الیکٹرک پریس	۲۹۵

تجلیات حکمت

مولانا قمر عباس

آقای سید اصغر ناظم زادہ کی تالیف کا اردو ترجمہ ہے جس میں حضرت امیر المومنینؑ کے ۲۲۵ منتخب اقوال وکلمات شامل ہیں۔ ۲۰۰۳ء میں حیدری کتب خانہ ممبئی سے شائع ہوئی۔

مولانا سید قمر عباس نے حوزۂ علمیہ امیر المومنین نجفی ہاؤس ممبئی میں تعلیم حاصل کی بعدہٗ ایران گئے اور حوزۂ علمیہ قم کی تاریخی درسگاہ مدرسۂ حجتیہ میں رہکر تعلیم حاصل کی۔آپ راقم کے معاصرین میں ہیں۔دوران تعلیم ہی ریڈیو تہران کی اردو سروس میں ملازمت کی تہران میں مقیم ہیں۔[۲]

۱۔ تالیفات شیعہ، ص:۱۶۷، فہرست آثار چاپی شیعہ، ص:۱۳، ش:۱۹

۲۔ شارحین نہج البلاغہ، ص:۴۱۲

تحریر الخمر فی الاسلام

مولف: ناشر:

مولانا سید احمد علامۂ ہندی (م ۱۹۴۶ء) جبل پور، مطبع نادری

مولانا شبلی نعمانی (۱۹۱۴ء) کی کتاب سیرت النبیؐ کے اس قول کا رد ہے کہ جہاں اس نے اشارہ کیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے شراب پی کر نماز پڑھائی۔ جواب انتہائی استدلالی ہے۔

تحفۃ الطالب فی مناقب علی بن ابی طالبؑ

شیخ محمد بن علی شیخوری (۱۰۱۲ھ/ ۱۶۰۳ء)

یہ مخطوطہ جناب شیخ حر عاملی کے کتبخانہ میں موجود تھا۔

مصنف جبل عامل کے قریہ شیخور کے رہنے والے تھے۔ شیخ حر عاملی (۱۱۰۴ھ) نے انہیں اپنا معاصر اور فاضل و عالم و عابد و متوطن حیدر آباد لکھا ہے۔ صاحب تذکرۂ بے بہا نے لکھا ہے کہ ان کی قبر حیدر آباد میں ہے۔[۱]

تحفۂ عید غدیر

مولانا کرار حسین، واعظ (۱۴۲۰ھ)

ہندوستان کے وہ علماء جنہوں نے زبان و قلم سے یکساں خدمت دین انجام دی ان میں نمایاں ذات رئیس الواعظین مولانا سید کرار حسین واعظ کی تھی۔ آپ شعلہ بیان مقرر اور حقیقت نگار مصنف تھے۔ واقعۂ غدیر سے متعلق ''تحفۂ عید غدیر'' آپ کی یادگار تصنیف ہے جو چہاردہ صد سالہ اعلان خلافت و ولایت مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کے موقع پر ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء میں ناصران اہل بیتؑ کمیٹی سید واڑہ، محمد آباد، گہنہ نے شائع کی۔ اس کتاب میں آپ کی وہ معرکۃ الآراء تقریر بھی شامل ہے جو کرارہ ہاؤس بنارس کی محفل میں کی تھی۔

۱۔ مطلع انوار، ص: ۴۶۹، امل الآمل، ج: ۱، ص: ۱۶۹، نجوم السماء، ص: ۹۵

آغاز:

''اسلام کی تاریخ کا مہتمم بالشان دن غدیر ہے۔

اسلام کی تاریخ کا آبرومند دن غدیر ہے۔

مرسل اعظمؐ کی محنت وریاضت کے کمال کا دن غدیر ہے۔

انبیا کی سیرت وکردار اوران کی دینی ومذہبی میراث کے تحفظ کرنے والا دن غدیر ہے۔

شخصیت پرستی کے خاتمہ کا دن غدیر ہے۔

اسلامی قانون کی بالاتری کا دن غدیر ہے۔

جاہل رسموں کی موت کا دن غدیر ہے۔

انسانی حقوق کی آزادی کا دن غدیر ہے۔

اسلامی نظام حکومت اور قیام عدل وانصاف کا دن غدیر ہے۔

نبوت کی ذمہ داریوں کے اختتام اورامامت کی ذمہ داریوں کے آغاز کا دن غدیر ہے۔

اللہ کے منصوبہ خلافت کا دن غدیر ہے۔

انبیاء ومرسلین کی تمناؤں کا دن غدیر ہے۔

اگر یہ دن نہ ہوتا تو اسلام قصاب خانوں کی داستانوں کا نام ہوتا سیرت وکردار انبیاء کی پاکیزگی اوراسلامی اخلاق کی بلندی کا نام نہ ہوتا''

اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ ہر نبی نے اپنے وصی وجانشین کا انتخاب کیا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بعد جانشین مقرر نہ کرتے۔

کتاب کے عناوین اس طرح ہیں:

- آیۂ بلّغ کا تیور
- علماء سقیفہ کا اقرار
- حی علی خیر العمل
- منزل شکر

- ولایت علیؑ کی عظمت
- منکر اعلانِ غدیر پر عذاب
- اعلان غدیر کی شہرت
- مخالفت اعلان غدیر کا نتیجہ
- یمن کی کہانی
- تاریخ اسلام کے دو اہم ترین باب
- غدیر اور سقیفہ
- مسئلۂ خلافت کی اہمیت
- علامہ شبلی کی گستاخی
- غدیر کا ردِّعمل۔ وغیرہ

مولانا کرار حسین صاحب کی ولادت جناب سید رفیع الحسن صاحب کے گھر ۴ر جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ/ ۱۲ر اگست ۱۹۳۷ء میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۴۸ء میں جامعۂ جوادیہ بنارس میں داخلہ لیا اور مولانا ظفر الحسن صاحب قبلہ کی نگرانی میں فخر الافاضل کیا اس کے بعد مدرسۃ الواعظین لکھنؤ میں زیر تعلیم رہ کر علم کلام و مناظرہ میں ملکہ حاصل کیا۔ آپ نے دوران طالب علمی ہی تصنیف و تالیف کا آغاز کر دیا تھا۔ ۱۹۶۲ء میں مولوی غلام جیلانی برق کی کتاب ''بھائی بھائی'' کے جواب میں ''ہابیل وقابیل'' لکھی جو بے حد مقبول ہوئی۔ آپ کی تقریر و تحریر میں بلا کی جاذبیت پائی جاتی تھی۔[۱]

تحفۂ غدیر

مولانا ابن حسن، جلالپوری

جناب شیخ ابن حسن صاحب کا تعلق سرزمین جلالپور سے ہے۔ شعبۂ تعلیم سے وابستہ ہیں، ''جعفریہ دار المطالعہ'' کے فعّال کارکن ہیں۔ تصنیف و تالیف کا بھی ذوق رکھتے ہیں۔

آپ کی یہ کتاب جلالپور سے شائع ہوئی۔[۲]

۱۔ مؤلفین غدیر، ص: ۱۷۸

۲۔ مؤلفین غدیر، ص: ۶۵

تحفۃ المحبین در مراتب فضیلت ائمہ طاہرینؑ و اثبات خلافت بلافصل امیر المومنینؑ:

آقا احمد بن آقا محمد علی بہبہانی (۱۲۳۵ھ)

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کی خلافت بلافصل عقلی و نقلی ادلہ سے ثابت کی گئی ہے۔
مصنف نے ۱۲۲۳ھ میں حیدر آباد دکن اور عہد نواب سعادت علی خاں میں لکھنؤ، فیض آباد،
فرخ آباد اور کلکتہ کا سفر کیا۔ آپ نے نجف اشرف آقای ملا محمد اسماعیل، شیخ مہدی اور آقای بحر العلوم سے کسب علم کیا۔ آپ عہد غفرانمآب میں ہندوستان تشریف لائے اور لکھنؤ، فرخ آباد اور فیض آباد کے قیام میں نجف کی علمی روایت کو فروغ دیا اور فقہ و اصول فقہ کو جلا ملی۔ آپ نے مختلف موضوعات پر گرانقدر تصانیف سپرد قلم کیں۔[1]

تحقیق انیق

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
سید اکبر علی بن میر احمد علی	دہلی، دہلی پریس	۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء

تحقیق حدیث غدیر

مولف:	صفحات:
ڈاکٹر محسن اجتہادی	۱۵۸

تحقیق حدیث غدیر

مولانا محمد محسن، اجتہادی

آپ کی اہم تصنیف ''تحقیق حدیث غدیر'' ہے جس میں حدیث غدیر کے سلسلے میں تحقیقی انکشافات کئے ہیں۔ اس کتاب کے اہم عنوانات اس طرح ہیں:

۱۔ مطلع انوار، ص: ۶۷، نجوم السماء، ص: ۳۸۲، نزھۃ الخواطر، ج: ۷، ص: ۳۲

۞ **حدیث غدیر پر محدثانہ بحث:** اس عنوان کے تحت آپ نے ان تمام محدثین کا ذکر کیا ہے جنہوں نے حدیث کو نقل کیا ہے اعم از شیعہ وسنی۔

۞ **حدیث غدیر کے شیعہ ماخذ:** اس عنوان کے ذیل میں ان تمام مآخذ ومنابع کا ذکر کیا ہے جنہیں علماء شیعہ نے نقل کیا ہے۔

۞ **حدیث غدیر کا استدلالی پہلو:** اس عنوان کے تحت حدیث غدیر سے امامت وولایت امیر المومنین علیہ السلام پر استدلال فرمایا ہے

۞ **لغت عرب میں مولا کے معنی:** لغات عرب میں ''لفظ مولیٰ'' کے معنی پر بحث کی ہے اور ان تمام معانی کو ذکر کیا ہے جو لغت میں استعمال ہوئے ہیں۔

یہ کتاب نور العلم پبلی کیشنز کراچی سے شائع ہوئی جو ۱۵۸ صفحات پر مشتمل ہے۔[۱]

تحقیق وتوثیق حدیث مدینۃ العلم

مولانا محمد اسماعیل

مولانا مودودی کے جواب میں لکھی گئی ہے۔

تخت وتاج خلافت

مولف:	ناشر:	صفحات:
سید ارشاد حسین ظہر ایڈووکیٹ	لاہور، شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس	۱۵۲

تذکرۂ علیؑ:

مولف:	سال اشاعت:	ناشر:	صفحات:
مولانا محمد حسام الدین فاضل قادری، حیدرآبادی	۱۳۵۷ھ	اعظم اسٹیم پریس، حیدرآباد دکن	۱۸

۱۔ امامیہ مصنفین، ج:۱، ص:۱۰۵

تذکرۃ الیعسوب

مولف:	ناشر:	صفحات:
مفتی سید عنایت علی	سرگودھا، مکتبۃ المبلغ	۳۳۱

یہ کتاب، ارشاد القلوب مصنفہ ابو حسن محمد دیلمی کا اردو ترجمہ ہے۔ جس میں فضائل حضرت علی علیہ السلام بیان کئے گئے ہیں۔

ترانۂ غدیر

مولانا محمد رضا ساجد، زید پوری

مولانا سید محمد رضا ساجد کا وطن زید پور ضلع بارہ بنکی ہے۔ ۵ / اگست ۱۹۵۸ء میں متولد ہوئے والد ماجد سید سبط الرضا قمر زید پوری تھے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سلطان المدارس، لکھنؤ میں زیر تعلیم رہ کر جید اساتذہ مولانا محمد صالح صاحب، مولانا سید علی رضوی صاحب، مولانا غلام مرتضیٰ صاحب، مولانا الطاف حیدر صاحب، مولانا محمد جعفر صاحب وغیرہ سے کسب فیض کر کے "صدر الافاضل" کی سند حاصل کی۔ لکھنؤ یونیورسٹی سے ایم۔ اے کیا۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد مدرسہ ہی میں اداری امور کی انجام دہی میں مصروف ہو گئے۔ شعر و سخن کا اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں۔ یونس زید پوری کے حقیقی نواسے ہیں۔ انتہائی خلیق و ملنسار ہیں۔ تاریخ گوئی میں خصوصی مہارت حاصل ہے۔ اکثر علماء کی وفات پر یادگار تاریخیں کہیں۔ غدیر سے متعلق نظموں کا مجموعہ "ترانۂ غدیر" ہے جو بزم سلطانی لکھنؤ سے ۱۴۱۰ھ میں شائع ہوا۔[1]

ترجمۂ خطبۂ بلا الف:

مولانا ارتضیٰ حسین

مترجم نے یہ ترجمہ نواب حامد علی خاں کے نام معنون کیا۔ عربی متن اور بین السطور با محاورہ

۱۔ تالیفات شیعہ، ص: ۱۸۳، مؤلفین غدیر، ص: ۲۱۰

اردو ترجمہ ہے۔

آغاز ترجمہ:

''منقول ہے کہ ایک مرتبہ خدمت بابرکت حضرت امیرالمومنین امام المتقین اسد اللہ کلمۃ اللہ غالب کل غالب حضرت علی بن ابی طالبؑ میں کچھ لوگ حاضر ہوئے ۔۔۔الخ''

یہ مخطوطہ رضا لائبریری رامپور میں محفوظ ہے۔خط عمدہ نسخ و نستعلیق ہے۔متن کی روشنائی سیاہ اور ترجمے کی سرخ ہے ۔کاغذ احمد آبادی سفید ہے۔ پشتہ نیا اور تازہ ہے۔کاغذ کسی قدر گل چکا ہے بظاہر یہ وہی نسخہ ہے جو مترجم نے نواب حامد علی خاں کی خدمت میں پیش کیا تھا۔

اوراق ۱۶ سطریں ۷ اور سائز ۱۴×۱۹ سینٹی میٹر ہے۔

اس خطبہ کے بارے میں شیخ فدا حسین سابق پروفیسر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے اپنے مضمون میں جو ماہ صفر ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء میں چھپا تھا لکھا ہے کہ مجھے سب سے زیادہ امیرالمومنینؑ کے خطبۂ بلا الف کا تعجب تھا جسے علامہ ابن ابی الحدید نے آ کر شرح نہج البلاغہ میں نقل کیا ہے۔الحمدللہ میں نے وہ خطبہ بتمامہا مسند باسانید رجال ثقات حافظ محمد بن مسلم گنجی شافعی سے ان کی کتاب میں مروی پایا اور اس کے روات سب ثقات واثبات وحفاظ حدیث ہیں۔[1]

مولانا سید ارتضیٰ حسین ارباب علم وفن میں شمار کئے جاتے تھے۔رضا لائبریری رامپور میں نواب رامپور حامد علی خاں بہادر (متوفی ۲۲رمحرم ۱۳۴۹ھ/ ۲۰رجون ۱۹۳۰ء) کے ملازم تھے۔ اسی دوران آپ نے حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے اس خطبہ کا ترجمہ کیا جس میں کوئی الف رکھنے والا لفظ استعمال نہیں کیا گیا ہے اس خطبہ کو علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے بحارالانوار، ج:۱۷، میں اور علامہ ابن ابی الحدید معتزلی نے شرح نہج البلاغہ میں نقل کیا ہے۔[2]

۱۔ فہرست مخطوطات اردو کتابخانہ رضا رامپور، ص:۴۴

۲۔ شارحین نہج البلاغہ، ص:۱۲۸

ترجمۂ خطبۂ بلا الف

مولانا ظفر الحسن رضوی (۱۴۰۳ھ)

آپ نے خطبۂ بلا الف کا ترجمہ کیا جس کی علمی حلقوں میں بہت زیادہ پذیرائی ہوئی آپ اس ترجمہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اسے اپج کہا جائے یا جدت پسندی کہ باوجود نااہل ہونے کے میں نے اس امر کی کوشش کی کہ ترجمہ میں بھی کہیں الف نہ آنے پائے اور بقدر فہم صحیح ترجمہ سے عدول بھی نہ ہو۔ اگر چہ سارا ترجمہ آورد سے دست بہ گریباں ہے لیکن مجبوری عذر خواہی ہے اور وہ بھی اردو زبان کی جس کی لفظیں محدود اور اضافی علامتیں کثیر الاستعمال ہیں بہر حال باخبر حضرات ''تعرف الاشیاء باضدادھا'' کو مدنظر رکھیں اور ناواقف لوگ عاجز کے کلام سے مقتدر کے کلام کی رفعت و بلندی کا اندازہ لگائیں ادھر غور وفکر ہے اور اس طرف ارتجال یہاں خاطی کا قلم اور وہاں لسان اللہ کا دہن۔

ظفر الملت مولانا سید ظفر الحسن صاحب کی ولادت ۲۱/رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ/ ۱۹۱۰ء کو اپنے نانیہال موضع خطیب پور ضلع اعظم گڑھ میں ہوئی والد ماجد سید ضمیر الحسن موضع مٹھن پور ضلع اعظم گڑھ کے رہنے والے تھے۔ ابتدائی تعلیم مدرسۂ اسلامیہ نظام آباد میں حاصل کی اس کے بعد مدرسۂ ایمانیہ بنارس میں سطحیات کی تکمیل کے بعد عازم لکھنؤ ہوئے اور مدرسہ سلطان المدارس میں زیر تعلیم رہ کر مولانا سید محمد ہادی، مولانا سید محمد رضوی، مولانا عالم حسین، مولانا عبد الحسین، مولانا الطاف حیدر، مولانا ابن حسن نونہروی رحمہم اللہ سے فیضیاب ہوئے اور ۱۹۳۵ء میں ''صدر الافاضل'' کی سند حاصل کی۔ ۱۹۳۷ء میں عراق روانہ ہوئے اور حوزۂ علمیہ نجف اشرف میں آیت اللہ عبد اللہ رشتی، آیت اللہ ضیاء الدین عراقی، آیت اللہ ابوالحسن اصفہانی، آیت اللہ سید جواد تبریزی، آیت اللہ سید جمال گلپائیگانی، آیت اللہ سید عبد اللہ شیرازی طاب ثراہم سے فقہ، اصول، عقائد، کلام کا درس لے کر اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ ۱۹۴۰ء میں ہندوستان واپس آئے۔ اور مدرسۂ جوادیہ بنارس کے پرنسپل منتخب ہوئے اور وہیں وفات ہوئی۔[۱]

۱۔ شارحین نہج البلاغہ، ص: ۲۴۷

ترجمۂ خطبۂ مونقۂ علویہ

آغا اشہر لکھنوی

آپ نے حضرت علی علیہ السلام کے خطبۂ بلا الف کا اردو زبان میں ترجمہ کیا جو امامیہ مشن لاہور سے شائع ہوا۔[۱]

آپ کا تعلق سرزمین لکھنؤ سے تھا اور وہاں کے ارباب علم و ادب میں شمار کئے جاتے تھے۔

ترجمہ ''غدیر''

میرزا علی رضا

مولانا میرزا علی رضا صاحب نے کتاب ''غدیر'' کا فارسی زبان سے اردو میں ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ بنیاد بعثت قم ایران سے شائع ہوا۔[۲]

ترجمہ ''الغدیر''

مولانا محمد باقر موسوی، بڈگامی

آپ نے علامہ امینی کی معروف کتاب ''الغدیر'' کی پہلی جلد کا سلیس زبان میں ترجمہ کیا جو ماہ رجب ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء میں شریعت آباد بڈگام کشمیر سے شائع ہوا۔ تکمیل ترجمہ کی تاریخ ذیقعدہ ۱۴۰۵ھ/ ۲۳ر جولائی ۱۹۸۵ء ہے یہ کتاب ۵۲۶ صفحات پر مشتمل ہے جس کو ترجمہ کرنے میں دس سال کا عرصہ لگا آپ تحریر فرماتے ہیں:

> ''اس کام کی تکمیل میں ناچیز کو بہت سی مشکلات اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن پھر بھی پوری حوصلہ مندی کے ساتھ ان تمام موانع کا مقابلہ کرتے ہوئے تقریباً دس سال میں یہ

۱۔ تالیفات شیعہ، ص: ۲۸۷۔ امامیہ مصنفین، ج: ۱، ص ۹۹

۲۔ تالیفات شیعہ، ص: ۴۵۷

مرحلہ طے کرلیا اور ہر ہر قدم پر لطف خداوندی شامل رہا اور میں اس قابل ہوا کہ یہ خدمت اہل دانش کے سامنے رکھ دوں''

آقائے سید محمد باقر کی ولادت ۱۳۵۷ھ کو ضلع بڈگام میں ہوئی۔ آپ کا سلسلہ نسب سید صفی الدین اردبیلی کے ذریعہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ ابتدائی تعلیم مولانا سید یوسف موسوی صاحب سے حاصل کی پھر جامعۂ باب العلم میں داخلہ لے کر مشغول تحصیل ہوئے۔ مدرسہ سے فارغ ہو کر فقہ واصول کی اعلیٰ تعلیم کے لئے عازم عراق ہوئے اور حوزۂ علمیہ نجف اشرف میں آیات عظام سے استفادہ کرنے لگے آپ کی علمی استعداد کو دیکھ کر اساتذہ بھی آپ کا احترام کرتے تھے۔

نجف اشرف میں قیام کے دوران بڑے انہماک سے کسب علم کیا اور فقہ واصول، حدیث وتفسیر میں اچھی استعداد حاصل کر کے وطن واپس آئے۔ کشمیر مراجعت کے بعد درس وتدریس میں مشغول ہوئے۔ آپ کی علمی استعداد اور انتظامی صلاحیتوں کو دیکھ کر جامعۂ باب العلم کا پرنسپل منتخب کیا گیا۔ آپ کی نگرانی میں مدرسہ نے بہت زیادہ ترقی کی عمارت کے علاوہ تعلیمی نظام میں بھی سدھار ہوا۔[1]

ترجمہ ''الغدیر فی الکتاب والسنۃ والادب''

مصنف:	مترجم:
علامہ امینی	مولانا علی اختر، گوپالپوری (۱۴۲۲ھ)

پندرہویں صدی کے قابل فخر ادیب، محقق اور مترجم مولانا سید علی اختر صاحب کا تعلق سرزمین گوپالپور، بہار سے تھا۔ جامعۂ ناظمیہ، لکھنؤ سے ''ممتاز الافاضل'' تھے۔ آپ کا علمی وماندگار کارنامہ علامہ عبدالحسین امینی (۱۳۹۰ھ) کی مایۂ ناز تالیف ''الغدیر فی الکتاب والسنۃ والادب'' کی

---

[1] مؤلفین غدیر، ص: ۲۰۲

گیارہ جلدوں کو اردو پیکر میں ڈھالنا ہے۔ یہ کتاب مشمولات کے اعتبار سے ہمہ گیر ہے جس کے ترجمہ کی شدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ خداوند عالم نے اس کارنمایاں کو موصوف کے ہاتھوں انجام دلایا۔

زبان کی روانی، بیان کی طغیانی، الفاظ کے انتخاب، محاورات وضرب الامثال کے برمحل استعمال، مناسب صنائع وبدائع کے سبب اس ترجمہ پر تالیف کا گمان ہوتا ہے۔

آپ نے یہ ترجمہ مرجع حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی دامت برکاتہ کے ایماء پر کیا جس کے لئے آپ نے ایران کا سفر بھی کیا۔ آپ زمانۂ طالب علمی ہی سے اس کتاب سے متاثر تھے جس کے سلسلے میں آپ رقم طراز ہیں:

> ''یہ کتاب میرے لئے زمانۂ تالیف ہی سے مرکز توجہ رہی ہے۔ طالب علمی کے ایام میں علامہ امینی لکھنؤ تشریف لائے تھے۔ استاذی العلام سید اختر علی تلہری مرحوم نے تعارف کراتے ہوئے فرمایا تھا کہ آپ حدیث غدیر پر ایک جامع اور بیسیوں جلدوں پر مشتمل عظیم الشان کتاب تالیف فرما رہے ہیں اور ہماری توفیقات پر ضرب لگاتے ہوئے فرمایا تھا کہ علماء عراق وایران فقط مواد فراہم کرنے کے لئے ملکوں ملکوں کا چکر لگاتے ہیں، لاکھوں روپیہ پانی کی طرح بہا دیتے ہیں اور ایک ہم ہیں کہ۔۔۔ کتاب شائع ہوئی تو سراپا شوق بن کر دیکھا، واقعی یہ کتاب دینی، علمی، فنی، تاریخی اور ادبی کتاب تھی۔ ولایت کی خوشبو، ادب عالیہ کا رنگ از سوی یک نویسندۂ بے نظیر، محقق مشیع، عالم مخلص، مجاہد شجاع، مرد میدان علم وفضیلت یعنی علامہ امینیؒ۔

میرا ذوق ادب و جمال ناچنے لگا۔ اسے اردو جیسی ترقی یافتہ زبان میں ضرور منتقل ہونا چاہیئے۔ لیکن اپنے پاؤں کی طرف دیکھ مایوسی ہوئی ایک بے مایہ انسان ''الغدیر'' جیسی تحقیقی کتاب کا ترجمہ کیسے کرے؟ اور اگر پٹا مار کر یہ دیوانگی کر بھی

گذرے تو طباعت کے وسائل کہاں سے لائے؟ احباب کی طرح یہ جذبہ شعور سے لاشعور میں پہنچ گیا بات آئی گئی ختم ہوگئی''

آپ نے اس ترجمہ میں کچھ ضروری تلخیص بھی کی ہے مگر اس بات کا پورا خیال رکھا کہ اہم مطالب حذف نہ ہونے پائیں صرف انہیں مطالب کو حذف کیا ہے جو غدیر سے متعلق نہیں ہیں لیکن تلخیص کے باوجود کہیں پر بھی پیوندکاری کا احساس نہیں ہوتا۔

اس ترجمے کے سلسلے میں دوسری اہم بات یہ ہے کہ مولانا نے آزاد ترجمہ کیا ہے پہلے ابواب کا مطالعہ کیا پھر ان مطالب کو سادہ اور سلیس اردو میں منتقل کیا یعنی اسے مفہومی ترجمہ کہا جاسکتا ہے۔

چھٹی اور گیارہویں جلد کا ترجمہ آپ کے لائق فرزند مولانا شاہد جمال صاحب نے کیا اگرچہ الغدیر کی تمام جلدوں کا ترجمہ مولانا علی اختر صاحب مرحوم نے کرلیا تھا مگر حادثہ یہ ہوا کہ آپ ممبئی گئے تھے، وہاں سے کتابت شدہ کچھ جلدیں نظر ثانی کے لئے لارہے تھے جن میں چھٹی اور گیارہویں جلد کا اصل مسودہ تھا کہ اسی سفر میں کسی نے آپ کی اٹیچی سرقہ کرلی جس میں یہ جلدیں موجود تھیں جس کا آپ کو زندگی بھر قلق رہا۔ آپ کے فرزند مولانا شاہد جمال صاحب نے ان دو جلدوں کے ترجمہ کے علاوہ حوالہ جات کو مکمل کیا اور ترجمہ کی ترتیب وتزئین میں کافی محنت کی غرض کہ یہ علمی شاہکار مولانا شمع محمد صاحب کی محنت وجستجو سے ادارۂ قرآن وعترت فاؤنڈیشن کی جانب سے ۱۸/ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ/ ۲۵/نومبر ۲۰۱۰ء کو منظر عام پر آیا۔

مولانا سید علی اختر صاحب، جناب مظہر حسین رضوی صاحب کے فرزند تھے۔ ۱۹/ستمبر ۱۹۴۸ء/ ۱۳۷۸ھ میں متولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرکے جامعۂ ناظمیہ، لکھنؤ میں مفتیٔ اعظم مولانا احمد علی صاحب، مولانا رسول احمد صاحب، مولانا اختر علی تلہری، مولانا ایوب حسین صاحب، مولانا روشن علی صاحب، مولانا محمد شاکر صاحب جیسے اساتذہ سے کسب فیض کیا اور مدرسہ کی آخری سند ''ممتاز الافاضل'' حاصل کی اور وطن میں دینی خدمات انجام دینے کے علاوہ محمد صالح انٹر کالج میں

تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ۲۷ ذیقعدہ ۱۴۲۲ھ/ ۱۰ فروری ۲۰۰۲ء میں وفات ہوئی۔[۱]

ترجمۂ غرر الحکم و درر الکلم:

مترجم: مولانا غلام رضا ناصر نجفی (متولد ۱۹۳۹ء)

اس کتاب میں حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے کلمات و ارشادات کا ترجمہ اردو زبان میں کیا گیا ہے۔

مترجم کا تعلق بھلوال ضلع سرگودھا سے تھا۔ جامعۃ المنتظر لاہور میں دینی تعلیم سے فراغت کے بعد دار العلوم الجعفریہ خانپور میں مدرس اعلیٰ مقرر ہوئے۔ پھر مدرسۃ الواعظین کراچی میں تدریس کی۔ کچھ عرصے بعد نجف اشرف عراق تشریف لے گئے۔ واپس آنے کے بعد تنزانیہ اور کینیا کے تبلیغی دورے کئے۔ ۱۹۷۹ء سے جامعۂ حیدریہ باب حیدر موضع میٹھ ضلع سرگودھا میں مدرس اعلیٰ رہے۔[۲]

ترجمۂ "فی رحاب الغدیر"

مصنف:	مترجم:
آقای علی اصغر مروّج	مولانا مختار حسین، کشمیری

آپ نے گورسائی پونچھ، کشمیر میں مدرسۂ امام محمد باقر علیہ السلام قائم کیا ہے جس کے پرنسپل ہیں۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد حوزۂ علمیہ قم میں تعلیم حاصل کی۔ قم میں قیام کے دوران ہی اہم کتب کے اردو زبان میں ترجمے کئے۔ آپ نے غدیر سے متعلق آقای علی اصغر مروّج خراسانی کی تالیف "فی رحاب الغدیر" کا ترجمہ کیا۔ یہ کتاب علامہ امینی کی تالیف "الغدیر" کی جلد اول و دوم کا خلاصہ ہے۔

۱۔ مؤلفین غدیر، ص: ۱۳۹

۲۔ تذکرہ علماء امامیہ پاکستان، ص: ۲۰۹

یہ کتاب مقدمہ اور چودہ فصلوں پر مشتمل ہے۔

- اہمیت غدیر در تاریخ
- واقعہ غدیر
- عنایت خداوند عزوجل در غدیر
- عنایت پیامبر اکرمؐ در غدیر
- عنایت اہل بیتؑ در غدیر
- توجہ بہ غدیر
- توجہ اصحاب پیامبرؐ در غدیر
- توجہ بہ تابعین در غدیر
- توجہ علماء مسلمین بہ غدیر
- توجہ بہ غدیر در کتب مسلمین
- توجہ مؤلفین بہ غدیر
- توجہ بہ سند حدیث غدیر
- توجہ بہ مدلول ومفاد حدیث غدیر
- توجہ شعراء بہ غدیر

یہ کتاب سازمان فرہنگ و ارتباطات اسلامی سے ۱۴۱۸ھ میں شائع ہوئی جو ۴۲۸ صفحات پر مشتمل ہے۔[1]

ترجمہ مکتوبات امیر المومنینؑ

مولانا احمد نذر، امروہوی (م ۱۳۱۰ھ)

آپ نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے مکتوبات کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔ ترجمہ میں ادب کی چاشنی اور زبان کی روانی ہے۔

یہ نسخہ رامپور رضا لائبریری میں موجود ہے۔ اس کی کتابت ۱۲۹۹ھ میں ہوئی اور خط نستعلیق و نسخ عمدہ میں لکھا ہوا ہے۔[2]

مولانا سید احمد نذر کی ولادت محلہ سٹھی امروہہ میں ہوئی۔ والد ماجد سید جعفر نذر امروہہ کے ارباب علم وفضل میں تھے۔ تعلیمی مراحل امروہہ ہی میں طے کئے۔ علم جفر میں مہارت تھی اور

۱۔ تالیفات شیعہ، ص: ۴۵۸

۲۔ فہرست نسخہ ھای خطی کتابخانہ رضا رامپور، ص: ۱۹

خوشنویسی میں بھی ملکہ رکھتے تھے اور یہ فن حد کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ ایک عرصے تک مراد آباد منصفی میں بعہدۂ ناظر ملازم رہے اور اس کے بعد ریاست رامپور میں ملازم ہوئے۔ آپ امروہہ کے مشہور عمائدین میں شمار کئے جاتے تھے۔

آپ نے ۱۳۱۰ھ/ ۱۸۹۲ء میں وفات پائی۔[1]

ترجمۂ مکتوبات نہج البلاغہ

مولانا عبدالرزاق ندوی، ملیح آبادی، (۱۳۷۹ھ)

آپ نے مکتوبات امیر المومنینؑ کا معنی خیز اور اقرب الی المعنیٰ ترجمہ کیا۔ زبان و بیان میں غضب کی روانی ہے آپ ترجمہ کے سلسلے میں تحریر فرماتے ہیں:

''ترجمہ جیسا بھی ہے آپ کے سامنے ہے اس میں خامیاں ہوسکتی ہیں لیکن یہ بات میرے لئے تسلی کی ہے کہ ترجمہ صحیح ہے میں نے اردو زبان کی سلاست بھی کہیں کہیں صحت ترجمہ پر قربان کردی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس ترجمہ کو سامنے رکھ کر عربی ادب کے شیدائی نہج البلاغہ کا مطالعہ کریں گے تو بہت فائدہ اٹھائیں گے''

آپ نے یہ ترجمہ نومبر ۱۹۵۰ء میں کیا جسے مولانا مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی نے مرتب کیا اور شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور نے شائع کیا۔ اس کتاب پر آپ کا یادگار وقیع مقدمہ ہے جو انتہائی معلوماتی ہے۔

مولانا عبدالرزاق خاں ندوی مولانا ابوالکلام آزاد کے رفیق کار تھے۔ حنفی مسلک پر کاربند تھے۔ آپ کی ولادت ۱۸۸۸ء میں ملیح آباد ضلع لکھنؤ میں ہوئی۔ والد ماجد عبدالحمید خاں ملیح آباد کے ثروتمند افراد میں سے تھے۔ علمی وادبی ماحول میں نشو ونما ہوئی سطحیات کی تعلیم وطن میں حاصل کی اس کے بعد ندوۃ العلماء لکھنؤ میں داخلہ لیا۔ ندوہ میں اپنی ذہانت وذکاوت کے ذریعہ درجہ میں پیش پیش

۱۔ تذکرۂ علماء امروہہ، ص: ۵۵، شارحین نہج البلاغہ، ص: ۸۴، تواریخ واسطیہ، ص: ۲۷۴

رہے۔ اسی دوران مصری عالم دین شیخ رشید رضا ندوۃ العلماء، لکھنؤ آئے۔ آپ ان سے ملے اور ان کے قائم کردہ مدرسہ ''مدرسہ دار الدعوۃ والارشاد مصر'' میں تعلیم حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ رشید رضا صاحب نے رضامندی کا اظہار کیا۔ عبد الرزاق صاحب مصر پہنچے اور ۱۹۱۳ء میں مدرسہ ''دار الدعوۃ والارشاد'' میں داخلہ لیا۔[۱]

ترجمۂ نہج البلاغہ

مفتی جعفر حسین (۱۴۰۳ھ)

آپ کا اہم علمی اور یادگاری کارنامہ نہج البلاغہ کا ترجمہ اور مختصر شرح ہے۔ برصغیر میں یہ ترجمہ بے حد مقبول ہوا اور دنیا کی مختلف زبانوں میں اس ترجمے کے ترجمے بھی شائع ہو چکے ہیں جس سے اس ترجمے کی صحت و استناد کو تقویت ملتی ہے۔ زبان و بیان کے اعتبار سے یہ ترجمہ امتیازی حیثیت کا حامل ہے، الفاظ کے انتخاب اور ان کی نشست و برخاست سے ترجمہ کا حسن دوبالا ہو گیا ہے جو لفظ جہاں صرف کیا برمحل ہے کم الفاظ میں زیادہ مفہوم پیش کرنے کی کوشش کی ہے جس کی وجہ سے ترجمہ متن سے بہت زیادہ نزدیک ہے۔ زبان صاف وشستہ ہے۔ عربی الفاظ کے اردو زبان میں ہم معانی الفاظ کا استعمال بھی کیا ہے جس کی بنا پر علماء و مفکرین نے اس ترجمہ کو چودھویں صدی کا معنی خیز ترجمہ تسلیم کیا ہے۔

آپ نے نہج البلاغہ کے متعدد معتبر تراجم و شروح کو پیش نظر رکھ کر یہ ترجمہ کیا جن میں اعلام نہج البلاغہ علامہ علی بن ناصر، شرح ابن میثم شیخ کمال الدین میثم متوفی (۶۷۹ھ) شرح ابن ابی الحدید معتزلی (۶۵۵ھ) درّۂ نجفیہ میرزا ابراہیم خوئی (۱۳۲۵ھ) منہاج البراعۃ سید حبیب اللہ خوئی (۱۳۲۶ھ) کے نام قابل ذکر ہیں۔ ترجمہ ۲۳۸ خطبات ۷۹ مکتوبات اور ۴۸۰ کلمات پر مشتمل ہے۔ یہ ترجمہ جمعہ کے روز ظہر کے وقت ۱۸/رجب المرجب ۱۳۷۵ھ کو شہر لاہور میں پایۂ تکمیل کو

۱۔ ارباب اردو، ج:۵ ص:۱۷۹، شارحین نہج البلاغہ، ص:۱۸۰

پہنچا۔ خاتمہ کی عبارت اس طرح ہے:

''بتائید ایزد سبحان ترجمہ نہج البلاغہ ظہر روز جمعہ ہیجدہم ماہ رجب سال ہزار و سیصد و ہفتاد و پنج در بلدۂ لاہور پایان یافت''

مفتی جعفر صاحب ۱۳۷۵ھ میں ہندوستان تشریف لائے اور کئی ماہ لکھنؤ میں قیام کر کے اپنے استاد سرکار سید العلماء سید علی نقی نقوی کی خدمت میں حاضر ہو کر ترجمہ سنایا۔ آپ نے ترجمہ سن کر اظہار اطمینان کیا اور ضروری مشوروں سے نواز کر ۴/ رجمادی الثانی ۱۳۷۵ھ میں گرانقدر بسیط اور محققانہ مقدمہ تحریر کیا جس سے ترجمہ کی صحت میں اضافہ ہو گیا۔

چودھویں صدی کے اواخر میں جس عالم دین کے ترجمۂ نہج البلاغہ نے چہار دانگ عالم میں شہرت حاصل کی وہ ذات مولانا مفتی جعفر حسین کی ہے۔ آپ کی ولادت ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۴ء کو گوجرانوالہ کے علمی و ادبی گھرانے میں ہوئی۔ ابتدائی کتب اپنے نانا حکیم شہاب الدین احمد سے پڑھیں پھر شہر کے دیگر مشہور اطباء سے میزان الطب، طب اکبر اور مفرّح القلوب کی تعلیم حاصل کی۔ آپ کے والد ماجد حکیم چراغ دین متدین و متشرع بزرگ تھے۔

۱۹۲۸ء میں آپ لکھنؤ گئے اور جامعۂ ناظمیہ مین داخلہ لے کر سرکار نجم الملت مولانا نجم الحسن، مولانا ظہیر حسین، مولانا سید ابوالحسن، مولانا سید سبط حسین جونپوری، مفتی محمد علی، مفتی احمد علی جیسے اساتید علوم سے کسب فیض کیا اور مدرسہ کی آخری سند ''ممتاز الافاضل'' حاصل کی۔ بعدہٗ نہائی دروس کے لئے نجف اشرف روانہ ہوئے اور وہاں آیت اللہ مرزا باقر زنجانی، آیت اللہ سید جواد تبریزی، آیت اللہ شیخ ابراہیم رشتی، آیت اللہ سید علی نوری سے فقہ، اصول، تفسیر، حدیث، عقائد اور کلام کی تعلیم حاصل کر کے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ ۱۹۴۰ء میں وطن واپس آئے اور سرکار نجم الملت کے حکم سے مدرسۂ باب العلم نوگانواں سادات کے پرنسپل مقرر ہوئے۔[۱]

۱۔ شارحین نہج البلاغہ، ص: ۲۳۸

ترجمۂ نہج البلاغہ

علامہ ذیشان حیدر، جوادی (م ۱۴۲۱ھ)

یہ ترجمہ ۱۹۹۸ء میں تنظیم المکاتب، لکھنؤ سے شائع ہوا۔ عصری تقاضوں کو پیش نظر رکھ کر ترجمہ کیا گیا ہے۔ اسلوب نو کا اثر نمایاں ہے۔ حاشیہ پر ضروری الفاظ کی تشریح اور خطبات کے ماخذ و مصادر کی بھی نشان دہی کی گئی ہے زبان نہایت صاف اور شستہ ہے۔

پندرہویں صدی کے مشہور عالم، فاضل، محقق علامہ ذیشان حیدر جوادی کی ولادت کراری ضلع الہ آباد ۲۲ر رجب ۱۳۵۷ھ/ ۱۷ر ستمبر ۱۹۳۸ء میں ہوئی۔ آپ کے والد مولانا سید محمد جواد صاحب عالم باعمل تھے۔

ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کر کے لکھنؤ گئے اور معروف درسگاہ جامعۂ ناظمیہ میں داخلہ لے کر جید اساتذہ سے کسب علم کیا۔ درجہ قابل تک تحصیل علم کے بعد عازم عراق ہوئے اور حوزۂ علمیہ نجف اشرف میں تقریباً دس سال رہ کر فقہ و اصول حدیث و تفسیر میں مہارت حاصل کی۔ نجف اشرف میں آپ نے آیت اللہ باقر الصدر، آیت اللہ سید ابوالقاسم الخوئی، آیت اللہ محسن الحکیم طباطبائی سے کسب فیض کیا۔ آقای باقر الصدر آپ پر بہت زیادہ مہربان تھے۔ ۱۰ر محرم ۱۴۲۱ھ کو آپ کی وفات ہوئی اور الہ آباد میں آسودۂ لحد ہوئے۔[۱]

ترجمۂ نہج البلاغہ

مولانا رئیس احمد جعفری، ندوی (۱۳۸۸ھ)

آپ نے حضرت علی علیہ السلام کے خطبات کا ترجمہ کیا جسے مولانا مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی نے ترتیب دیا اور شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور نے شائع کیا۔ آپ نے ''شذرات'' میں نہج البلاغہ کی اہمیت اور ادبی حیثیت پر بھرپور روشنی ڈالی ہے۔ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام

۱۔ شارحین نہج البلاغہ، ص: ۳۲۵

کے حالات زندگی بھی مندرج کئے ہیں۔

ترجمہ معنی خیز اور لفظی ہے خطبات کے متن کی صحت نسخۂ مصر اور نسخۂ تہران سے کی ہے ترجمہ میں مفتی مصر شیخ محمد عبدہ کی شرح اور ایرانی عالم فیض الاسلام علی نقی کی شرح سے خاطر خواہ استفادہ کیا ہے جس کے بارے میں لکھتے ہیں:

''میرے پیش نظر نہج البلاغہ کے چند نسخے رہے ہیں ایک نسخہ وہ جو مصر سے چھپا اور جس کی شرح دیار مصر کے مفتی مرحوم علامہ محمد عبدربہ نے نہایت نکتہ سنجی اور دقیقہ رسی کے ساتھ فرمائی ہے اس سے میں نے کافی فائدہ اٹھایا اور جہاں فائدہ اٹھایا ہے حوالہ دے دیا ہے۔ دوسرا نسخہ وہ ہے جو نہایت زیادہ شاندار طریقے پر تہران ایران سے شائع ہوا ہے اس کا فارسی ترجمہ ضروری تشریحات کے ساتھ اور حسب موقع حواشی اور ذیلی مندرجات کے ساتھ علامہ علی نقی فیض الاسلام مجتہد العصر ایران نے فارسی زبان میں کیا ہے اس سے میں نے بہت زیادہ فائدہ اٹھایا حقیقت یہ ھیکہ اگر یہ گراں بہا نعمت میرے سامنے نہ ہوتی تو شاید میں یہ کام نہ کر پاتا''

ترجمہ کی خصوصیات:

- ترجمہ حتی الامکان لفظی ہے جہاں لفظ کے ترجمہ سے مطلب واضح نہیں ہوسکا وہاں قوسین میں تشریحی الفاظ کا اضافہ کر دیا ہے۔
- نہج البلاغہ میں چونکہ بکثرت لغت کا استعمال ہوا ہے حل لغات کے سلسلہ میں شیخ محمد عبدہ کی شرح سے مدد لی ہے۔
- ترجمہ کو عام فہم اور اقرب الی المعنی کرنے کے لئے علامہ فیض الاسلام کی شرح سے استفادہ کیا ہے جس کے حوالے موجود ہیں۔
- ایرانی اور مصری نسخوں کے اندر خطبات کی ترتیب میں کہیں کہیں تقدم و تاخر ہے ایسی صورت میں ایرانی نسخہ کا اتباع کیا ہے۔

- خطبات میں جن اشخاص ورجال، شہرواماکن کا ذکر آیا ہے ان کی توضیح بھی انتہائی محنت وجستجو سے کی ہے۔
- منابع ومصادر کا ذکر بھی موجود ہے۔[1]

ترجمۂ نہج البلاغہ

سیدعلی رضا

آپ نے صاف اور شستہ انگریزی زبان مین ترجمہ کیا جسے ہندوستان و یورپ میں بہت شہرت حاصل ہوئی اس کے متعدد ایڈیشن ہندوستان و بیرون ہند شائع ہو چکے ہیں یہ ترجمہ ۲۰۰۸ء میں نظامی پریس لکھنؤ سے جناب وصی ظہیر صاحب کی محنت وکاوش سے منظر عام پر آیا۔اس پر ڈاکٹر سیدعلی امام زیدی گہرؔ کا پیش لفظ مندرج ہے۔

جناب سیدعلی رضا مشہور دانشور ومفکر تھے آپ کو انگریزی زبان میں مہارت حاصل تھی۔[2]

ترجمۂ نہج البلاغہ

تاج العلماء علی محمد (۱۳۱۲ھ)

آپ نے نہج البلاغہ کا ترجمہ فصیح زبان میں کیا تھا۔

مولانا سیدعلی محمد، سلطان العلماء سید محمد کے فرزند اور حضرت مولانا سید دلدار علی غفرانمآب کے پوتے تھے۔آپ نے نہج البلاغہ کے خطبۂ شقشقیہ کی اردو زبان میں شرح لکھی جو زبان و بیان کے اعتبار سے امتیازی حیثیت کی حامل ہے۔

آپ کی ولادت ماہ شوال ۱۲۶۲ھ/ ۱۸۴۵ء کو لکھنؤ میں ہوئی۔آپ نے والد بزرگوار اور

۱۔ شارحین نہج البلاغہ، ص: ۱۹۷

۲۔ شارحین نہج البلاغہ، ص: ۲۳۰

اس دور کے جید علماء سے کسب فیض کیا اور فقہ، اصول، عقائد و کلام میں مہارت حاصل کر کے درجۂ اجتہاد پر فائز ہوئے۔ فن مناظرہ میں ملکہ حاصل تھا۔ یہود و نصاریٰ سے مناظرہ کرنے کے لیے عبرانی زبان سیکھی نیز کتب ماسبق کا بھی گہرا مطالعہ تھا۔ حسام الاسلام سید نثار حسین صاحب سے شیخ محمد علی شیخی کا مناظرہ حیدرآباد دکن میں ہوا۔ دکن والوں نے علماء لکھنؤ سے جوابات مانگے تو وہ جوابات نجف و کربلا علماء کی خدمت میں بھیجے گئے وہاں ان علماء نے تاج العلماء سید علی محمد کے جوابات کو بہت سراہا اور تعریف کی۔ لکھنؤ میں آپ کی وفات ہوئی۔

ترجمۂ نہج البلاغہ

مولانا غلام علی اسماعیل (حاجی ناجی م ۱۳۶۱ھ)

آپ نے نہایت فصیح گجراتی زبان میں نہج البلاغہ کا ترجمہ کیا جو بہت زیادہ مقبول ہوا۔ بھاؤنگر اور کراچی سے متعدد بار شائع ہوا۔

آقائے بزرگ تہرانی:

تَرجَمَةُ نَهجِ البَلاَغَةِ بِالگُجرَاتِيَةِ لِلمَولَوِی اَلحَاجُ غُلاَمُ عَلِيّ بنِ الحَاجِ اِسمَاعِيلُ البَهَائُونَگرِيّ الهِندِيّ المُعَاصِرِ المَولُودِ ۱۳۸۳ھ طُبِعَ جُزءُ الاَوّلُ فِی ۲۰۰ صَفحَةِ [۱]

مولانا غلام علی اسماعیل ممبئی میں ۱۲۸۱ھ/ ۱۸۶۴ء کو ایک متوسط گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حاجی اسماعیل جو جمال بھائی ہیر جی مسکا والا کی تبلیغ سے اپنے بیٹے غلام علی کے ساتھ شیعہ اثنا عشری ہوئے۔

حاجی ناجی نے مذہبی تعلیم ملا قادر حسین مدراسی سے حاصل کی جن کو مرجع وقت آیت اللہ شیخ زین العابدین مازندرانی نے خوجہ جماعت میں تبلیغ کے لیے متعین کیا تھا۔ عربی فارسی کی تعلیم مولانا

۱۔ الذریعہ، ج:۴، ص:۱۴۶

سید غلام حسین حیدر آبادی سے حاصل کی جو اس وقت مہوہ میں مقیم تھے۔ ۱۳۶۱ھ/ ۱۹۴۲ء کو آپ نے رحلت فرمائی۔[۱]

ترجمۂ نہج البلاغہ:

محقق ہندی، محمد حسین (م ۱۳۳۷ھ)

مترجم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے خطبات و مکتوبات کو اردو قالب میں ڈھالا۔ آپ کے ترجمہ میں ادبی لطافت پائی جاتی ہے۔[۲]

ترجمۂ نہج البلاغہ:

مولانا سید محمد صادق (۱۴۰۵ھ)

مترجم کو نہج البلاغہ سے والہانہ عشق تھا، بڑے انہماک سے اس کی تدریس فرماتے تھے۔ خطبات کو اس کی تمام رعایتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حل فرماتے مشکل عبارتوں کو امثال کے ذریعہ آسان سے آسان تر بنا دیتے تھے۔ نہج البلاغہ کا درس صرف ادبی رعایات تک ہی محدود نہیں رہتا تھا بلکہ علم کلام کا کوئی مسئلہ آ گیا تو علم کلام کے مباحث بیان کرنا شروع کر دیتے تھے اسی طرح منطق و فلسفہ کے ضابطوں کی نشاندہی بھی فرماتے رہتے تھے حل لغت کے سلسلے میں اشعار عرب کو بطور سند پیش کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ نہج البلاغہ کا درس کیا تھا معلوم ہوتا تھا جیسے سارے علوم وفنون کا سرچشمہ ہے۔

آپ نے نہج البلاغہ کا سادہ و رواں ترجمہ کیا جس میں الفاظ کا انتخاب اور ان کی نشست و برخاست اور جملوں کی بندش سے احساس ہوتا ہے کہ آپ کو نہج البلاغہ پر مضبوط گرفت تھی۔ یہ ترجمہ ہفت روزہ ''سرفراز'' اور ''مجاہد'' میں قسط وار شائع ہوا۔

استاذ العلماء علامہ سید محمد شاکر صاحب لکھتے ہیں:

۱۔ شارحین نہج البلاغہ، ص: ۱۵۸

۲۔ شارحین نہج البلاغہ، ص: ۱۲۴

''آپ کی بالغ مندی تھی کہ قومی زندگی کے لئے بس اور فقط تین چیزوں کو روح حیات سمجھا:

قرآن، نہج البلاغہ اور دعا اور وہ بھی جو امیر المومنین علیہ السلام کے دہن اقدس سے نکلی ہو آپ نے تینوں چیزوں پر قلم اٹھایا اور تکمیل کو پہنچایا میری حیرت کی انتہا نہیں رہتی جب میں سوچتا ہوں کہ طلباء کے نرغے میں ہر وقت گھرے رہنے کے ساتھ اتنا طول طویل کام کس طرح انجام پایا۔ قرآن مجید کا ترجمہ ہی معمولی بات نہیں ہے چہ جائیکہ اس کی تقریظ کے لئے ذخیرۂ معلومات فراہم کرنا۔

نہج البلاغہ کا ترجمہ کرنا اور اس کے متعلقات تلاش کرنا بہر حال میں اسے جذبۂ ایمانی کا ایک کھلا ہوا معجزہ سمجھتا ہوں کہ اتنی عدیم الفرصتی اور اتنے عظیم کام ایک ساتھ انجام پا گئے''[۱]

آپ کی ولادت ۱۳۳۳ھ/ ۱۹۱۴ء کو اس علمی اور اجتہادی خانوادہ میں ہوئی جسے ''خانوادۂ نجم العلماء'' کہا جاتا ہے۔ والد ماجد حجۃ الاسلام مولانا سید محمد کاظم طاب ثراہ جید عالم اور مجتہد تھے۔ آپ کے جد سرکار نجم العلماء مولانا سید نجم الحسن اعلیٰ اللہ مقامہ امروہہ سے لکھنؤ گئے اور وہاں مدرسہ ناظمیہ کی سربراہی کی۔ سرکار نجم العلماء کو برصغیر میں مرجعیت حاصل تھی۔ آپ کے تبحر علمی کے علماء عراق و ایران معترف تھے۔

مولانا سید محمد صادق نے سطحیات کی تعلیم گھر میں والد علام سے حاصل کی پھر مدرسۂ ناظمیہ میں زیر تعلیم رہ کر مدرسہ کی سند ''ممتاز الافاضل'' امتیازی نمبروں سے حاصل کی۔ بعد ازآں عازم عراق ہوئے اور زیارت عتبات عالیات سے مشرف ہوئے۔ مراجع کرام سے استفادہ کیا۔ آیت اللہ محمد حسین نائینی نے آپ کو اجازہ سے نوازا۔[۲]

۱۔ سرفراز اپریل، ۱۹۸۴ء

۲۔ شارحین نہج البلاغہ ص: ۲۵۷

ترجمۂ نہج البلاغہ

عزیز الحسن جعفری

مترجم نے نہج البلاغہ کے چند خطبات کا ہندی زبان میں ترجمہ شائع کیا۔ ۱۹۹۰ ء سے ۱۹۹۵ء کے دوران تقریباً ۱۶ شمارے شائع کئے جس میں ترجمہ کے ساتھ مختصر شرح بھی ہوتی تھی۔ نہج البلاغہ کے شیدائی تھے۔ ''نہج البلاغہ اکیڈمی'' بھی قائم کی تھی۔

جناب سید عزیز الحسن جعفری کا تعلق قصبہ سرسی ضلع مراد آباد سے تھا جو بڑے فعاّل اور بیباک قسم کے انسان تھے۔ ۳۱ر اگست ۱۹۴۶ء کو سرسی میں متولد ہوئے۔ والد ماجد جناب ابن الحسن جعفری دیندار بزرگ تھے۔ ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی اس کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے بی۔ٹی۔ اپچ، ایم۔ ٹی۔ اپچ۔ اور ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ بچپن سے طبیعت کا میلان مذہب کی طرف رہا لکھنے پڑھنے کا بھی شوق تھا۔ ایران کلچرل ہاؤس میں ملازمت ملی تو تحریر کو اور روانی ملی جہاں متعدد فارسی کتب کے ترجمے کئے۔[۱]

ترجمۂ نہج البلاغہ

مولانا مسرور حسین، امروہوی (۱۳۷۶ھ)

آپ نے فرانسیسی اور گجراتی زبان مین نہج البلاغہ کا سادہ وسلیس زبان مین ترجمہ کیا جو افریقہ کے ممالک میں بہت مقبول ہوا۔

صاحب تذکرۂ علماء امامیہ لکھتے ہیں:

''آپ کی مستقل تصانیف کا تو راقم کو علم نہ ہو سکا البتہ اتنا معلوم ہوا ہے کہ آپ نے نہج البلاغہ کا فرانسیسی اور گجراتی میں ترجمہ فرمایا''[۲]

۱۔ شارحین نہج البلاغہ، ص: ۳۱۰

۲۔ تذکرۂ علماء امامیہ پاکستان ص: ۳۸۴، شارحین نہج البلاغہ ص: ۱۷۸

ترجمۂ نہج البلاغہ

مولانا مرزا یوسف حسین

مترجم نے نہج البلاغہ کے ۲۳۹ خطبات کا سادہ وسلیس زبان مین ترجمہ کیا جسے ملک صادق علی عرفانی مدیر اعلیٰ اخبار ''شیعہ'' لاہور نے شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاب پریس لاہور سے شائع کیا۔اس مجموعہ میں مولانا غلام محمد ذکی سرورکوٹی کا ترجمہ بھی شامل ہے جو آپ نے مکتوبات وکلمات کا کیا ہے۔

یہ ترجمہ ۲۳رشوال ۱۳۹۳ھ/ ۹رنومبر ۱۹۷۴ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ جناب سہیل بناری نے نہج البلاغہ کے عنوان سے نظم کہی اور تاریخ نکالی۔

دلیلوں کا مینار نہج البلاغہ

۱۹۷۴ء

آپ کی ولادت ۱۳۱۹ھ/ ۲۵ردسمبر ۱۹۰۱ء کولکھنؤ میں ہوئی لکھنؤ کے ادبی وعلمی ماحول میں نشوونما ہوئی ابتدائی تعلیم جامعۂ ناظمیہ میں حاصل کی اس کے بعد جامعہ سلطان المدارس میں زیر تعلیم رہ کر مولانا سید محمد ہادی، مولانا سید محمد رضا، مولانا سید عالم حسین، باقر العلوم مولانا سید محمد باقر جیسے جید اساتذہ کے فیوض وبرکات سے مستفید ہوئے اور مدرسہ کی آخری سند ''صدر الافاضل'' حاصل کی۔ مدرسۃ الواعظین میں بھی زیر تعلیم رہے۔ ۱۹۲۴ء میں ڈیرہ اسماعیل خاں بطور واعظ بھیجے گئے جہاں آپ نے انتہائی محنت اور جانفشانی سے تبلیغی امور انجام دیئے۔اس کے علاوہ پاراچنار خیر پور میرس، دریا خان ضلع بھکر بلتستان میں بھی رہے۔[1]

۱۔ شارحین نہج البلاغہ،ص:۳۳۵

ترجمۂ نہج البلاغہ

مولانا غلام محمد زکی، سرور کوٹی

محترم مترجم نے نہج البلاغہ کے باب مکاتیب اور ارشادات کا ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ ماہ مبارک رمضان ۱۳۹۴ھ/ ۱۲/ اکتوبر ۱۹۷۴ء میں مکمل ہوا جسے جناب صادق علی عرفانی مدیر اعلیٰ اخبار ''شیعہ'' لاہور نے جنوری ۱۹۷۹ء بار چہارم شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور سے شائع کیا اس میں مولانا مرزا یوسف حسین لکھنوی کا ترجمہ جو خطبات سے متعلق ہے شامل ہے۔

اس ترجمہ میں ۷۹ مکتوبات اور ۴۸۰ ارشادات وکلمات قصار شامل ہیں۔

ترجمہ کی زبان سادہ اور عام فہم ہے، ترجمہ متن سے بہت نزدیک ہے۔ تاریخی استعارات و کنایات کو معتبر کتب تواریخ کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ ضروری الفاظ کی تشریح حاشیہ پر مندرج ہے۔ مشکل لغت کو بخوبی حل فرمایا ہے۔

مولانا محمد زکی سرور کوٹی کا شمار پاکستان کے ممتاز ارباب علم و ادب میں ہوتا تھا، آپ کی تربیت علمی و مذہبی گھرانے میں ہوئی، بی ایڈ اور فاضل کے امتحانات پاس کر کے علمی خدمات میں مصروف ہوئے۔ آپ کو نہج البلاغہ سے خاص عقیدت تھی۔[۱]

ترجمۂ نہج البلاغہ

حامد رضوی، کراروی (۱۴۳۳ھ)

آپ نے ہندی زبان میں نہج البلاغہ کا ترجمہ کیا جسے ہندی داں طبقہ نے بے حد پسند کیا۔ آپ کی محنت اور کوشش لائق ستائش ہے اس کے کئی ایڈیشن چھپ کر منظر عام پر آچکے ہیں۔

جناب حامد رضوی کی ولادت کراری ضلع الہ آباد میں ہوئی، آپ کا شمار دیندار ارباب علم و ادب میں ہوتا تھا۔ مذہبی ماحول میں تربیت ہوئی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ لکھنے پڑھنے کا بہت شوق تھا

۱۔ شارحین نہج البلاغہ، ص: ۳۵۲

آپ نے عصری تقاضوں کے پیش نظر اہم کتب کے ہندی زبان میں ترجمے کئے جو بہت زیادہ پسند کئے گئے۔ ۱۴۳۳ھ/ ۳۰/جنوری ۲۰۱۲ء میں ۷۵ سال کی عمر پاکر وفات پائی۔ دریاباد الہ آباد کے قبرستان میں سپرد لحد کئے گئے۔[1]

ترجمۂ نہج البلاغہ:

علی امام زیدی

مترجم نے مفتی جعفر حسین کے ترجمہ نہج البلاغہ کو ہندی قالب میں ڈھالا جو نظامی پریس لکھنؤ سے ۲۰۱۱ء میں منظر عام پر آیا۔ زبان عام فہم ہے اردو الفاظ کو ہندی میں لکھا ہے تاکہ اردو سمجھنے والا طبقہ بآسانی سمجھ سکے۔ آپ کی یہ خدمت ہندی داں طبقہ کے لئے بہت زیادہ مفید ہے اور وہ طبقہ اس ترجمہ سے خاطر خواہ استفادہ کررہا ہے۔ خداوند عالم آپ کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

ڈاکٹر سید علی امام زیدی، گوہر یادگار انیسؔ ورشیدؔ جناب سید سجاد حسین صاحب شدیدؔ کی ہمشیرہ کے حقیقی نواسے ہیں۔ لکھنؤ کے ادبی خانوادہ میں ۱۳۷۵ھ/ ۲۲/اپریل ۱۹۵۵ء میں آنکھ کھولی اور لکھنؤ ہی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے باقاعدہ شاعری کا آغاز کیا۔ شدیدؔ لکھنوی نے کلام پر اصلاح کی اور ان کے ہمراہ پٹنہ، کلکتہ، فیض آباد، بلرامپور، ردولی اور کانپور وغیرہ مجالس میں جاکر ان کی پیش خوانی کا شرف بھی حاصل کیا۔ مرثیہ کے علاوہ نظم، غزل، رباعی میں بھی طبع آزمائی کی نظم کے علاوہ نثر میں بھی اعلیٰ مہارت رکھتے ہیں۔ آپ کی چار کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں ہندی زبان میں بھی اچھی گرفت رکھتے ہیں، کئی اہم کتب کو ہندی پیکر عطا کیا ہے۔[2]

---

[1]۔ شارحین نہج البلاغہ، ص: ۳۶۵

[2]۔ تذکرۂ شعرائے اہلبیتؑ۔ ص: ۲۳۸، شارحین نہج البلاغہ، ص: ۴۰۳

ترجمۂ نہج البلاغہ

مولانا محمد رضا نجفی

آپ نے سندھی زبان میں ترجمہ کیا جو ایک علمی و اہم کارنامہ ہے۔ترجمہ میں نہایت صاف وشفاف زبان استعمال کی گئی ہے۔

مولانا محمد رضا نجفی پاکستان کے ممتاز علماء میں شمار ہوتے ہیں۔آپ کی ولادت ۱۹۵۴ء میں خیر پور ناتھن شاہ ضلع داوٗد (سندھ) میں ہوئی مڈل تک تعلیم حاصل کی اس کے بعد دینی تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا۔۱۹۶۶ء میں مدرسہ مشارع العلوم حیدر آباد میں داخلہ لیا، اس وقت مولانا سید ثمر حسن امروہوی مدرسہ کے پرنسپل تھے، آپ نے موصوف کے زیر نگرانی مولانا سید محمد قاسم، مولانا صغیر الحسن صاحب سے کسب علم کیا۔نہائی دروس کے لئے عراق کا قصد کیا فروری ۱۹۷۱ء میں نجف اشرف میں تعلیم کا سلسلہ شروع کیا اور جید اساتذہ سے کسب فیض کیا جن مین آقای محمد مہدی مرتضوی، آقای سید موسوی اردبیلی، آقای محمد علی مدرس افغانی، آقای شیخ ضیاء الخوئی، آقای اعتمادی قابل ذکر ہیں۔[۱]

ترجمۂ نہج البلاغہ (سندھی)

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
علی محمد راہو	کراچی، نہج البلاغہ بورڈ	۱۹۷۵ء	۱۹۹

اس ترجمہ کا مجموعہ نہج البلاغہ کے ۸۲ خطبات کا ترجمہ ہے۔

سوانح حیات حضرت علی علیہ السلام

Trade with Reference to Nahjul Balagha:

شاہ محمد وسیم، پروفیسر

۱۔ شارحین نہج البلاغہ، ص: ۴۳۴

اس کے علاوہ Standing نئی دہلی سے ایک کتاب شائع ہوئی جسے آپ نے اور پروفیسر مولانا علی محمد نقوی نے مشترکہ طور پر مرتب کیا۔اس کتاب میں اپریل ۱۹۹۵ء میں منعقد ہونے والی عالمی نہج البلاغہ کانفرنس میں پڑھے جانے والے مقالات کو مرتب کیا۔ یہ کتاب ۱۹۹۷ء میں دہلی سے شائع ہوئی۔

پروفیسر ڈاکٹر شاہ محمد وسیم ان اہل علم میں ہیں جنہیں نہج البلاغہ سے والہانہ عشق ہے۔ Economics کے شعبہ سے تعلق رکھنے کے باوجود نہج البلاغہ کے سلسلے میں بہت لکھا اور خوب لکھا۔ اصل وطن جونپور ہے آپ کی ولادت یکم جنوری ۱۹۴۱ء کو لکھنؤ میں ہوئی۔ ۱۹۶۱ء میں ایم کام اور ۱۹۷۱ء میں لکھنؤ یونیورسٹی سے Ph.D کی ڈگری حاصل کی ۔ملازمت کا آغاز ۱۹۶۲ء میں لکھنؤ کرسچین کالج میں بحیثیت لکچرر مقرر ہونے کے ساتھ ہوا کالج میں دوران ملازمت اہم خدمات انجام دیں۔۱۹۶۹ء میں آپ کا تقرر مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں ہوا آپ نے درس وتدریس کے علاوہ انتظامی امور میں بھی دلچسپی لی ۔آپ نے مختلف ممالک میں علمی و تحقیقی پیپرس پڑھے اور ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد علی گڑھ ہی میں قیام ہے۔[1]

Tazkira -e- Saiyedna Ali -e- Murtaza:

مولانا ابوتو اب۔

تصحیح رد الشّمس وترغیم النواصب الشّمس

مؤلف:	مدوّن:	ناشر:	سال اشاعت:
حافظ ابوالقاسم حسکانی حنفی	پروفیسر خسرو قاسم	علی اکیڈمی، علی گڑھ	۲۰۰۵ء

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کے لئے سورج کے پلٹنے والی روایت کو صحیح ومعتبر تسلیم کیا گیا ہے۔مؤلف نے اس سلسلے میں علماء اہلسنت کے بکثرت اقوال نقل کئے ہیں۔

۱۔ شارحین نہج البلاغہ ص: ۳۹۳

عناوین کتاب:

رسالۂ تصحیح رد الشمس وترغیم النواصب الشمس، حدیث رد شمس کے مختلف طرق، چند اکابر علماء اور محدثین کا حدیث رد شمس سے متعلق کلام، چند محدثین کے اسمائے گرامی جنہوں نے خاص حدیث رد شمس کے طرق کو جمع کیا ہے، حدیث رد شمس سے متعلق ایک سچی حکایت۔

تعلیمات حضرت علیؑ نہج البلاغہ کی روشنی میں

نظر الحسنین، نہجی، لکھنوی

تحقیقی مقالہ برائے ڈاکٹریٹ آف فلاسفی لکھا۔ لکھنؤ یونیورسٹی نے اس تحقیق پر Ph.D کی ڈگری تفویض کی اور سابق گورنر اتر پردیش جناب بی ستیہ نارائن ریڈی نے گولڈ میڈل سے نواز کر حوصلہ افزائی کی۔ آپ نے یہ مقالہ ڈاکٹر شبیر احمد ندوی ریڈر شعبہ عربی لکھنؤ یونیورسٹی کے زیر نگرانی پایۂ تکمیل کو پہنچایا۔ یہ مقالہ کتابی شکل میں ۱۴۲۰ھ/ دسمبر ۱۹۹۹ء میں لکھنؤ سے شائع ہوا جو سات ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول: جس میں امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی مختصر سوانح حیات کے خاکہ میں آپ کی ولادت، خاندان، نام، کنیت والقاب، پرورش، حلیہ، شادی، خدمات دین اسلام و دیگر خصوصیات، دورِ خلافت اور شہادت نیز آپ کی تجہیز وتکفین اور آخر میں آپ کے مزار مقدس کی سلسلے وار تعمیرات کو بڑی تحقیق وجستجو کے بعد پیش کیا ہے۔

باب دوم: اس باب میں نہج البلاغہ کے مختصر تاریخی تعارف کو پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ ''نہج البلاغہ کیا ہے؟ اس کے مسائل اور موضوعات اس کتاب کا اصل مواد نیز اس کی زبان کی اصل خوبی کیا ہے؟ مزید برآں اس باب کے آخر میں نہج البلاغہ کی وجہ تالیف پر کافی تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

باب سوم: اس تحقیقی مقالہ کا اہم ترین باب ہے اس لئے یہ خصوصی اہمیت کا مالک ہے۔ اس باب

میں نہج البلاغہ کے استناد پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کتاب کی سندی حیثیت کو پیش کیا گیا ہے۔

باب چہارم: اس باب میں نہج البلاغہ کی اہمیت پر کافی تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اہل ذوق ونظر کی دلچسپی کے ساتھ ہی ساتھ اس بات کا خاص طور سے خیال رکھا گیا ہے کہ اس کلام کے جملہ محاسن پوری طرح سامنے آجائیں۔ لہذا اس حقیقت کے پیش نظر مؤلف نے اس کی ادبی، علمی الہامی، مذہبی، تاریخی، سماجی، اخلاقی اور اصلاحی اہمیت کے علاوہ اس کی فلسفیانہ اہمیت، سائنسی اہمیت، مہماتی اہمیت اور معاشی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔

باب پنجم: اس باب میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی تعلیمات کو کافی تفصیل سے پیش کرتے ہوئے ہر ایک تعلیم کو الگ الگ عنوان کے ذیل میں پیش کیا ہے۔ آپ نے جن تعلیمات کے درس دیئے ہیں ان میں خداشناسی، تحصیل علم وحکمت، صبر وقناعت، قرآن پر عمل کرنے کی ہدایت، خواہشات نفس سے بچنے اور عمل صالح کرنے کی نصیحت، فتنہ وفساد اور شر انگیزی سے اجتناب، نخوت وتکبر اور ظلم وتشدد سے گریز کرنے کی تاکید، عدل ومساوات اور ایمانداری سے زندگی گزارنے کی تعلیم، سنت رسولؐ کی پیروی اور اصول دین وفروع دین میں کہی گئی باتوں پر عمل کرنے کی ہدایت پر زور دیا گیا ہے۔

باب ششم: اس باب میں دنیا کے نامور حکماء نے اس کتاب نیز حضرت علیؑ کی علمی وادبی شخصیت اور خدمات کے سلسلے میں جو کچھ لکھا ہے، اسے مختصراً پیش کیا ہے اور باب ہفتم اس تحقیقی مقالہ کا اختتامی حصہ ہے۔[1]

تفریح الاحباب

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
مولانا حافظ شاہ علی حیدر قلندر، کاکوروی	لکھنؤ، سرفراز قومی پریس	۱۳۵۰ھ/۱۹۳۰ء

۱۔ شارحین نہج البلاغہ، ص:۴۲۸

یہ کتاب حضرت علی علیہ السلام کی ولادت، مناقب، محامد اور فضائل کے بیان میں جامع کتاب ہے جو ۱۳/رجب المرجب کو آپؑ کی ولادت کے موقع پر تحریر فرمائی تھی۔

تفسیر آیات فضائل امیر المومنینؑ

شیخ احمد حسین پریانوی (۱۳۶۴ھ/۱۹۴۶ء)

اس کتاب میں ان آیات کی تفسیر تحریر کی گئی ہے جو حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئیں ہیں۔

مصنف قصبہ پریانواں کے رئیس اور زمیندار تھے۔ یہ قصبہ رائے بریلی کے نزدیک ہے قبلاً سنی المذہب تھے۔ تحقیق و مطالعہ کے بعد شیعہ مذہب قبول کیا۔ ''تاریخ احمدی'' آپ کی مشہور تصنیف ہے مصنف کو تاریخ پر گہری نظر تھی۔ مختلف موضوعات پر دقیق کتب تصنیف کیں۔[۱]

تفسیر الامام علی بن ابی طالب علیہ السلام

مولف:	ناشر:	صفحات:
پروفیسر خسرو قاسم	علی اکیڈمی، علی گڑھ	۱۶۵

اس کتاب میں ان آیات کی تفسیر بیان کی گئی ہے جن کی تفسیر میں حضرت علی علیہ السلام سے روایات مروی ہیں۔

یہ کتاب چار ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے:

باب اول : حضرت علی اور قرآن

باب دوم : حضرت علیؑ کی قرآنی بصیرت

باب سوم : حضرت علیؑ سے مروی قرآن پاک کی فضیلت

باب چہارم : حضرت علیؑ سے مروی تفسیر قرآن حکیم

۱۔ مطلع انوار، ص:۹۰

مؤلف رقمطراز ہیں:

''زیر مطالعہ کتاب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تفسیری اقوال پر مشتمل ہے۔ آپ کے یہ ارشادات عالیہ کتب احادیث و تفاسیر سے جمع کئے گئے ہیں۔ رجال اور طبقات صحابہ سے متعلق کتابوں میں بھی یہ اقوال موجود ہیں، ان کتابوں سے بھی ان کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ اس کے بعد قرآن کی ترتیب پر ان کو مرتب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سورۃ الفاتحہ سے سورۃ الناس تک جو بھی تفسیری اقوال بآسانی مل سکے ہیں ان کو اس کتاب میں جمع کر دیا گیا ہے۔

کتاب کے آغاز میں حافظ حسکانی حنفی کی کتاب ''شواہد التنزیل'' سے وہ روایات درج کردی گئی ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن سے حضرت علی کا تعلق کیا تھا اور ان کو اس عظیم کتاب سے کس قدر شغف تھا۔ ایک دوسرا مقالہ صلابی کی کتاب ''سیرت علیؓ'' سے نقل کیا گیا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ علوم قرآن پر حضرت علی کو کس قدر قدرت حاصل تھی۔ اس کے بعد ان کی تفسیری روایات درج کی گئی ہیں۔

ایک اہم بات یہ ہے کہ اس میں جو بھی احادیث ملیں اُن کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اس مجموعہ میں صحیح، حسن، ضعیف ہر طرح کی احادیث آگئیں ہیں۔ روایات کی تحقیق و تخریج ایک اہم اور تفصیل طلب کام ہے۔ مجھے امید ہے کہ دوسرے اہل علم اس سلسلے میں آگے آئیں گے اور حضرت علیؓ سے متعلق تمام تفسیری اقوال و روایات کو محدثانہ طریقہ پر تحقیق و تخریج کر کے علمی دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔''

تفسیر خلافت

مبلّغ اعظم مولانا محمد اسماعیل (۱۳۹۶ھ)

اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام ہی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بلا فصل خلیفہ ہیں۔

مصنف ۱۹۰۱ء میں بمقام سلطان پور لوہیاں ریاست کپورتھلہ ضلع جالندھر کے ایک سنی خانوادہ میں متولد ہوئے۔ آپ کے والد مولانا سلطان علی اہلحدیث کے عالم تھے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ خیر المدارس جالندھر میں تعلیم حاصل کی پھر دیوبند کا رخ کیا اور مولانا انور شاہ کشمیری وغیرہ سے استفادہ کیا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے شیعیت کے بارے میں تحقیق کی اور مذہب شیعیت اختیار کیا۔ یہی نہیں بلکہ اہلسنت سے بکثرت مناظرے کئے اور کامیابی حاصل کی۔ آپ شعلہ بیان مقرر و خطیب تھے۔ مرزائیت کے خلاف بھی آپ کے مناظرے یادگار ہیں۔[1]

تفضیل امیر المومنینؑ

مولف: مولانا عینی نظامی شاہ حنفی، حیدرآبادی

مطبع: اصلاح، کھجوا، بہار

اس کتاب میں حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا خلفاء ثلاثہ سے خصوصاً اور کل صحابہ سے عموماً افضل ہونا تحقیق و تفصیل سے ثابت کیا ہے۔

عناوین کتاب:

- مسئلہ تفضیل کی تحقیق و تفصیل
- حضرت امیر المومنینؑ کا حسب و نسب
- حضرت امیر المومنینؑ کی اخوت
- حضرت امیر المومنینؑ کی عینیت
- حضرت امیر المومنینؑ کا نفس رسولؐ ہونا
- حضرت امیر المومنینؑ کا نظیر محمدؐ ہونا
- حضرت علیؑ اور رسولؐ کی ایک جان دو قالب ہونا
- حضرت امیر المومنینؑ کی مماثلت انبیاءؑ
- حضرت امیر المومنینؑ کی دامادی
- حضرت علیؑ اور رسولؐ کی ہم مکانی
- حضرت علیؑ کی معیت جبرئیل
- حضرت علیؑ کا احب خلق اللہ ہونا
- حضرت علیؑ کا محبوب خدا اور رسولؐ ہونا

۱۔ تذکرہ علماء امامیہ پاکستان، ص: ۲۷۸

- حضرت علیؑ کی جان نثاری
- حضرت علیؑ کی سابقیت اسلام
- حضرت علیؑ کی سابقیت نماز
- حضرت علیؑ کا صدیق اکبر ہونا
- حضرت علیؑ کا امام المتقین ہونا
- حضرتؑ کی منزلت ہارونی
- حضرت علیؑ کی امامت
- حضرت کا مولائے امت ہونا
- حضرت علیؑ کا وصی و وزیر و خلیفۂ رسول ہونا
- حضرت کی راسخ الایمانی۔
- حضرتؑ کا ثانیٔ قرآن واحد الثقلین ہونا
- حضرتؑ کا اعلم صحابہ ہونا
- حضرت کا فاتح اعظم ہونا
- حضرتؑ کو دیکھنا عبادت ہے
- حضرتؑ کا ذکر عبادت ہے
- حب علیؑ عبادت ہے
- حضرت علیؑ خیر البشر ہیں
- حضرتؑ کے فضائل اکتسابی
- حضرت کی عفت و عصمت
- حضرتؑ کا صبر و توکل
- حضرتؑ کا اخلاص
- حضرت کا عدل
- حضرت کا حلم و بردباری
- حضرتؑ کا عفو و کرم
- حضرتؑ کا تقویٰ
- حضرتؑ کا زہد و ورع۔

تقویۃ المومنین فی حالات المعصومینؑ (جلد اول)

مولف: ناشر: صفحات:

مولانا سید احمد شاہ (م ۱۹۵۱ء) راولپنڈی پریس ۱۳۸

پہلی جلد میں حضرت علی علیہ السلام کی سوانح مندرج ہے۔

التکمیل

مولانا مرتضیٰ حسین، فتحپوری

آپ کا تعلق ایرایاں سادات ضلع فتحپور سے تھا۔ والد ماجد حکیم سید بدر علی صاحب طبابت میں

مہارت رکھتے تھے۔ حکیم مرتضیٰ حسین صاحب جامع معقول ومنقول تھے۔ تاریخ اسلام پر گہری نظر رکھتے تھے۔ آپ نے واقعۂ غدیر کے سلسلے میں تحقیقی کتاب مولوی شبلی نعمانی کی رد میں لکھی ہے جس کا نام ''التکمیل'' ہے۔ یہ کتاب نظامی پریس لکھنؤ سے ۱۳۵۱ھ/ ۱۹۳۲ء میں شائع ہوئی۔ ۳۷۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

مولوی شبلی نعمانی مؤلف سیرت النبیؐ نے آیہ کریمہ:

اَلیَومَ اَکمَلتُ لَکُم دِینَکُم وَ اَتمَمتُ عَلَیکُم نِعمَتِی وَ رَضِیتُ لَکُمُ الاِسلَامَ دِینَا۔

کا نزول یوم عرفہ، بروز جمعہ ۹/ذی الحجہ ۱۰ سنہ ھ قرار دیا ہے اور روایات صحیحہ سے قطع نظر کر کے یوم نزول سے تا وفات النبیؐ ۸۱ یوم زندہ رہنا آنحضرتؐ کا دکھایا ہے اور اسی ضمن میں ایک نقشہ سہ ماہی ذی الحجہ، محرم، صفر تا ۱۲/ربیع الاول ۱۱ سنہ ھ بصورت مفروضہ آٹھ قسموں کا تیار کر کے اپنے نقطۂ نظر سے پیش کیا ہے جس میں مؤلف نے ہر ممکن طریقہ سے کوشش کی ہے کہ اپنا مدعا ثابت کرے۔

حکیم صاحب نے انتہائی عرق ریزی سے اسے باطل کرتے ہوئے محکم ادلہ سے ثابت کیا ہے کہ مذکورہ آیت بمقام غدیر خم ۱۸/ذی الحجہ یوم پنجشنبہ نازل ہوئی۔ شبلی نعمانی کی مفروضہ تقویمی نقشہ کو رد کرتے ہوئے صحیح تقویم پیش کی ہے۔

اس کتاب کی اہمیت یہ ہے کہ اس دور کے اکابر علماء نے اس کی توصیف کرتے ہوئے گرانقدر آرا کا اظہار کیا۔

سرکار نجم العلماء مولانا نجم الحسن صاحب تحریر فرماتے ہیں:

''واقعۂ غدیر خم جو اسلامی واقعات میں ایک خاص اہمیت کا مالک ہے ان کی ستم ظریفیوں کے ہاتھوں مجروح ہوئے بغیر نہ رہ سکا چنانچہ نزول آیۂ اکمال دین کا شرف غدیر خم سے چھین کر عرفات کو دے دیا گیا اور بجائے روز پنجشنبہ واقعۂ غدیر جمعہ کے دن لکھ دیا گیا۔ اس قسم کی بعض فریب کاریوں کی قلعی کھولنے کے لئے

جناب مستطاب سلالۃ الاطباء حکیم سید مرتضیٰ حسین صاحب ساکن ایرایاں سادات نے کمال عرق ریزی و جانفشانی سے یہ لطیف و مفتح کتاب تالیف فرمائی ہے میں نے اس کے بعض مقامات پڑھوا کر سنے مجھے قوی امید ہے کہ جن مسائل پر اس میں بحث کی گئی ہے ان کی تنقیح و تحقیق اور دوراز کار دلائل کے ردو ابطال میں یہ کتاب کافی ووافی ہوگی"۔

عمدۃ العلماء مولانا کلب حسین

"یہ جدید کتاب جو تکمیل کے نام سے موسوم اور یقینا تکمیل ابطال ہے ان زبردست ادلہ کے واسطے جنکو جناب شبلی نے انتہائی استحکام کے ساتھ منظر عام پر پیش کیا تھا۔ میں نے اس کتاب کو بعض مقامات سے دیکھا اور میں یہ کہنے کو تیار ہوں کہ جناب مرتضیٰ حسین صاحب نے اس کتاب کی تالیف اور تصنیف میں اپنے بیش قیمت اوقات کو صرف کر کے صاحبان ایمان و انصاف کے واسطے ایسا گراں بہا ذخیرہ فراہم کر دیا ہے جو مدت کی زحمت کے بعد بھی بدقت فراہم ہوگا اور علامہ شبلی نعمانی نے جو گرد مضلّت افق حق پر پھیلا دی تھی اس کو تحقیق کے ٹھنڈی چھینٹوں سے یوں بٹھا دیا ہے کہ مدت تک اٹھنے کے قابل نہ رہے"۔

ان کے علاوہ سید العلماء مولانا سید علی نقی نے بھی اپنی رائے کا اظہار فرمایا ہے۔

جناب مولانا میر حسین اشہرؔ نے قطعۂ تاریخ کہا:

در پزشکیست پزشک حاذق — گو ندارد بمداوات مثیل
جان بلب آید اگر بیمارے — گردوش دست شفا بخش کفیل
کرد تالیف حکیم اکمل — در ہماں باب کتابِ تکمیل
جانشینیٔ علی ہم ضمناً — کرد ثابت باسانید جزیل

ہیجدہ یوم خمیس از ذی الحجہ — داد خم را چو محمد تفضیل
دین حق گشتہ ز اکملت عزیز — دو دلی بغض حسد گشت ذلیل
ارتحال نبوی را ہنگام — در رسیدہ ز قضا گشت علیل
روز دو شنبہ رسول مقبولؐ — حیف بگذشت ازیں دار محیل
گرز ہیجدہ مہ ذی الحجہ کہ بود — پنجشنبہ بشماری چو عقیل
درچہ مہ ماہ ربیع الاول — در سن یازدہم بے تسویل
درہمیں روزک ہشتاد و یکم — روز دو شنبہ نبی شد بہ علیل
سال طبعش دگر اشہر اینست — جلوہ آرائے صداقت تکمیل
۱۳۵۱ھ

از سر اُنس شد این سال مسیح — نام مرغوب طبائع تکمیل
۱۹۳۲ء
۱

تمیز خلافت بجواب ابریز خلافت

میرزا اسکندر بیگ قزلباش، لاہور، پنجاب نیشنل سیٹم پریس

حکیم رحیم بخش ملتانی (سنی) نے شیعوں کے خلاف ایک رسالہ بنام (ابریز خلافت) لکھا تھا اس کے جواب میں مصنف قزلباش صاحب نے اس کی رد لکھی اور درج ذیل مسائل پر گفتگو کی:

۱۔ خلفاء ثلاثہ صالح المومنین تھے یا نہیں؟
۲۔ اثبات خلافت بلافصل امیر المومنین۔

---

۱ مؤلفین غدیر، ص: ۲۳۱

تنبیہ الناکثین وتکذیب المکذبین باثبات حقیّۃ امیر المومنین علی سید الوصیین:

مولف:	مطبع:	تصنیف:
مولوی مرزا غلام رضا بن	جعفری نخاس، لکھنؤ	جمادی الثانی ۱۳۰۲ھ
مولوی مرزا محمد ہادی		

اس کتاب میں عظمت حضرت علی مرتضیٰؑ کا ذکر کیا گیا ہے۔

یہ کتاب رضا لائبریری رامپور میں موجود ہے۔

التنویر علی حجۃ غدیر

نامعلوم؟

انجمن شیعہ اثنا عشری سیالکوٹ کی جانب سے کتاب ''التنویر علی حجۃ غدیر'' شائع ہوئی جو مولوی محمد ابراہیم اہل حدیث (م۱۹۵۶ء) کے ان اعتراضات کے جواب میں لکھی گئی جو انہوں نے غدیر کے سلسلے میں کئے تھے۔[۱]

تنویر الہدیٰ: جلد اول

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
سید افتخار علی بن حکیم وزیر علی فیروز آبادی	دہلی، مطبع یوسفی	۱۳۱۶ھ	۹۸

یہ کتاب مولوی جہانگیر خاں شکوہ آبادی کی کتاب ''تذکرۃ الخلفاء'' کا جواب ہے۔

۱۔ امامیہ مصنفین، ج:۱،ص:۱۱۰،فہرست آثار چاپی شیعہ، ج:۱،ص:۱۱۴

تہذیب المتین فی تاریخ امیر المومنین

مولف:	طبع اول:	تاریخ تصنیف:	صفحات:	مطبع:
مولانا سید مظہر حسن سہارنپوری	۱۳۱۶ھ	۲۹رذی الحجہ ۱۳۱۱ھ/ جولائی ۱۸۹۴ء	۸۷۷	یوسفی، دہلی

از ولادت تا شہادت حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی سیرت طیبہ کے حالات کتب اہلسنت سے تحریر فرمائے ہیں۔ سوانح حضرت علیؑ پر مفصل اور جامع کتاب ہے۔ یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے۔

حصۂ اول ۵۲۲ صفحات اور حصۂ دوم

التہذیب المتین فی احوال امیر المومنینؑ

مولانا سید محمد مرتضیٰ بن حسن علی جونپوری (۱۳۳۳ھ)[۱]

توضیح خلافت مقرّبین

سید حیدر حسین ترمذی

اس کتاب میں ان آیات کی شرح ہے جو خلافت حضرت علی علیہ السلام پر دلالت کرتی ہیں۔

Towards Understaning Ali (A):

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
حسین دامانی	کراچی، پیر محمد ابراہیم ٹرسٹ	۱۹۷۳م	۱۱۴

توضیحات تحقیقیہ

مولانا علی اکبر ابن سلطان العلماء سید محمد (م ۱۳۲۷ھ)

یہ شرح ۱۵رذی الحجہ ۱۳۲۲ھ میں مطبع اثنا عشری لکھنؤ سے شائع ہوئی ۳۱۲ صفحات پر مشتمل

۱۔ الذریعہ، ج:۴

ہے جس میں خطبۂ شقشقیہ کی ۶۷ توضیحات کے ذریعہ تشریح کی ہے۔ پہلی توضیح میں مولا علیؑ اور آپؑ کی کلام کی عظمت پر روشنی ڈالی ہے اور دوسری توضیح میں محققانہ انداز میں ثابت کیا ہے کہ خطبۂ شقشقیہ علامہ سید رضی کا جعل کردہ خطبہ نہیں بلکہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام ہی کا کلام ہے۔

مولانا علی اکبر، سلطان العلماء سید محمد بن غفران مآب کے فرزند تھے۔ یکم رجب ۱۲۴۹ھ/ ۱۸۳۲ء کو متولد ہوئے۔ تعلیم خانوادے کے علماء سے حاصل کی۔ بالخصوص والد ماجد سے استفادہ کیا۔ جامع معقول و منقول تھے۔ ڈپٹی کلکٹر اور منصفی کے منصب پر فائز ہوئے۔ تصنیف و تالیف کا بہت شوق تھا۔ اسّی سال عمر گذار کر ۲ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء یوم شنبہ صبح کے وقت رحلت کی۔ شہر کے علماء ادباء، اور امراء نے جنازے میں شرکت کی۔ آپ نے اپنی جائیداد امور خیر اور کتبخانہ کے لئے وقف کردی تھی۔[۱]

۱۔ تذکرۂ بے بہا، ص: ۲۴۹، مطلع انوار، ص: ۳۴۸، تالیفات شیعہ، ص: ۲۱۹، شارحین نہج البلاغہ، ص: ۱۰۴

ث

ثبوت خلافت

ڈاکٹر نور حسین کربلائی (۱۳۵۹ھ/ ۱۹۴۰ء)

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کی بلا فصل خلافت ثابت کی گئی ہے۔

مصنف علامہ عبد العلی ہروی سے طویل مذاکرات کے بعد شیعہ ہوئے، آخر میں جھنگ چلے گئے تھے، علماء اہلسنت سے یادگار مناظرے کئے اور ان کے جوابات میں کتابیں لکھیں۔ آپ کی تصانیف کی تعداد تقریباً ۴۵ ہے۔[۱]

ثقل اکبر سوانح عمری حضرت علیؑ

مولف:	مطبع:	طبع اول:
مولانا علی حیدر ابن حکیم علی اظہر کھجوی	اصلاح، کھجوا، بہار	۱۳۷۲ھ/ ۱۹۵۳ء

یہ (نفس رسولؐ) کی تیسری جلد ہے جو ثقل اکبر کے نام سے معروف ہے۔ اس جلد میں حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے وہ فضائل جو کتب اہلسنت میں پائے جاتے ہیں بالخصوص صحاح ستہ اور مستدرک حاکم، مسند احمد بن حنبل، جامع الصغیر اور کنز العمال میں موجود ہیں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔

یہ کتاب رضا لائبریری رامپور میں موجود ہے۔

۱۔ مطلع انوار، ص: ۶۸۹

ج

جاذبہ و دافعۂ علی علیہ السلام

مصنف: مرتضیٰ مطہری، شہید
ترجمہ: مجلس مترجمین
ناشر: دارالثقلین، کراچی
طبع اول: ۱۴۲۸ھ / دسمبر ۲۰۰۷ء
طبع دوم: رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ/ اگست ۲۰۰۹ء

استاد شہید مطہریؒ فلسفیانہ مزاج رکھتے تھے اور آپ کا شمار اس عہد کے اہم فلاسفہ میں ہوتا ہے۔ آپ نے حضرت علی علیہ السلام کی شخصیت کا ایک نئے انداز سے جائزہ لیا ہے۔

عناوین کتاب:

قانون جذب و دفع، انسان کی دنیا میں جاذبہ اور دافعہ، جذب و دفع کے سلسلے میں لوگوں کے درمیان فرق، علیؑ دو قوّتوں کی حامل شخصیت۔

پہلا حصہ: جاذبۂ علیؑ کی قوت، طاقتور جاذبے، تشیع مکتبِ عشق و محبت، اکسیر محبت، حصار شکنی، تعمیر کا سبب یا تخریب کا باعث؟ اولیاء سے محبت اور عقیدت، مومنوں کی باہمی محبت، معاشرے میں محبت کی قوت، تہذیب نفس کا بہترین ذریعہ، تاریخ اسلام سے کچھ مثالیں، حب علیؑ قرآن و سنّت میں، حضرت علیؑ کی جاذبیت کا سبب۔

دوسرا حصہ: دافعۂ علیؑ کی قوت، علیؑ کی دشمن سازی، ناکثین، قاسطین اور مارقین، خوارج کی پیدائش، خوارج کے اصول وعقائد، خلافت کے بارے میں خوارج کا عقیدہ، خلفا کے بارے میں خوارج کا عقیدہ، خوارج کا خاتمہ، شعار یا روح؟ حضرت علیؑ کی جمہوری روش، خوارج کی بغاوت اور سرکشی، خوارج کی نمایاں خصوصیات، قرآن کو نیزے پر بلند کرنے کی سیاست، نفاق کے خلاف جنگ کی ضرورت، علیؑ امام اور سچّے پیشوا۔

جانئے تو علی نے کیا کہا

مترجم: ناشر: سال اشاعت:

مولانا شاہد حسین میثم بن احتشام علی نونہروی، علی گڑھ، امامیہ یوتھ ۲۰۱۳ء

م۱۹۶۹ء آرگنائزیشن

مترجم نے نہج البلاغہ کے کلمات قصار کا آسان اردو میں ترجمہ کیا ہے کتاب کی طباعت نفیس و عمدہ ہے۔ ۴۸۰ کلمات کا ترجمہ بلامتن کیا ہے۔

جناب امیرؑ

مولف: ناشر: سال اشاعت:

مولانا سید احمد شاہ، م۱۹۵۱ء لاہور، جارج سٹیم پریس مارچ ۱۹۲۲ء

علامہ ابن ابی الحدید معتزلی (م۶۵۶ھ) نے مقدمہ شرح نہج البلاغہ میں فضائل حضرت علی بیان کئے ہیں، زیر نظر کتاب اس کا ترجمہ ہے۔

جناب امیرؑ

اس کتاب پر نجم الملت مولانا نجم الحسن صاحب اور مولانا سبط حسن صاحب کی تقاریظ مندرج ہیں۔[1]

جنگ بئر الالم:

مولف: مطبع: سال اشاعت: تصنیف:

مولوی مرزا نوازش، الہ آبادی اثنا عشری، لکھنؤ ۱۳۱۳ھ ۵ نومبر ۱۸۹۵ء

---

[1] الذریعہ، ج:۵

اس کتاب میں حضرت علیؑ کی مشہور جنگ جو جنگ بئر الالم کے نام سے مشہور ہے اس کا تذکرہ کیا گیا ہے، مصنف ریاست گوالیار کے مدارس کے انسپکٹر تھے۔

یہ کتاب رضا لائبریری رامپور میں موجود ہے۔

جنگ حضرت علیؑ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
ملک بشیر احمد	لاہور	۱۹۸۰ء

جنگ حضرت علیؑ (پنجابی منظوم)

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
عظیم	لاہور، جی ایس سنت سنگھ اینڈ سنز	۱۹۲۶ء

جنگ خیبر

مولانا سید فدا علی

اس کتاب میں واقعۂ جنگ خیبر اور شجاعت جناب امیر علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔

جنگ خیبر

مولف:	مطبع :	سال اشاعت:	ناشر:	تصنیف:
مولوی نوازش حسین الہ آبادی	اثنا عشری لکھنؤ	۲۳ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ	محلہ فراش خانہ وزیر گنج	۱۸ رمضان ۱۳۰۸ھ

اس کتاب میں کتاب حملۂ حیدری سے جنگ خیبر کے حالات جداگانہ ترجمہ کر کے پیش کئے ہیں مترجم نوازش حسین صاحب انسپکٹر مدارس اضلاع عیسی گڑھ مملکت سندھیا بہادر گوالیار تھے۔

یہ کتاب رضا لائبریری رامپور میں موجود ہے۔

جنگ صفین

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	تصنیف:
محمد صادق حسین	امامیہ مشن، لکھنؤ	۱۳۵۳ھ	ادریس گنج ہردوئی، رمضان المبارک ۱۳۵۲ھ

اس کتاب میں جنگ صفین جو حضرت علی علیہ السلام اور معاویہ کے درمیان لڑی گئی اس کا اچھے انداز سے ذکر کیا گیا ہے۔

یہ کتاب رضا لائبریری رامپور میں موجود ہے۔

جنگ صفین:

مولف:	ناشر:	صفحات:	تصنیف:
مولانا محمد صادق حسین	لکھنؤ، امامیہ مشن	۷۲	سرفراز قومی پریس، لکھنؤ

اس کتاب میں جنگ صفین جو حضرت علی علیہ السلام اور معاویہ کے درمیان ہوئی اس کے اسباب وعلل کا جائزہ لیا گیا ہے۔

جنگ نامۂ حضرت علیؑ

راجہ رام کمار پریس نولکشور، لکھنؤ

اس کتاب میں جنگ بیر الالم کا واقعہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

جنگ نامۂ حضرت علی علیہ السلام (منظوم)

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
ابوالحسنات قطب الدین احمد	لکھنؤ، مطبع نامی	اکتوبر ۱۸۹۵ء

آغاز:

الٰہی تو ہی سب کا ہے بادشاہ
کہ ہے دوجہاں پر کرم کی نگاہ
نہیں تجھ سا حاکم کوئی دوسرا
دوعالم ہے تابع ترے حکم کا
تری ذات بے مثل وبے عیب ہے
عیاں ہے کہ تو عالم الغیب ہے

یہ کتاب رضالائبریری رامپور میں موجود ہے۔

جنگ نامہ حضرت علیؑ وجنگ بئر الالم (منظوم)

باہتمام: مطبع:

محمد ولی اللہ گلزار احمدی مرادآباد

آغاز:

بنام جہاندار جان آفرین
خداوندۂ آسمان وزمین
الٰہی تو ہی سب کا ہے بادشاہ
کہ ہے دو جہانوں پہ تیری نگاہ
ہمیشہ تری ذات بے عیب ہے
تو سب خلق کا عالم الغیب ہے

یہ کتاب رضالائبریری، رامپور میں موجود ہے۔

جواب خلافت راشدہ:

مولف: ناشر: صفحات:

مولانا محمد صادق جعفری لاہور، منیجر رسالہ الحق چوک نواب صاحب ۴۰۰

جواب شافی:

مولف: صفحات:

لکھنؤ مطبع گلشن فیض ۲۲

مولانا ابوالقاسم الہ آبادی نے ایمان حضرت علیؑ کے سلسلے میں رسالہ شائع کیا تھا اس میں اس کا جواب دیا گیا ہے۔

چ

چراغ راہ حق مبین، حصہ اول

مولف: سال اشاعت: صفحات:

کراچی، حمایت حق مبین ۱۹۸۵ء ۱۱۰

ترجمہ بعض از خطبات نہج البلاغہ۔

چراغ راہ حق مبین، حصہ چہارم

مولف: صفحات:

کراچی، حمایت حق مبین ۴۸

ترجمہ اقتباسات نہج البلاغہ۔

چشمہ ہدایت

مولف: ناشر: صفحات:

سید تصور مہدی نقوی لاہور زیدی بکڈپو ۱۲۰

اس کتاب میں کتاب وسنت کی روشنی میں مسئلہ خلافت بلافصل کا حل پیش کیا گیا ہے۔

چہل حدیث قطرہ از سمندر

مولف: صفحات:

مولانا افتخار حسین نقوی ۵۸

فضائل مولا علیؑ کا ذکر ہے۔

ح

حاشیہ نہج البلاغہ

ظہیر الملت مولانا ظہور حسین (م ۱۳۵۷ھ)

آپ نے نہج البلاغہ کا علمی و تحقیقی حاشیہ (عربی) قلمبند کیا جس کا نسخہ مولانا مرتضیٰ حسین فاضل کے کتبخانہ میں محفوظ ہے۔

ظہیر الملت مولانا سید ظہور حسین برصغیر کے بلند مرتبہ جامع معقول و منقول عالم دین تھے۔ سادات بارہ ضلع مظفر نگر سے آپ کا تعلق تھا۔ ۱۲۸۲ھ/ ۱۸۶۴ء میں متولد ہوئے۔ والد ماجد سید زندہ علی صاحب میراں پور بارہہ کے نامور زمیندار تھے۔ قرآن مجید اور ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سرکاری اسکول میں داخلہ ہوا۔ ۱۸۷۸ء میں مولانا شیخ جعفر حسن صاحب بدایونی نے میراں پور میں مدرسہ قائم کیا تو آپ کا داخلہ اسی مدرسہ میں کرادیا گیا جہاں مولانا شیخ سجاد حسین، مولانا علی نقی شاہ، مولانا خواجہ غلام حسنین سہارنپوری جیسے اساتذہ سے مختصر النافع تک تعلیم حاصل کی۔ وطن میں درسیات کا پہلا مرحلہ مکمل کرنے کے بعد لکھنؤ کا قصد کیا۔ ۱۳۰۲ھ میں لکھنؤ پہونچ کر مولانا علی نقی، مولانا سید علی محدث، مولانا سید محمد تقی سے منقولات و معقولات کا دورہ مکمل کیا اور فقہ واصول میں درجۂ اجتہاد تک پہنچے۔ فلسفہ میں ملاذ العلماء سید ابوالحسن صاحب سے تلمذ تھا اور معقولات میں ان کے جانشین قرار پائے۔ فلسفہ و منطق میں مہارت کا یہ عالم تھا کہ عام گفتگو میں بھی بکثرت ان علوم کی اصطلاحات استعمال کرتے تھے۔ آدھی گفتگو فلسفہ و منطق میں ڈوبی ہوئی ہوتی تھی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد لکھنؤ ہی میں قیام رہا راجہ صاحب محمود آباد کے مدرسہ میں نیز گھر پر طلباء کو درس دیتے رہے۔[1]

---

[1] شارحین نہج البلاغہ، ص: ۱۴۷

حالات جناب امیرؑ

مولف: ناشر:

مولانا سید ابوالحسن کھجوا، ضلع سارن بہار

مقدمہ شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید معتزلی (م ۶۵۶ھ) کا ترجمہ ہے۔

حالات جناب امیرؑ پر علامہ ابن ابی الحدید کی محققانہ رائے

مترجم: مطبع:

مولانا ابوالحسن دفتر مرتضوی، کھجوا ضلع سارن بہار

عالم اہلسنت عزالدین ابو حامد عبد الحمید بن ھبۃ اللہ المشھور بہ ابن ابی الحدید معتزلی نے حضرت علی علیہ السلام کے خطبوں اور فرامین کی بے مثل شرح لکھی ہے جس کے دیباچہ میں انہوں نے مختصر طور پر حضرت علیؑ کے فضائل و مناقب بیان کئے ہیں یہ اس کا ترجمہ ہے۔

یہ کتاب رضا لائبریری رامپور میں موجود ہے۔

حب علیؑ

مولف: سال اشاعت:

ریاض احمد ، لاہور ۱۹۹۹ء

حب علیؑ

مولف: ناشر:

ڈاکٹر مولانا محمد طاہر القادری دہلی، ادبی دنیا

اس کتاب میں مصنف نے ثابت کیا ہے کہ حضرت علی مرتضیٰؑ کی محبت واجب ولازم ہے۔

حجۃ اللہ القدیر علی المنکرات لحدیث الغدیر الناکث عن مولانا الامیرؑ

مولانا محمد علی، باہروی

آپ کا تعلق سادات بارہ، ضلع مظفر نگر سے تھا۔ واقعۂ غدیر کے بارے میں آپ کی اہم کاوش ''حجۃ اللہ القدیر علی المنکرات لحدیث الغدیر الناکث عن مولانا الامیر'' ہے جس میں حدیث غدیر کے جملہ ماخذ عام از شیعہ و سنی بالتفصیل بیان کئے ہیں۔

یہ کتاب لاہور سے ربیع الاول ۱۳۳۰ھ میں مطبع اثنا عشری سے شائع ہوئی اور بار دوم مطبع اثناعشری دہلی سے ۱۹۰۷ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ [۱]

حجۃ الغدیر فی اثبات حدیث غدیر:

مولانا آل محمد، امروہوی

مولانا سید آل محمد صاحب معقولات و منقولات میں اعلیٰ دستگاہ رکھتے تھے۔ واقعۂ غدیر کے سلسلے میں آپ کی یہ تالیف جو مطبع یوسفی، دہلی سے باہتمام سید علی حسین صاحب شائع ہوئی اس کتاب میں حدیث غدیر کے تواتر کو ثابت کیا گیا ہے اور ان کتب عامہ کا ذکر ہے جس میں اس واقعہ کا ذکر موجود ہے اور اس بات کی وضاحت کی ہے کہ جب علماء اہلسنت کا کہنا ہے کہ جو حدیث صحاح ستہ میں ہے وہ حجت ہے۔ حدیث غدیر صحاح ستہ کی کچھ کتابوں میں موجود ہے تو پھر اسے صحیح کیوں نہیں مانا جاتا؟

مولانا موصوف حاجی اصغر حسین ساکن محلہ گذری امروہہ کے فرزند تھے۔ ۹ شوال ر ۱۲۲۴ھ/ ۱۸۰۹ء میں متولد ہوئے۔ والد ماجد امروہہ کے رؤساء میں شمار کئے جاتے تھے۔ ابتدائی تعلیم امروہہ ہی میں جید اساتذہ سے حاصل کی پھر جس کا جا کر اعلیٰ درس کی تحصیل میں مشغول ہوکر کلام و عقائد، تفسیر و حدیث، فقہ و اصول میں مہارت حاصل کی۔ بعد ازاں عراق کا عزم کیا اور نجف اشرف میں آیات عظام سے استفادہ کیا۔ وطن آنے کے بعد درس و تدریس میں مشغول ہوئے۔ [۲]

۱۔ تالیفات شیعہ، ص: ۲۵۳، فہرست کتابھای چاپی شیعہ، ج:۱، ص:۱۱۹

۲۔ مؤلفین غدیر، ص:۶۱

حجۃ القدیر فی اثبات حدیث غدیر

مولانا علی نقی، لکھنوی

واقعۂ غدیر سے متعلق آپ کی بے نظیر تالیف ''حجۃ القدیر فی اثبات حدیث غدیر'' ہے جو مطبع یوسفی دہلی سے باہتمام سید علی حسین صاحب شائع ہوئی۔ یہ کتاب مولوی احمد اللہ فرنگی محلی کی کتاب کے جواب میں لکھی جو انہوں نے غدیر کی رد میں تحریر کی تھی۔ آپ نے انتہائی محکم و مستدل جواب لکھا اور کتب اہل سنت ہی سے واقعات غدیر کا اثبات کیا۔

آغاز کتاب

''اما بعد مومن دیندار اور عاقل انصاف شعار اور ناظر کتب معتمدۂ اخبار ظاہر و باہر ہے کہ حدیث غدیر خبر صحیح بلکہ مستفیض بلکہ متواتر ہے حتّٰی کہ بعض مصنفین منصفین اہل سنت ملاحظہ کثرت طرق حدیث سے گم کردہ ہوش بلکہ مبہوت و مدہوش اور اکابر محدثین ان کے اس کی صحت اور تواتر کے معترف اور حلقہ بگوش بکمال جوش و خروش ہو گئے اور کیوں کر نہ ہوں حالانکہ علم بصحت خبر دو وجہوں سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ رضی اللہ عنہ نے کتاب شافی میں بعنوان وافی و اسلوب کافی بیان کیا۔ اول اطباق و اتفاق کافۂ انام اور اشتہار خبر درمیان خواص وعوام اس طرح پر کہ وہ خبر ہر طبقہ میں زبان خلق پر جاری ہو اور ذکر اس کا اتصال سند سے عاری ہو مثل خبر بعثت سید البشر و فتح باب خیبر از دست حق پرست حیدر صفدر و دیگر وقائع وحوادث عالم کون وفساد وخبر وجود مکہ و مدینہ وسائر بلاد۔۔۔''[1]

۱۔ مؤلفین غدیر، ص:۱۶۶

حجۃ الوداع

مولف: ناشر: سال اشاعت:

سید محمد قاسم، سونی پتی دہلی، امیریل پرنٹنگ پریس جنوری ۱۹۳۸ء

خطبۂ حجۃ الوداع سے خلافت بلافصل حضرت علی علیہ السلام کا ثبوت پیش کیا ہے۔

حجۃ الوداع

مولانا محمد قاسم، سونی پتی

آپ صاحب نظر عالم تھے آپ کی تالیف ''حجۃ الوداع'' ہے جو دہلی امپریل پرنٹنگ پریس سے ۱۹۳۸ء میں شائع ہوئی۔

آپ نے خطبۂ غدیر سے خلافت امیر المومنین علیہ السلام ثابت کی ہے اور خطبۂ حجۃ الوداع کی تشریح کی ہے۔[۱]

حدیث غدیر

مولانا علی حسنین، شیفتہ، جونپوری

آپ نے غدیر سے متعلق ''حدیث غدیر'' کتاب ۲۱ر جمادی الاول ۱۳۹۶ھ/۲۱ر مئی ۱۹۷۶ء بمقام سرگودھا پنجاب میں تصنیف کی۔ جو بے حد مقبول ہوئی۔ اس کتاب میں اسے مختلف موضوعات زیر بحث لائے گئے ہیں ایسے جن میں خطبۂ غدیر، اصحاب تابعین اور مؤلفین جنہوں نے حدیث غدیر کو نقل کیا ہے۔ توثیق حدیث غدیر، علی ہر مومن کے ولی ہیں، احادیث مناشدہ، آیۂ تبلیغ، آیۂ اکمال دین، سوال عذاب و نزول عذاب، احادیث تہنیت، معنی مولیٰ، عید غدیر، اقرار ولایت، ایفائے عہد پر تحقیقی و استدلالی بحث کی گئی ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے مصنف کی دقت نظری کا اندازہ ہوتا ہے۔

۱۔ تالیفات شیعہ، ص: ۲۵۴

مولانا نعیم عباس صاحب لکھتے ہیں:

زیر نظر کتاب ''حدیث غدیر'' اپنے موضوع پر بے حد اہم کتاب ہے۔ جس کے مؤلف علامہ علی حسنین شیفتہ صاحب ہیں آپ نے بہت ہی مدلل انداز میں حدیث غدیر پر روشنی ڈالی ہے۔[۱]

جناب وزیر حسین شاہ صاحب وزیر شیرازی نے قطعۂ تاریخ کہا:

ہوئے حج آخر سے فارغ رسولؐ کئے منزل حق کے طے عرض و طول
دعائیں نبیؐ کی ہوئیں جب قبول شریعت کے محکم ہوئے سب اصول
چلے سوئے یثرب بشیر و نذیر جو پہنچے قریب مقام غدیر
ملا نا گہاں ان کو حق کا سفیر کیا عرض پیغام رب قدیر
قدم اس سے آگے بڑھائیں نہ اب جو نازل ہوا ہے سنائیں وہ سب
ہوئے گویا ختم نبوت کے لب ٹھہر جائیں سب ہے یہی حکم رب
بفرمان مولائے روشن ضمیر اکٹھے ہوئے سب جوان اور پیر
سنایا گیا حکم رب قدیر وہ اعلانِ مولا حدیثِ غدیر

۱۹۷۶ء

یہ کتاب اولین بار انجمن حیدری مرکزی امام بارگاہ محلہ علی مراد، خیر پور سندھ سے ۱۹۷۶ء میں شائع ہوئی۔ کتاب کی اہمیت اور جامعیت کو دیکھتے ہوئے المنتظر ثقافتی مرکز نوگانواں سادات، ہند نے ماہ ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ میں زیور طبع سے آراستہ کیا۔

مولانا علی حسنین شیفتہ کی ولادت ۱۹۲۶ء میں جونپور میں ہوئی۔ عہد طفلی میں والد ماجد محمد قیوم صاحب کے سایہ سے محروم ہو گئے۔ ماموں سید زوار حسین صاحب نے پرورش کی۔ ابتدائی تعلیم شیعہ کالج جونپور میں حاصل کی۔ مذہبی تعلیم کے لئے مدرسہ ناصریہ میں داخلہ لیا اور مدرسہ کی آخری سند

۱۔ حدیث غدیر، ص: ۴

تاج الافاضل حاصل کی۔ کچھ عرصہ جامعۂ ناظمیہ ،لکھنؤ میں بھی تعلیم حاصل کی اس کے علاوہ ۱۹۵۱ء تک میٹرک سے ایم۔اے تک کے پرائیویٹ امتحانات بھی دیئے۔۱۹۵۱ء میں پاکستان چلے گئے جہاں پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے (عربی) ایم۔اے (اسلامیات) اور کراچی یونیورسٹی سے ایم۔اے (اردو) کیا۔شعبۂ تعلیم سے وابستہ ہوکر گورنمنٹ ڈگری کالج سرگودھا سے پروفیسر کے عہدہ سے سبکدوش ہوئے۔[۱]

حدیث غدیر اور جانشین حضرت محمدؐ

عزیز الحسن جعفری

آپ نے غدیر کے موضوع پر فارسی کتاب کا ترجمہ ''حدیث غدیر اور جانشین حضرت محمدؐ'' کے نام سے کیا جو نہج البلاغہ اکیڈمی دہلی سے ۱۹۹۵ء میں شائع ہوا۔اس کتاب میں اہمیت غدیر اور رواۃ حدیث غدیر کا ذکر کیا گیا ہے۔

جناب سید عزیز الحسن جعفری کا تعلق قصبہ سرسی ضلع مراد آباد سے تھا۔بڑے فعاّل اور بیباک قسم کے انسان تھے۔ ۳۱/اگست ۱۹۴۶ء کو سرسی میں متولد ہوئے۔ والد ماجد جناب ابن الحسن جعفری دیندار بزرگ تھے۔ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی اس کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے بی۔ٹی۔ایچ ،ایم۔ٹی۔ایچ۔اور ایم۔اے کی ڈگری حاصل کی۔بچپن سے طبیعت کا میلان مذہب کی طرف رہا۔لکھنے پڑھنے کا بھی شوق تھا۔ایران کلچرل ہاؤس میں ملازمت ملی تو تحریر کو اور روانی ملی متعدد فارسی کتب کے ترجمے کئے۔[۲]

حدیث غدیر فی فضیلۃ حضرت امیرؑ

حافظ محمد عالم (۱۳۳۱ھ)

مولانا حافظ محمد عالم عریضی ارباب علم وفن میں تھے۔۱۳۲۱ھ میں وفات ہوئی والد ماجد

۱۔ تذکرۂ علمائے امامیہ پاکستان ص:۱۸۶

۲۔ مؤلفین غدیر،ص:۱۳۷

جناب نور الہدیٰ عریضی تھے۔آپ نے حدیث غدیر کے بارے میں تحقیقی کتاب ''حدیث غدیر فی فضیلۃ حضرت امیرؑ'' تحریر کی جو ۱۳۲۰ھ/ ۱۹۰۲ء میں یونیورسل پریس لاہور سے شائع ہوئی۔اس کتاب میں ان علماء و مصنفین کی نشاندہی کی گئی ہے جنہوں نے حدیث غدیر نقل کی ہے۔[1]

حدیث غدیر کی سرگذشت:

مولانا ظفر مہدی گہر، جائسی

اس کتاب میں اہل سنت کی معتبر کتب اور اشعار عرب سے استدلال کیا گیا ہے۔

مولانا ظفر مہدی چودھویں صدی کے جلیل القدر عالم و ادیب تھے آپ کی تحریر کردہ شرح نہج البلاغہ بے حد مقبول ہوئی۔جائس ضلع رائے بریلی آپ کا وطن تھا خطیب اعظم مولانا سبط حسن طاب ثراہ کے چھوٹے بھائی تھے۔والد ماجد جناب وارث حسن صاحب نے اعلیٰ پیمانے پر علم دین کی تعلیم دلائی۔عربی ادب میں ملکہ حاصل ہوا۔کرسچن اسکول لکھنؤ میں عربی کے استاد مقرر ہوئے،شعر و سخن میں بھی طبع آزمائی کی ماہنامہ ''سہیل یمن'' کو علمی و ادبی اسلوب جدید عطا کیا اور اس کے وقار میں اضافہ کیا،افسوس کہ آپ کے ادبی آثار مرتب نہ ہو سکے۔تالیفات میں چند رسالے تھے جن میں سے ''اللہ اللہ'' مسئلۂ توحید پر اور ترجمہ ابوطالب از شرف الدین موسوی سوانح برادر بزرگ خطیب اعظم مولانا سبط حسن مطبوعہ ہیں۔[2]

آپ نے واقعۂ غدیر سے متعلق مولوی عبد الشکور لکھنوی کے اعتراضات کے مسکت جوابات کتاب ''حجر دامغ المعروف بہ عذاب واقع'' میں دیئے۔ یہ کتاب ''حدیث غدیر کی سرگذشت'' کے نام سے بھی مشہور ہے۔لکھنؤ سرفراز قومی پریس سے شائع ہوئی۔مولوی عبد الشکور نے یہ اعتراضات رسالۂ النجم میں شائع کئے سرورق کی عبارت اس طرح ہے:

---

[1] تالیفات شیعہ،ص:۲۵۵،فہرست آثار چاپی شیعہ در شبہ قارہ،ص:۱۱۰

[2] مطلع انوار،ص:۲۹۴

''جواب تفسیر آیۂ تبلیغ شکوری جس میں مدیر النجم نے ان کا رثابت اور حق کے مقابلہ میں مکابرہ اور جہو داور بے عقلی سے کام لیا تھا بتائید باری تمام ہفوات لا طائل باطل کر دیئے گئے یہاں تک کہ مطلوب مدیر النجم اڑا ہوا کافور اور ہباءً منثور معلوم ہونے لگا۔''[1]

حدیث منزلت

مولف:	ناشر:
مولانا سید شیر علی نقوی	غیر مطبوعہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث گرامی جو حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں آپؐ نے فرمائی:

''یَا عَلِیُّ اَنتَ مِنِّی بِمَنزِلَةِ هَارُونَ مِن مُوسیٰ''

اے علی! تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔ کی تشریح کی ہے۔

مصنف کتاب ۱۹۳۸ء میں ملہو والی تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک میں متولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۴۹ء میں مدرسۂ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں داخلہ لیا اور مولانا سید گلاب علی نقوی صاحب کے زیر نگرانی درس نظامی کی تکمیل کی۔ ۱۹۵۴ء سے اسی مدرسہ میں تدریس کے فرائض انجام دیئے۔[2]

حرف دانش

مہدی نظمی لکھنوی (م ۱۴۰۸ھ)

نہج البلاغہ کے سلسلے میں یہ آپ کی دوسری کاوش ہے۔ ۱۹۸۵ء میں ابوطالب اکیڈمی دہلی

۱۔ مؤلفین غدیر ص: ۱۳۳

۲۔ تذکرہ علماء امامیہ پاکستان، ص: ۱۳۴

سے شائع ہوئی اس میں نہج البلاغہ کے استناد پر روشنی ڈالی گئی ہے اس کے علاوہ عقیدۂ توحید، سماجی نظام، نہج البلاغہ کا تصور سیاست و حکمرانی، قانون سازی اور عدل کا اسلامی نظریہ، سرکاری کارندوں کا ضابطۂ اخلاق، زندگی کی سچائیاں دنیا اور دنیا کی زندگی، مستقبل کی پیشین گوئیاں، آدم اور آدمی، کلام علیؑ کا ماخذ قرآن، حضرت علیؑ کا زمانہ، علم کا پیکر بلند جیسے موضوعات پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

حسن اخلاق

مولف: ناشر: سال اشاعت:

غضنفر علی لکھنؤ، قومی پریس ۱۳۲۱ھ/ ۱۹۰۳ء

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علی علیہ السلام سب سے افضل اور خلیفۂ بلا فصل ہیں۔

حضرت امیر المومنینؑ

مولف: مطبع: طبع اول:

مولانا علی حیدر ابن حکیم علی اظہر کھجوی اصلاح، کھجوا، بہار ۱۳۷۸ھ/ ۱۹۵۹ء

یہ نفس رسولؐ کی چوتھی جلد کا چوتھا حصہ ہے جس میں حضرت علی علیہ السلام کے عہد خلافت کے تمام حالات بکمال تحقیق ذکر کئے گئے ہیں۔

یہ کتاب رضا لائبریری رامپور میں موجود ہے۔

حضرت امیر المومنینؑ

مولف: مطبع: طبع دوم:

مولانا علی حیدر ابن حکیم علی اظہر کھجوی اصلاح، کھجوا، بہار ۱۳۷۶ھ/ ۱۹۵۷ء

یہ نفس رسولؐ کی چوتھی جلد ہے جس میں حضرت علیؑ کے حالات زندگی ولادت سے وفات

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک بیان کئے گئے ہیں۔

مصنف رقمطراز ہیں:

''خادم دین مبین احقر علی حیدر عفا عنہ اللہ الاکبر اپنے خالق، محسن اور منعم کا کیوں کر اور کن الفاظ میں شکریہ ادا کرے کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم اور توفیق وتائید سے اس بندۂ حقیر سے اس کی آخر عمر میں (کہ اب اسی کے حکم سے ہجری سال کے ستر سال پورے ہو چکے) وہ کام لے رہا ہے جس کی عظمت وجلالت کو کوئی بیان نہیں کرسکتا۔ خدائے کریم ہی نے اپنی قدرت کاملہ سے اس بندۂ ضعیف کو اس امر اہم پر آمادہ کیا کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی مفصل سوانح حیات کو دس جلدوں میں لکھ کر مسلمانوں تک پہنچانے کی کوشش کرے اور اسلام کی گاڑی کے دوسرے پہیہ کے واقعات زندگی سے بھی اہل ایمان کے دل ودماغ کو روشن کرنے کا شرف حاصل کرے، چنانچہ اس جلیل القدر کارنامے کے تین حصے (اعجاز الولی، قرآن ناطق اور ثقل اکبر) شائع ہو کر اہل علم وارباب معرفت حضرات سے پورا خراج ثنا وتحسین وصول کر چکے۔ اب اسی منعم حقیقی کی توفیق وتائید واکرام و احسان پر توکل کر کے یہ چوتھی جلد بھی شائع کی جارہی ہے جس میں حضرت کے خاندان کے حالات لکھ کر حضرتؑ کی ولادت باسعادت سے وفات تک کے پورے حالات جمع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔''

حضرت امیر المومنینؑ

مولف:	مطبع:	طبع اول:	طبع دوم:
مولانا علی حیدر ابن حکیم علی اظہر کھجوی	اصلاح، کھجوا، بہار	فروری ۱۹۵۷ء	دسمبر ۱۹۵۷ء

یہ نفس رسولؐ کی چوتھی جلد کا دوسرا حصہ ہے۔اس میں حیات حضرت علیؑ از وفات رسول اکرمؐ تا قتل عثمان بیان کی گئی ہے۔

مصنف رقمطراز ہیں:

''منعم حقیقی کا لاکھوں شکر کہ محض اسی کی توفیق وعنایت سے سوانح عمری حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام جلد چہارم کا پہلا حصہ شائع ہوکر ہمہ گیر مقبولیت کا حامل ہوا، قصد تھا کہ ایک ہی جلد میں حضرت کی ولادت باسعادت سے وفات تک کے حالات درج کر دیئے جائیں مگر عملاً یہ بات ناممکن ثابت ہوئی بے حد اختصار سے کام لینے پر بھی وفات پیغمبر تک ۳۲۰ صفحات ہو گئے۔

سرمایہ کا فقدان، وقت کی کمی اور رسالہ کے حجم کی زیادتی سے مجبور ہو کر یہی سبیل نظر آئی کہ اتنے مضامین کو پہلا حصہ قرار دیئے کر مکمل کر دیا جائے اور وفات پیغمبرؐ کے بعد کے حالات دوسرے حصے میں لکھے جائیں چنانچہ اس حصے میں پیغمبرؐ سے قتل عثمان کے زمانے تک حضرتؑ کے سوانح حیات درج کئے جا رہے ہیں۔ خدا کرے یہ حصہ بھی ماسبق جلدوں کی طرح شرف قبولیت سے سرفراز ہو۔''

Hazrat Ali (A):

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
عبدالقیوم	لاہور، اسلامک پبلی کیشنز	۱۹۷۹م	۱۱۳

Hazrat Ali (A):

پروفیسر ارشادالحق قدوسی

Feroz sons Ltd. Rawalpindi 1992

حضرت علیؑ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
بلیغ الدین جاوید (حنفی)	لاہور، مقبول اکیڈمی	۱۹۷۳ء	۱۲۵

حضرت علیؑ

مولف:	ناشر:	صفحات:
آغا رفیق	لاہور، سیٹھ آدم جی پبلشر	۱۲۸

حضرت علیؑ اور نجف اشرف

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
مولانا نثار احمد زین پوری	قم، انصاریان،	۲۰۰۲ء

اس کتاب میں حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کے حالات زندگی اور حوزۂ علمیہ نجف کی تاریخ اور علماء کی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

Hazrat Ali (A) as an Amir

مولف	صفحات
محمد اکبر خان، کراچی	۴۲

حضرت علیؑ کی سیرت کی ایک روشن جھلک

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
سرفراز خاں	لاہور، امامیہ مشن	۱۹۷۵ء

حضرت علیؑ

مولف: ناشر: سال اشاعت:
حکیم شرافت حسین رحیم آبادی (حنفی) کراچی، مجلس نشریات اسلام ۱۹۷۷ء

حضرت علیؑ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
شاہدہ بیگم	لاہور، فیروز سنز	۱۹۸۰ء	۱۲۰

حضرت علیؑ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
عزیز احمد صدیقی (حنفی)،	کراچی، حسنین لائبریری	۱۹۸۰ء	۷۷

حضرت علیؑ

مولف:	ناشر:
چراغ حسن حسرت (حنفی)	کراچی، تاج کمپنی

حضرت علیؑ

مولف:	ناشر:
خانم شاہدہ،	۱۹۸۰ء

حضرت علیؑ

مترجم:	ناشر:	سال اشاعت:
رؤف ظفر	لاہور، کلاسیک پریس	۲۰۰۰ء

حضرت علیؑ

مولف:	ناشر:
قاضی زین العابدین	لاہور، لائن بکڈپو

حضرت علیؑ

مولف:	ناشر:
ملک عنایت اللہ (حنفی)	کراچی، مدینہ پریس

حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ اور ان کے سیاسی حریف

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مولانا شاہد زعیم فاطمی	لکھنؤ، عباس بک ایجنسی	دسمبر ۲۰۰۳ء	۱۵۳

اس کتاب میں حضرت علیؑ کے سیاسی حریفوں کا تحقیقی تجزیہ کیا ہے۔

عناوین کتاب:

تاریخ اسلام کا مطالعہ، کتب تاریخ کی قرار واقعی حیثیت، ایک غلط فہمی کا ازالہ، آئینہ کیوں نہ دوں کہ تماشا کہیں جسے، شیخین، حیرت ناک واقعہ، ایک ملعون اصطلاح، اسلامی سیاست کے آداب، اولین افتاد، کیا اسلام ایک اصولی تحریک ہے؟، بیعت رضوان اور ذوالنورین، قتل عثمان کے محرکات، تبرا کی رسم بد، یزید پلید، قتل حسینؑ اصل میں مرگ یزید ہے، اسلام کا نظام حکومت، ایک غلط پروپیگنڈا، پیغمبرؐ کی تمنا، ایک شریف انسان ایک راستباز سیاست داں، میٹھا میٹھا ہڑپ کڑوا کڑوا تھو، وزیر با تدبیر، مسئلۂ قصاص، مردِ میدان، سرمایہ داروں کا گٹھ جوڑ، ملوکیت وخلافت کی کشمکش، چوتھی لڑائی، مسندِ امامتِ کبریٰ کا صدر نشیں، لافتیٰ الاّ علیؑ لاسیف الاّ ذوالفقار، صاف دل اور پاک نہاد، مثالی شخصیت، عظمت کردار، انسانی صفاتِ کمال کا جامع، علم وعمل کا واحد سنگم، سلونی عما شئتم۔

حضرت علیؑ از زبان شہید مطہریؒ:

مؤلف:	مترجم:	ناشر:	سال اشاعت:
مولانا عباس عزیزی	مولانا سید محمد علی ترمذی	نظامی پریس لکھنؤ	مارچ ۲۰۰۶ء

علامہ شہید مرتضیٰ مطہریؒ نے جہاں جہاں بھی حضرت علی علیہ السلام کا تذکرہ کیا ہے اسے اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے تاکہ قارئین شہید مطہریؒ کی نظر سے حضرت امیر المومنینؑ کی سیرت کا مطالعہ کرسکیں۔

عناوین کتاب:

- فضائل حضرت علی علیہ السلام
- محبت علیؑ
- سورۂ برائت اور فضیلت حضرت علیؑ آیات کی تبلیغ میں علیؑ کی جدوجہد
- امیر المومنینؑ کی عظیم فضیلت
- حضرت علیؑ کی جاودانگی کا راز
- بعد از شہادت علیؑ کا زندہ ہونا
- محب علیؑ کی دلوں میں زندہ وجاوید رہنے کی دلیل
- علیؑ کی مرثیہ سرائی کرنے والا پہلا شخص
- علیؑ تمام ادوار کا رہبر
- علیؑ دو قوتوں والی ایک شخصیت
- ہمسایۂ خدا
- تمام ادوار میں زندہ وجاوید
- طول تاریخ میں اذہان کو مشغول کرنے والا
- علیؑ کی بے نظیر محبوبیت کا راز
- علیؑ ایک کامل وجامع شخصیت
- گھائل
- کمال کی حد تک
- اسلامی اقدار کی رشد میں ہم آہنگی
- انسان کامل کون ہے؟
- اگر علیؑ نمونہ ہوں
- حضرت علیؑ کی ثابت قدمی
- انسان کامل کا نمونہ
- علیؑ ایک جامع شخصیت

- انسان جامع
- علیؑ کے کامل ہونے کی علّت
- انسانِ کامل
- جامعیت اضداد
- علیؑ کے جامع شخصیت کے مظاہر
- نہج البلاغہ
- علیؑ کلام از روح عالی
- نہج البلاغہ کی جامعیت
- باطنی کیفیت پر نہج البلاغہ کا ظریف ترین انداز
- ایک بے نظیر کلام
- کلام مخلوق سے بالاتر
- کلام خالق سے کم تر
- کلام علیؑ کے زندہ وجاوید اثرات
- دائرۃ المعارف علوی
- نہج البلاغہ کے مورد عنایت موضوعات
- فضیلت علیؑ پر دشمنوں کی گواہی
- دشمن۔کلام علیؑ کے محافظ
- دشمن بھی کلام علیؑ کا محافظ ہے
- فضیلت علیؑ از زبان دشمن
- فن بلاغت کا استاد
- فضیلت علیؑ پر دشمنوں کی گواہی
- علیؑ کو اس کے دشمن پہچان گئے
- غدیر خم
- زعامت علیؑ کے بارے میں صریح حکم
- سب علیؑ کو سلام کریں
- حدیث ثقلین کی اہمیت
- ولایت اور امامت علیؑ
- میرے بعد تم خلیفہ ہو
- پیغمبرؐ سے علیؑ کی طرف نور ایمان کی منتقلی
- جانشین پیغمبرؐ
- تو میرا جانشین ہے جس طرح ہارون موسیؑ کے۔
- بعد از پیغمبرؐ امامت کا مسئلہ
- ایک لطیف تعبیر
- پیغمبرؐ اور علیؑ کے درمیان جدائی ناممکن ہے
- اپنی فوج کے سربراہ کو پند و نصیحت
- وائے ہو اس کی حالت پر
- خوارج، خوارج کس طرح بنے؟ بے عمل قاری
- خوارج کا آغاز
- خوارج کی طغیان گری
- علیؑ کی جمہوریت پسندی
- خوارج کی علامات

۞ ظواہر اسلام کی پابندی
۞ خوارج کی خشک مقدسی اور زہد مآبی
۞ خوارج کے متعلق علیؑ کی دو جالب تعبیریں
۞ صرف علیؑ نے جرأت کی
۞ خوارج کے ساتھ جنگ
۞ خوارج کی کج فہمی
۞ خوارج اور ان کے صفات
۞ شعار خوارج
۞ خوارج کی واضح ترین علامت
۞ اسلامی ثقافت سے خوارج کی عدم آشنائی
۞ خوارج اور دوسرے افراد
۞ خوارج کی تنگ نظری و کوتاہ فکری
۞ خوارج کے افکار اور علیؑ کی جدوجہد
۞ خوارج کی پہچان
۞ علیؑ کی زندگی سے درس
۞ حق کے متلاشی حق تک نہ پہنچ
۞ خوارج کی جہالت
۞ جہالت کی انتہاء
۞ سیاست علوی
۞ وسیلے کا انتخاب
۞ میں سیاست میں کیسے دھوکا اور فریب دے سکتا ہوں
۞ علیؑ اور دنیا کے تمام سیاست دانوں میں فرق
۞ میرے نزدیک سب برابر ہیں
۞ علی علیہ السلام کی خاموشی؟
۞ علیؑ کی سیرت اور خضاب
۞ علیؑ کی سیاست ناقابل شکست ہے
۞ خلفاء کے دور میں علیؑ کی سیاست
۞ علیؑ اور معاویہ کی سیاست میں فرق
۞ علیؑ کی سنگین مشکل
۞ علیؑ کی سیاست کی اساس
۞ فرامین
۞ دو مقصد ایک اعلیٰ اور دوسرا پست
۞ اخلاق
۞ کردار میں نمونہ علیؑ ہیں
۞ ایمان جبر کے بغیر
۞ شخصی مسائل میں نرمی لیکن اصولی مسئلہ میں پر صلابت
۞ عدالت ایثار پر مقدم ہے
۞ گھر میں حضرت علیؑ کا اخلاق
۞ زہراؑ کے لئے علیؑ کی ہمدردی
۞ میں حق کا بندہ ہوں نہ کہ اپنے جسم کا

- ✿ مسلمان اور اہل کتاب
- ✿ مجھے ستمگر کی حیثیت سے نہ دیکھیں
- ✿ آزادی دینے والا
- ✿ کریم کی بخشش کا انداز
- ✿ پاک ترین ظرف
- ✿ اپنے قاتل کے ساتھ رویہ
- ✿ جنگ اور اخلاق
- ✿ معاویہ بن ابی سفیان
- ✿ خشم اور غضب پر تسلط
- ✿ مروت
- ✿ علیؑ کی شخصیت کی کلید
- ✿ عمروعاص وسیلہ کا انتخاب
- ✿ پیغمبرؐ کے زیر سایہ علیؑ کی تربیت
- ✿ آغوش پیغمبرؐ میں علی کی پرورش
- ✿ ہر سننے والا ان اسرار کو درک نہیں کر سکتا
- ✿ علیؑ سے پیغمبرؐ کی محبت
- ✿ تربیت علیؑ
- ✿ علیؑ و پیغمبرؐ کی ہم فکری
- ✿ دو درخت اور ایک جز
- ✿ علیؑ کا زہد اور پارسائی
- ✿ زاہد کی قیادت
- ✿ علیؑ کیوں زاہد تھے؟ علیؑ کی زہد کی وجہ
- ✿ اے دنیا تجھے تین طلاقیں دے چکا ہوں
- ✿ زہد و پیغمبرؐ و علیؑ
- ✿ منیت سے رہائی کا راستہ
- ✿ دنیا علیؑ کی نظر میں
- ✿ دنیا کے بارے میں مولا کا فرمان
- ✿ علمِ امام علیؑ
- ✿ یا علیؑ خدا کہاں ہے؟ سولات کے جواب
- ✿ مجوسی کے بارے سوال
- ✿ علیؑ کے عقلی استدلالات، علم نحو کے بانی
- ✿ راستے کا اختلاف کہاں سے کہاں تک
- ✿ علم نبویؐ کے ہزار باب
- ✿ عمر کے ساتھ مشورت
- ✿ علی علم وحکمت کا سرچشمہ۔
- ✿ علیؑ کا عملی جواب چند شوہر اور ایک زن کے بارے میں
- ✿ نماز اور عبادت علی علیہ السلام
- ✿ عبادی مسائل کے جوابات
- ✿ نماز میں استغراق کی شدت
- ✿ اللہ اللہ بالصلوٰۃ

- عبادت علی علیہ السلام
- عبادت علیؑ کی توصیف
- عبادت علیؑ کی نظر میں
- علیؑ اور مادی لذت سے دوری
- صد در صد خالص عبادت
- عرفان اپنی اوج پر
- علیؑ کے عبادی درد
- علیؑ کے دل میں عشق حق
- دردِ مطلوب
- شوہر کی شکایت
- ایک اجنبی شخص
- عدالت علیؑ علیہ السلام
- قانون الٰہی کے اجرا میں حساسیت
- نژاد پرستی اہم نہیں
- قاضی کا مہمان
- زرہ اور عیسائی
- علم غیب
- اولیاء خدا سے محبت کا فلسفہ
- فتنہ جو بڑا ہو جائے گا
- بیت المال
- عقیل علیؑ کا مہمان
- بد مخلوق سے بے نیازی کی دعا
- عبادت کی اہمیت
- جمع آوری قرآن کا اعزاز
- عرفان اسلامی
- علیؑ کی مناجات
- مناجات علیؑ
- انسان قرآنی
- محروموں اور بینواؤں کی حمایت
- سیرت علیؑ میں ہمدردی
- بوڑھے نصرانی کی مدد
- امامت کے لئے قرآنی نص
- حق الناس۔
- ایرانیوں کا مستقبل
- وصیت
- قاضی کے سامنے
- یا امیر المومنینؑ طہرنی
- مسائل سے آگاہی
- تعبیر علیؑ از عصر حجت
- راز خدا اور علی علیہ السلام
- بیت المال کی حفاظت
- علیؑ کی دشمن سازی

- تقسیم بیت المال
- درِ خیبر
- تاویل قرآن کی بنیاد پر
- علیؑ اور پیغمبرؐ میں شباہت
- جنگوں پر دستور العمل
- روحیہٗ عزت
- مصائب وشہادت زہراء سلام اللہ علیہا
- زہراؑ کی آخری وصیت
- زہراؑ کی رحلت
- زہراؑ کی علیؑ سے وصیت
- مظلومیت علیؑ
- علیؑ کی خلافت پر دو اتہام
- علیؑ کے خلاف تبلیغات
- لکنت کی علت
- خوارج کا فکری اشتباہ
- شہادت کی آرزو
- خوارج میں جہالت کا فروغ
- جہالت کی انتہا
- علی علیہ السلام کی وصیت
- صبح کی سفیدی سے خدا حافظ
- فزت ورب الکعبۃ
- علیؑ کی جنگیں
- جہاد
- جنگ خندق
- جنگی نکات کی اپنے فرزند سے وصیت
- علیؑ اور پیغمبرؐ کی جنگ میں فرق
- پست اخلاق کی بنیاد
- علیؑ پیغمبرؐ کے تربیت شدہ
- زہراؑ و علیؑ
- علیؑ جان! خود مجھے غسل دینا
- علیؑ اور زہراؑ کے درمیان رابطہ
- علیؑ پر قتل کی تہمت
- جعل حدیث کا آغاز
- استاذ عبدالعزیز کی ناراحتی کی وجہ
- میثاق خون
- شہادت
- شہادت علیؑ کی آرزو
- بندگی سے بدتر
- عبدالرحمن بن ملجم کی کوفہ آمد
- حیاتِ علیؑ کا آخری دن
- خون سے داڑھی کا سیراب ہونا
- طالب اپنے مطلوب تک پہنچ گیا

- حضرت علیؑ کی زندگی کے آخری لمحات
- حضرت علیؑ کی صحت یابی سے طبیب کی مایوسی
- تیرا بابا زندہ نہیں رہے گا
- اسیر سے اچھا سلوک کرنا
- آخری لمحات اور پر مغز بیان
- علیؑ کی مخفیانہ تدفین
- علیؑ کی تشیع جنازہ کرنے والے
- علیؑ کے شیعہ کے صفات
- شیعہ! یعنی علیؑ کی عملی طور پر پیروی کرنے والا
- حقیقی شیعہ اس طرح ہوتا ہے
- علیؑ، شیعہ کی نگاہ میں
- شیعیانِ علیؑ کے لئے دو درس
- روح تشیع
- نصیحت آموز داستانیں
- علی علیہ السلام کی نصیحت
- توبہ علیؑ کی نظر میں
- آزادی کا راز
- علیؑ کی نصیحت
- عمل کے بغیر سعادت حاصل نہیں ہو سکتی
- تاریخ میں دقت کرنے کی وصیت
- حضرت علیؑ اور قضاء وقدر
- افراط وتفریط سے مقابلہ
- ستارہ شناس سے مقابلہ
- عورتوں کے بارے میں وصیت
- علیؑ اور کرامت کی وصیت
- عزت نفس
- روح کی غلامی
- دنیا کے لوگ دو طرح کے ہیں۔

حضرت علیؑ اور بیعت شیخین

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
میر مراد علی خان	لکھنؤ، ادارۂ اصلاح	مارچ ۲۰۰۴ء

اس کتاب میں کتب اہلسنت سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ نے شیخین ابوبکر وعمر کی بیعت نہیں کی تھی بیعت کا افسانہ اہلسنت کا گڑھا ہوا ہے۔

حضرت علیؑ اور فلسفہ جدلیت

مولانا اختر علی، تلہری (۱۳۹۱ھ)

آپ نے نہج البلاغہ کے خطبہ نمبر ۳۳ کے فقرہ

''لَاَنقبَنّ الباطِلَ حتّٰی یَخرُجَ الحقُّ مِن جَنبِہٖ''

کی محققانہ شرح فرمائی ہے اس رسالہ کا تعارف پیش کرتے ہوئے جناب سید ابن حسن صاحب لکھتے ہیں:

''فلسفۂ جدلیت (Dialectics) آج کل تمام پڑھے لکھے دماغوں پر چھایا ہوا ہے۔ سائنسی اشتراکیت کے کسی پہلو کے متعلق جب کبھی کوئی فکر و نظر کو دعوت دینے والا مضمون لکھا جاتا ہے تو اس میں جدلیت کا ذکر ضرور آجاتا ہے اور ایسا ہونا حیرت خیز بھی نہیں ہے کیوں کہ جدلیت کے مادی نظریہ پر ہی اشتراکیت کی بنیاد رکھی گئی ہے''

مولانا اختر علی صاحب نے نہایت جامع الفاظ میں اس فلسفہ کا خلاصہ پیش کر کے اس مادی نظریہ کے سقم کی نشاندہی کی ہے اور جدلیت کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا یہ نظریہ:

''لَاَنقبَنّ الباطِلَ حتّٰی یَخرُجَ الحقُّ مِن جَنبِہٖ''

میرا اقدام ویسے ہی مقصد کے لئے ہے تو سہی جو میں باطل کو چیر کر حق کو اس کے پہلو سے نکال لوں۔

اشتراکیت کی فلسفۂ جدلیت سے کہیں زیادہ جامعیت ہے۔ اس رسالہ سے آپ کی عمیق نظری کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

اسی علیؑ کی زبان معجز بیان وحق ترجمان پر ایک خطبہ کے ضمن میں ایک دفعہ یہ فقرہ آیا ہے۔

''لَاَنقبَنّ الباطِلَ حتّٰی یَخرُجَ الحقُّ مِن جَنبِہٖ''

میں یقیناباطل کوشگافتہ کروں گااس میں سوراخ کروں گا یہاں تک کہ حق اس کے پہلو سے نکل آئے۔
میں اس کی جرأت تونہیں کرسکتا کہ یہ کہدوں کہ اس حکمت آفریں فقرے میں ہیگل یا مارکس کے ''جدلیاتی نظریات'' اپنی تمام منطقی وسعتوں سمیت موجود ہیں کیوں کہ اُن کی وسعتیں تو بہت سے ٹیڑھے ترچھے خطوط پر بھی مشتمل ہیں اور وضع وحی الٰہی کی زبان پر ایسی بات آ ہی نہیں سکتی ہے جس میں باطل کا شائبہ بھی ہو''

لیکن اسلوب ادا اور بیان کے تیور دیکھ کر اتنا تو کہنا ہی پڑتا ہے کہ آج جس مفہوم کو (Dialectics) ''جدلیاتی عمل'' کی شاندار اصطلاح سے ادا کیا جارہا ہے اور جس کی ترجمانی اور تشریح میں ہزاروں صفحے سیاہ کردیئے گئے ہیں اس کی دل ودماغ میں اتر جانے والی حکیمانہ تصویر حکیم اسلام کے اس حکمت آمیز مختصر جملے میں موجود ہے اور غیر معقول ونازیبا خط وخال سے بالکل صاف ہوکر موجود ہے۔

علیؑ کے اس بیان میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ ''باطل'' کے بطن ہی سے ''حق'' کا ظہور ہوتا ہے

''لَاَنقبَنَّ البَاطِلَ حَتّٰی یَخرُجَ الحَقُّ مِن جَنبِہٖ''

میں قطعاً ''باطل'' کوشگافتہ کروں گا اس میں سوراخ پیدا کروں گا تا اینکہ ''حق'' اس کے پہلو میں سے جنم لے لے۔

اس کلام حکمت ایتام میں ''تصور یا معاشی نظام'' کی قید نہیں ہے یہاں صرف لفظ باطل اختیار کیا گیا ہے اور ضرورت بھی اسی طرز بیان کی تھی کیوں کہ مطلق طور پر سے ہیگل کا ہم نوابن کر نہ تو اسی کا ادعا کیا جاسکتا ہے کہ صرف تصورات کے تغیر کی وجہ سے تمدنی واقتصادی انقلابات رونما ہوتے ہیں اور نہ مارکس کی پیروی کر کے یہی کہا جاسکتا ہے کہ آفرینشِ دولت کے طریقے ہی اجتماعی زندگی کے مظاہر کی تعیین کرتے ہیں۔

حضرت علی اور قصاص عثمان

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مولوی محمد عبدالرشید نعمانی	کراچی، مکتبۂ اہلسنت والجماعت، لیاقت آباد	۱۹۹۸ء	۱۷۰

حضرت علیؑ اور مزدوری

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	مطبوعہ:
ایم۔اے مسعود کشمیری	امامیہ مشن، لکھنؤ	رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ	سرفراز قومی پریس، لکھنؤ

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کی محنت کشی کا ذکر کیا گیا ہے۔

یہ کتاب رضا لائبریری رامپور میں موجود ہے۔

حضرت علی اولین جانشین رسولؐ

مؤلف:	مترجم	ناشر	سال اشاعت:	صفحات:
ہئیت تحریریہ	عزیز الحسن جعفری سرسوی	نہج البلاغہ اکادمی، دہلی	۱۹۹۵ء	۲۴

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کے فضائل اور حدیث غدیر کی تشریح کی گئی ہے۔

حضرت علی بن ابی طالبؑ کی مختصر سوانح حیات (سندھی)

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
عزیز الحسن جعفری سرسوی	حیدر آباد، خانہ فرہنگ حیدر آباد	۱۳۰۶ء

حضرت علیؑ تاریخ اور سیاست کی روشنی میں

ڈاکٹر طٰہٰ حسین۔

حضرت علی علیہ السلام سرچشمۂ عرفان اسلامی

مرتب: ناشر:

پروفیسر محمد عزیز الدین حسین ہمدانی جلالوی دہلی، خانۂ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران

اس کتاب میں مختلف دانشوروں کے تحقیقی اور اہم موضوعات پر مقالات کو مرتب کیا گیا ہے۔

عناوین:

تصوف وعرفان اسلامی: حضرت علیؑ سرچشمۂ عرفان، امام الاولیاء پیرانِ پیر طریقت حضرت علی کرم اللہ وجہ، سرخیل سلاسل صوفیاء بالخصوص سلسلۂ عالیۂ چشتیہ، ہندوستان میں اسلامی تصوف حضرت علیؑ کی تعلیمات کی روشنی میں، اسلامی تصوف اور امیر المومنین حضرت علیؑ مرتضیٰؑ، عرفان و تصوف نہج البلاغہ کی روشنی میں ایک مطالعہ، عرفان علیؑ نہج البلاغہ کے آئینہ میں، عرفان وتصوف نہج البلاغہ کی روشنی میں، سرچشمۂ عرفان وتصوف امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم، سر چشمۂ عرفان حضرت علیؑ وسط ایشیا کے مآخذ کی روشنی میں، نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند، نہج البلاغہ: دستور حیات واقدار بشریت کا سرچشمہ، تازہ نہالی ست زباغ قدیم، منبع ولایت سیدنا علی کرم اللہ وجہ، حضرت علیؑ اور تصوف۔

حضرت علی شیر خدا

مولف: ناشر: سال اشاعت:

ملک بشیر احمد (حنفی) لاہور، ملک بشیر احمد تاجر کتب ۱۹۸۰ء

حضرت علی شیر خدا کے حالات زندگی

مولف: ناشر:

مولانا صادق حسین صدیقی اسلامک بک سروس

حضرت علی کے اقوال حکمت

خسرو قاسم (متولد ۱۹۶۴ء)

آپ نے مشہور شافعی فقیہ قاضی ابوعبداللہ محمد بن سلامہ القضاعی کی تالیف ''دستور معالم الحکم وماثور مکارم الشّیَم'' سے اقوال حضرت علی علیہ السلام کو منتخب کر کے ترجمہ کے ساتھ ستمبر ۲۰۰۳ء میں فرید بک ڈپو، دہلی سے شائع کیا۔

ناشر فضائل اہل بیتؑ جناب خسرو قاسم کا تعلق سیوہارا ضلع بجنور سے ہے۔آپ ۳۰/ مارچ ۱۹۶۴ء میں متولد ہوئے۔ والد ماجد پروفیسر محمد قاسم صدیقی اور دادا مجاہد آزادی مولانا حفظ الرحمن صاحب نامور گذرے ہیں۔خسرو قاسم حنفی المسلک ہیں۔ابتدائی تعلیم دہلی میں ہوئی علی گڑھ آنے کے بعد لیڈی فاطمہ اسکول میں تعلیم حاصل کی اس کے بعد مکینکل انجینر نگ میں گریجویشن کیا۔تعلیم سے فراغت کے بعد مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں شعبہ انجینر نگ سے وابستہ ہو گئے آپ بڑے پیمانے پر فضائل اہل بیتؑ علیہم السلام سے متعلق نادر کتب کی اشاعت میں مصروف ہیں۔راقم مجلس خطاب کرنے کے سلسلے میں علی گڑھ گیا ہوا تھا یونیورسٹی کے گیسٹ ہاؤس میں قیام تھا محترم ملاقات کے لئے تشریف لائے تو میں نے سوال کیا کہ آپ کو ان کتب کی اشاعت کا شوق کیسے ہوا؟ آپ نے فرمایا میں نے خواب میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کو دیکھا اس طرح کہ مولا علیؑ کا سارا بدن زخمی ہے۔حضورؐ نے مجھے حکم دیا کہ ان زخموں پر مرہم ملو۔میں حیران رہ گیا خواب سے بیدار ہوا میں نے یہ خواب اپنے قابل احترام بزرگ سے بیان کیا انہوں نے کہا تم مولا علیؑ اور ان کی اولاد

کے فضائل اور تعلیمات کو نشر کرو چنانچہ جب ہی سے میں نے ان کتب کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا۔ اب تک پچاس کے قریب کتب شائع کر چکے ہیں اور بلا قیمت تقسیم کرتے ہیں۔ خداوند عالم ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔[1]

حضرت علی کی تقریریں

مولف: ناشر:
رضا علی عابدی سنگ میل پبلیکیشنز

۲۷ خطبات نہج البلاغہ کا انتخاب آپ نے کیا جسے سادہ اور سلیس زبان میں اردو قالب میں ڈھالا جو کراچی سے شائع ہوا۔ مختلف ترجموں کو سامنے رکھ کر نہج البلاغہ کو آسان زبان میں پیش کرنے کی سعی کی ہے تاکہ نہج البلاغہ عام فہم ہو جائے اور عوام زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں۔

عالمی شہرت یافتہ علمی وادبی شخصیت جناب رضا علی عابدی جن کی آواز ریڈیو بی بی سی سے نشر ہوتی رہتی ہے ان کے کئی علمی آثار منظر عام پر آچکے ہیں، نہج البلاغہ سے ان کو والہانہ عشق ہے ریڈیو ٹیلی ویژن پر نہج البلاغہ کے سلسلے میں ان کی تقریریں اور مکالمے نشر ہو چکے ہیں۔[2]

حضرت علیؑ کا راستہ

مولف: ناشر: صفحات:
مولانا محمد حسین اکبر قمی مدرسہ باقر العلوم کھناوالی گجرات ۱۰۴

اس کتاب میں درج ذیل عنوانات کا ذکر کیا گیا ہے۔

- حضرت علی علیہ السلام کی تجارت
- حضرت علی علیہ السلام کی عدالت

۱۔ شارحین نہج البلاغہ، ص:۳۸۶

۲۔ شارحین نہج البلاغہ، ص:۳۸۹

- حضرت علیؑ کی حکومت، جوانمردی اور طریقۂ کار۔

حضرت علیؑ کا وقف نامہ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
طلعت سیدہ	کراچی، زہرا اکیڈمی	۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء	۷۶

حضرت علیؑ کے وقف نامہ کا متن جسے صاحب اصول کافی نے نقل کیا ہے۔

Justice and Remembrace:
Introducing the spirituality of Imam ali

رضا شاہ کاظمی۔

حضرت علیؑ کی حیات پاک

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
حیدر علی مولجی	کراچی، حسنین لائبریری	۱۹۸۰ء	۷۷

حضرت علیؑ کی مختصر سوانح عمری

مولف:	ناشر:
ادیب اعظم مولانا ظفر حسن بن دلشاد حسین امروہوی	لکھنؤ، نظامی پریس

عناوین کتاب:

- حضرت علیؑ کا خاندان
- حضرت علیؑ کے والدین
- حضرت علیؑ کی ولادت
- بچپن کا زور
- حضرت علیؑ کی چھٹی اور دعوت دلیمہ
- حضرت علیؑ اور ان کے بھائی
- حضرت علیؑ کے خاص نام
- بچپن کے حالات
- حضرت علیؑ کی پرورش
- حضرت علیؑ کی حقیقت اسلام

- حضرت علیؑ نے بتوں کو کبھی سجدہ نہیں کیا
- خاندانی دعوت اور حضرت علیؑ کی وزارت
- واقعۂ ہجرت اور حضرت علیؑ
- مدینہ میں حضرت علیؑ کا گھر اور اس کی عظمت
- مواخات اور حضرت علیؑ
- حضرت علیؑ کی شادی
- بدر کی لڑائی اور حضرت علی
- جنگ احد اور حضرت علیؑ
- جنگ خندق اور حضرت علیؑ
- جنگ خیبر اور حضرت علیؑ
- فتح فدک اور حضرت علیؑ
- فتح مکہ اور حضرت علیؑ
- جنگ حنین اور حضرت علیؑ
- جنگ تبوک اور حضرت علیؑ
- مباہلہ اور حضرت علیؑ
- یمن میں حضرت علیؑ کی تبلیغ
- حج آخر اور حضرت علیؑ کی خلافت کا اعلان
- وفات رسولؐ اور حضرت علیؑ
- وفات رسولؐ کے بعد علیؑ کی گوشہ نشینی
- فدک کا دعویٰ اور حضرت علیؑ
- وفات جناب سیدہؑ اور حضرت علیؑ
- خلافت کا پہلا دور اور حضرت علیؑ
- خلافت کا پہلا دور اور حضرت علیؑ
- خلافت کا تیسرا دور اور حضرت علیؑ حضرت کی خلافت
- جنگ جمل اور حضرت علیؑ
- جنگ صفین اور حضرت علیؑ
- جنگ نہروان اور حضرت علیؑ
- حضرت علیؑ کی شہادت
- حضرت علیؑ کی ازواج واولاد
- حضرت علیؑ کا جسمانی حلیہ
- حضرت علیؑ کا روحانی حلیہ
- حضرت علیؑ کی شان میں آیات قرآنی
- حضرت علیؑ کی شان میں احادیث رسولؐ
- حضرت علیؑ کے فضائل صحابہ کی زبانی
- فضائل علمی
- حضرت علیؑ اور علم القرآن
- حضرت علیؑ اور علم تفسیر
- حضرت علیؑ وعلم حدیث
- حضرت علیؑ اور علم فقہ
- حضرت علی اور علم الفرائض
- حضرت علیؑ اور علم کلام
- علم تصوف اور حضرت علیؑ

۞ حضرت علیؑ اور علم نحو
۞ حضرت علیؑ اور علم فصاحت
۞ حضرت علیؑ اور علم شعر
۞ حضرت علیؑ اور فن کتابت
۞ حضرت علی اور علم تعبیر خواب
۞ حضرت علیؑ اور علم جفر
۞ حضرت علیؑ اور علم حساب
۞ حضرت علیؑ اور علم ہیئت
۞ حضرت علیؑ کا زہد
۞ حضرت علیؑ کا لباس
۞ حضرت علیؑ کا فرش
۞ حضرت علی کا طعام
۞ حضرت علیؑ کا صبر
۞ حضرت علیؑ کا تقویٰ
۞ حضرت علی کی تواضع
۞ حضرت علیؑ کی محنت و جفاکشی
۞ حضرت علیؑ کا مزاج اور شگفتہ مزاجی
۞ حضرت علیؑ کا علم
۞ حضرت علیؑ کا عفو
۞ حضرت علیؑ کی شفقت
۞ حضرت علیؑ کی رعایا پر مہربانی
۞ حضرت علیؑ اور رعایت حقوق بیواؤں
۞ مسکینوں اور یتیموں پر شفقت
۞ حضرت علیؑ کا عدل
۞ حضرت علیؑ کی حیا
۞ حضرت علیؑ کی بے نفسی
۞ حضرت علیؑ کی نماز
۞ حضرت علیؑ کا روزہ
۞ حضرت علیؑ کے صدقات
۞ حضرت علیؑ کی سخاوت
۞ حضرت علیؑ کی مہمان نوازی
۞ حضرت علیؑ کا جہاد
۞ حضرت علیؑ کی شجاعت
۞ حضرت علیؑ کی اعلیٰ جسمانی قوت
۞ امتیازی خصوصیات
۞ حضرت علیؑ کے زریں اقوال۔

حضرت علیؑ کے بارے میں عیسائی محققین کی رائے

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
مولانا سید اختر حسین کھجوی	کھجوا، مطبع اصلاح	۱۳۵۳ھ

اس کتاب میں مندرجہ ذیل غیر مسلم محققین کی آراء کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

کارلائل، ڈیون پورٹ، واشنگٹن ایرونگ، گبن، طامس لائل، فلپ، جرجی زیدان، اکلی وغیرہ

حضرت علیؑ کی جنگیں

مؤلف:	مترجم:	ناشر :	سال اشاعت:
آقای مہدی شمس الدین	مولانا نصیر الرضا صفدر	لکھنؤ، نظامی پریس	جولائی ۲۰۰۶ء

عناوین کتاب:

جنگ جمل: جنگ جمل، حضرت علی علیہ السلام کی بیعت، حضرت علی علیہ السلام کے مختلف شہروں کے لئے نمائندے، حضرت علی علیہ السلام کا معاویہ کے نام خط، طلحہ و زبیر کا حضرت عائشہ کو جنگ کے لئے بھڑکانا، حضرت امام حسینؑ اور حضرت علیؑ کی آپس میں گفتگو، حضرت علیؑ کے جنگ جمل کے علمدار، حضرت علیؑ کی زبیر کو نصیحت، طلحہ کی موت مروان کے ہاتھوں، مالک اشتر کا عبداللہ بن زبیر پر زوردار حملہ، حضرت علیؑ کا اپنی فاتح فوج کو خطاب، حضرت علیؑ کا جامع مسجد بصرہ میں خطبہ، حضرت علیؑ کے مختلف شہروں میں نمائندے۔

جنگ صفین: حضرت علی علیہ السلام، ایک مصری کی حضرت علیؑ کے بارے میں رائے، امام شافعی کا حضرت علیؑ کے بارے میں بیان۔

جنگ صفین: حضرت علیؑ کا معاویہ کی طرف بیعت کے لئے خط، معاویہ کا عمر عاص کو خط لکھ کر بلوانا، معاویہ اور جنگ کی تیاری، حضرت علیؑ کا عمر عاص کو خط، حضرت علیؑ کی شام کی طرف روانگی، مقام صفین میں لشکروں کا پڑاؤ، عبیداللہ بن عمر کو حضرت علیؑ کی سرزنش، حضرت علیؑ کے جنگ صفین میں علمدار، معاویہ کے جنگ صفین میں علمدار، جعدہ اور عتبہ برادر معاویہ کے درمیان معرکہ، حضرت علیؑ کی معاویہ کو پیش کش، عمرو عاص نے موت سے گھبرا کر حضرت علیؑ کے سامنے پیٹھ ننگی کر دی، حضرت علیؑ کا اہم اعلان، مالک اشتر نے پسپا فوج کو حوصلہ دیا، معاویہ کا حضرت علیؑ کی طرف خط۔

حضرت علیؑ کا معاویہ کو جواب ، معاویہ کا حضرت علی کی طرف خط، حضرت علیؑ کا معاویہ کو جواب، قرآن کو نیزوں پر بلند کرنے کی سازش، حضرت علیؑ کا اپنے اصحاب کو معاویہ کی سازش سے آگاہ کرنا، ابوموسیٰ اشعری کے حکم بننے پر حضرت علی کو اعتراض، حکمیت کا پیان نامہ، حکمیت کے عہدنامہ پر گواہوں کے اسماء، حکمین کے تعین کے بعد اختلاف، حکمین کی آپس میں گفتگو، حکمین کی رائے کا اعلان، فیصلہ کے بعد حکمین کا ایک دوسرے کو گالی دینا، شامیوں کی معاویہ سے بیعت۔

جنگ نہروان: خارجی، خارجیوں کا اہل بصرہ کے نام خط، جنگ نہروان، حضرت علیؑ کی شہادت، معاویہ کے قتل کی کوشش، عمرو عاص کے قتل کی کوشش، حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد۔

حضرت علی علیہ السلام کی حیات پاک

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
حیدر علی مدلجی طاؔ	کراچی، حسنین لائبریری	جنوری ۱۹۸۰ء

اس کتاب میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی سوانح حیات کا ذکر ہے۔

حضرت علیؑ کے خطوط کا ابتدائی مطالعہ اور اس کے بنیادی اصول

مولف:	صفحات:
سید مہربان علی رضوی، راولپنڈی	۶۴

حضرت علیؑ کی شان میں واقع ۱۴۰ احادیث کا ترجمہ مع متن:

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
میانوالی	جامعۂ امام خمینیؒ	۱۹۹۷ء	۵۸

حضرت علیؑ کے فیصلے

محمد عبداللہ مدنی۔

حضرت علیؑ کے فیصلے اور موجودہ تعزیرات اسلامی

مولف	ناشر:	صفحات:
محمد وصی خاں	کراچی، رحمت اللہ بک ایجنسی	۳۲۸

حضرت علیؑ کی مشکل کشائی

مولف:	صفحات:
محمد اطہر میرزا، کراچی	۱۶

ڈی ایف کراکا پارسی کے مضمون کا اردو ترجمہ۔

حضرت علی علیہ السلام کے معجزات

مولف:	ناشر:	صفحات:
مولانا محمد وصی خاں	لکھنؤ، عباس بک ایجنسی	۱۲۸

یہ کتاب حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کے معجزات پر مشتمل ہے۔

عناوین کتاب:

حضرت علی علیہ السلام کی معجز نمائی، علیؑ کا نام لیتے ہی کنویں کا پانی موجیں مارنے لگتا ہے، آج بھی علیؑ کا نام سن کر کافر کے زخم پھٹ جاتے ہیں، ہر لاش پر صرف ایک ہی تلوار کا نشان تھا، نعرۂ حیدری لگانے سے دشمن بھاگ گیا، علیؑ کی نماز کے لئے دو دفعہ سورج پلٹ آیا، علیؑ مدد نہ کرتے تو شیر کھا جاتا، حضرت علیؑ اپنے گھر میں جبرئیل کے پروں کی آواز سنتے تھے، علی نے جھولے کے اندر سانپ کا منہ چیر دیا، جنوں سے یہودی کا مال واپس دلایا، شیر کا حضرت علیؑ کو سجدہ کرنا، علیؑ کے ہاتھوں میں کنکر موتی بن گئے، علیؑ گھوڑے پر سوار ہوتے ہوتے پورا قرآن ختم کر لیتے تھے، عورتوں کی فریاد پر علیؑ نے مدد

کی، مولانا اشرف علی تھانوی کی والدہ سے ایک مجذوب نے کہا، اب جو بچہ ہو علیؑ کے سپرد کر دینا زندہ رہے گا، فرات کی طغیانی سے اہل شہر کو بچالیا، علیؑ کے لعاب دہن کا معجزہ پیرانِ پیر دستگیر کو عربی آ گئی۔

حضرت علیؑ نے اصحاب کو ملک عظیم کی سیر کرائی، ہمارے ساتھ خدا کا شیر ہے، علیؑ کی قبر کی کرامات دیکھ کر بادشاہ حیران رہ گیا، حبشی غلام کا جسم پھٹ گیا، شیر کے زخمی پنجہ کو مولا علیؑ کی قبر پر آرام مل گیا، علیؑ کو برا کہنے والے کو اونٹ نے کچل دیا، ناصبی کتّے کی شکل میں تبدیل ہو گیا، فقیر نے جب مٹھی کھولی تو دس دینار اس کی مٹھی میں تھے، علیؑ کے ساتھ درخت بھی نماز پڑھنے لگا، کمان علیؑ کے ہاتھ سے گرتے ہی اژدھا بن گیا، شمعون الصفاء کی پیشین گوئی، یہاں لولے لنگڑے سب ٹھیک ہو جاتے ہیں، علیؑ سے عداوت رکھنے والے کا انجام، ملعون ازلی مرہ بن قیس کا قتل، ایک پیالہ پانی سے سارے لشکر کو سیراب کر دیا، سانپ نے امیر سے بات کی، اونٹ کے سر کے برابر اژدھے کا منہ۔

علیؑ نے کہا جا کتّے دور ہو جا تو وہ کتّا بن گیا، لشکر کی تعداد بارہ ہزار ایک تھی، وہ اندھا ہو گیا، رسولؐ کے حکم سے علیؑ نے مردے کو زندہ کر دیا، حبشی غلام کے کٹے ہوئے ہاتھ دوبارہ جوڑ دیئے، علیؑ کے حکم سے پیٹ کے اندر بچہ نے سب کچھ بتا دیا، کتّے نے کہا میں نے منافقوں کو کاٹا ہے، علیؑ کا دشمن مسجد میں گیا اور اندھا ہو گیا، یہ مبارک بچہ ہے، شکل کتے جیسی لیکن کان انسانوں کی طرح، تاریخ کا عجیب وغریب فیصلہ، حضرت سلمان کی نماز مولا نے پڑھائی، منکر معراج مرد سے عورت بن گیا، علیؑ کے جنازے کے لئے غیبی اونٹ آیا، علیؑ سے عداوت رکھنے والے کا منہ سیاہ ہو گیا، نہر فرات کی مچھلیوں نے علیؑ کی ولایت کی گواہی دی، جادوگر عورت ایک رات میں عراق سے ہندوستان جاتی ہے، شہر شوش میں حضرت دانیالؑ پیغمبر کی لاش کی برآمدگی، شہد کی مکھی نے رسولخداؐ کی رسالت اور علیؑ کی ولا یت کی گواہی دی، قبر سے اٹھ کر مردے نے کہا: السلام علیکم یا وصی اللہ!

امام حسنؑ کی فرمائش پر جنّت سے انگور منگوائے، وہ پتھر تلاش کرو جس پر چھ انبیا کے نام ہیں، علیؑ منت کے دھاگے نے میری قسمت بدل دی، مولا علیؑ کے روضۂ مبارک نجف پر آج بھی معجزے ہوتے ہیں، السٹرٹیڈ ویکلی آف انڈیا کے ایڈیٹر خشونت سنگھ کا ڈی ایف کرا کا ایک تاریخی انٹرویو، درود

آل محمدؐ وآل محمدؐ کا زندہ معجزہ، حضرت علیؑ کی شہادت پر درخت خشک ہوگیا، شیر ابوطالبؑ کے قدموں پر لوٹنے لگا، علیؑ کے نام کی لوح مبارک جنّت سے آئی، آسمانی بجلی نے کالے ریچھ کو جلا دیا، لڑکی کے پیٹ سے بہت بڑا کیڑا نکلا، علیؑ کے دشمن پر آسمان سے پتھر گرا اور پیٹ سے نیچے نکل گیا، منکر حدیث غدیر اندھا ہوگیا، تعلیم، معجزات حضرت علیؑ۔

Hazrat Ali Murtaza (A):

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مسعود الحسن	لاہور، اسلامک پبلی کیشنز	۱۹۸۸م	۴۴۰

حضرت علی مرتضیٰؑ

مولف:	ناشر:	صفحات:
پروفیسر انوار الحسن روؤفی	لاہور، مکتبۂ علمیہ	۱۱۶

حضرت علی مرتضیٰؑ

مولف:	سال اشاعت:	ناشر:	صفحات:
محمد الدین صدیقی	م۱۹۹۶ء	کراچی، مجلس عثمان غنی	۴۰

حضرت علیؑ مرتضیٰ کے سو قصّے

تالیف: شیخ محمد صدیق منشاوی، مترجم: مولانا خالد محمود، نئی دہلی، رحمانیہ بک ڈپو، ۲۰۱۳ء

اس کتاب میں حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی حیات پاک کے سو اہم واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔

عناوین کتاب مندرجہ ذیل ہیں:

۞ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ۞ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فطانت اور دور اندیشی

- تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو
- حضرت عمر کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بوسہ دینا
- بہادر لڑکا
- شہہ سواروں کے اخلاق
- حضورؐ کے لعابِ دہن سے حضرت علیؑ کا شفاء پانا
- علی رضی اللہ عنہ ہی جوانمرد ہیں
- ایک فقیر اور اشرفیاں
- حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سونا چاندی
- سب سے بہادر کون ہے
- اے علیؑ! تیرا مرتبہ ایسا ہے جیسے ہارونؑ کا موسیٰؑ کے نزدیک تھا
- اگر علی رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا
- ایک عورت اور سہل بن حنیفؓ
- امیر المومنین کے آنسو
- حضرت فاطمہ الزہراؑء رضی اللہ عنہا کا مہر
- حضرت علیؑ اور ایک مغرور یہودی
- حضرت علیؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقرب تھے۔
- کون خلیفہ بنے گا؟، امیر المومنین
- عدالت کے سامنے
- قیامت کے روز کچھ چہرے سفید اور کچھ سیاہ ہوں گے
- ایک مقدمہ کا دلچسپ فیصلہ
- حضرت علی مرتضیٰؑ اور سونے کے برتن
- اللہ تعالیٰ کا اپنے دوستوں کی مدد فرمانا
- حضرت علیؓ اور قلعہ کا دروازہ
- حضرت فاطمہؑ کا خادمہ کی درخواست کرنا
- ایک نیکی کا اجر دس گنا ملتا ہے
- تین درہم کا کپڑا
- اپنے اعزا کو خدا کے عذاب سے ڈرایئے
- حضور اقدسؐ کا حضرت علیؑ کے لئے دعا کرنا
- میرے والد کے منبر سے نیچے اترو
- حضرت علیؑ کے لئے جنّت کی بشارت
- حضرت علیؑ جنّتی ہیں
- غم کے آنسو
- میں اپنے پیٹ میں پاکیزہ چیز ہی ڈالوں گا
- حضرت علیؑ کو اذیت پہچانا
- رسول اللہؐ وسلم کو اذیت پہچانا ہے
- مُردوں کا کلام کرنا

۞ حضرت علیؑ کی شان حضورؐ کی نظر میں
۞ ایک بدکار عورت کا واقعہ
۞ بھلا میں تمہارا مولا کیسے ہو سکتا ہوں؟
۞ حضرت علیؓ کے تین امتیازی وصف
۞ فقیہ کے اوصاف
۞ ام سلمہؓ اور حضرت علیؑ
۞ تاریخ ہجری کا آغاز کیسے ہوا
۞ حضرت علیؑ کا ایک شخص کو طمانچہ مارنا
۞ حضرت علیؑ کی یمن روانگی
۞ اہل بیتؑ کی حکمت
۞ حضرت علیؑ کا اسلام لانا
۞ حضرت علیؑ کے فضائل
۞ حضرت حمزہؑ کی بیٹی
۞ حضرت عمر کا ام کلثومؓ کے لئے پیغام نکاح دینا
۞ جس کا میں دوست ہوں علیؓ اس کے دوست ہیں
۞ سات امراء
۞ خلفائے رشدین
۞ حضرت علیؓ کا صدیق اکبر کو مشورہ دینا
۞ ایک بائع اور بادی
۞ صدیق اکبر کی سبقت
۞ علیؑ کا ذکر خیر سے ہی کرو
۞ حکم تو اللہ کے لئے ہے
۞ ایک عربی عورت اور اس کی باندی
۞ اللہ کی حفاظت ہی میرے لئے کافی ہے
۞ چور غلام
۞ ایک شخص جس کی بینائی ختم ہوگئی
۞ جھوٹے گواہ
۞ یاامیرالمومنینؑ! آپ نے مسند خلافت کو زینت بخشی ہے
۞ کھردرا کپڑا
۞ ایک غلطی کی تلافی
۞ مجھے تقدیر کے بارے میں بتایئے؟
۞ ہمارے لئے بھی ایک معبود بنا دیجئے
۞ چار باتیں یاد رکھو
۞ ابوبکر صدیق کا خلافت کے حق سے دستبردار ہونا
۞ ایک یہودی کا مسلمان ہونا
۞ بوسیدہ چادر
۞ امیرالمومنینؑ! آپ نے سچ فرمایا
۞ نیک لوگوں کی سرزنش
۞ حضرت علیؑ کا ولید کو قتل کرنا
۞ حضرت علیؑ کی فطانت

- ابوسفیان کی عذر خواہی
- حضرت علیؑ کی شان میں قرآن کا نزول
- ایک یہودی اور اس کا باغ
- ایک عورت کا اپنے خاوند پر الزام لگانا
- حضرت علیؑ کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا
- فاروق اعظمؓ کی وفات پر حضرت علیؑ کے تعزیتی کلمات
- یہ دل برتن کی طرح ہے
- مجھے بھی اپنی صلح میں شریک کرلو
- عیال دار ہی اپنا بوجھ اٹھانے میں زیادہ حق دار ہے
- آنحضورؐ کے نعلین مبارک کو سینے والا
- گائے اور دراز گوش
- حضرت علیؑ کی امتیازی شان
- حضرت علیؑ کا کھجوریں جمع کرنا
- اے علیؑ! اللہ تجھے راست باز بنائے
- اہل بیتؑ کی رضا جوئی اصحاب رسولؐ کی صفات
- دو بد بخت آدمی
- کریز بن صباح کا غرور
- اللہ و رسولؐ کا محبوب شخص
- میّت کا اپنے قرض کے سبب محبوس ہونا
- جنگ آخری دم تک ہوگی۔

الحق، حصہ اول و دوم

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
مولانا حکیم سید علی محمد بن مظاہر حسین نوگانوی	دہلی محبوب المطابع برقی پریس	۱۳۵۵ھ

اثبات خلافت بلا فصل حضرت علی علیہ السلام۔

حق کی کسوٹی

مولف:		صفحات:
سید حمزہ علی امروہوی،	دہلی	۷٦

خلافت حضرت علی علیہ السلام کے سلسلہ میں علمی کاوش ہے۔

الحق مع حیدر الکرّار

مفتی خادم حسین ۱۳۷۲ھ/ ۱۹۵۳ء

اس تصنیف میں حضرت علی علیہ السلام کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔

مصنف ڈیرہ اسماعیل خاں کے مشہور عالم، مبلغ اسلام تھے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ عالیہ رامپور میں حاصل کی اس کے بعد سلطان المدارس، لکھنؤ میں زیر تعلیم رہ کر صدر الافاضل کی سند حاصل کی بعدہ مدرسۃ الواعظین میں تربیت تبلیغ کی اور وہیں سے سندھ تبلیغ کے لئے بھیجے گئے، آپ نے خیر پور میں مرکز بنایا پھر تمام علاقے میں تبلیغ کا کام شروع کیا۔[1]

الحق مع حیدر الکرار واعداہٗ فی النار:

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مولانا فیض محمد مکھیانوی	لکھنؤ، نظامی پریس	۱۹۲۹ء	۱۰۰

مولوی قطب شاہ اور مولوی عبد الغفور کے رسالے (حق چار یار) کا جواب۔

الحق مع علی علیہ السلام

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مولانا سید عنایت علی شاہ	سیالکوٹ، مکتبہ در نجف	۱۳۷۹ھ/ ۱۵/فروری ۱۹۶۰ء	۳۲۸

ہفت روزہ در نجف کا پچاس سالہ یادگار نمبر ہے۔ اس میں حضرت علیہ السلام سے متعلق آیات قرآنی، احادیث نبوی، آثار صحابہ، اقوال صوفیاء، مشائخ علماء اور ادباء جمع کئے گئے ہیں۔

۱۔ مطلع انوار، ص: ۲۱۳

حقائق لدنی شرح خصائص امام نسائی

مولف:	مطبوعہ:
مولانا ابوالقاسم حائری ۱۳۲۴ھ	لاہور

امام نسائی نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے خصائص پر ایک نفیس کتاب تحریر کی جو خصائص امام نسائی کے نام سے مشہور ہے۔ مولانا ابوالقاسم حائری نے اس کی علمی شرح ''حقائق لدنی'' کے عنوان سے لکھی، صاحب تذکرۂ علماء امامیہ پاکستان نے اس شرح کو مصنف کی مطبوعہ فہرست میں ذکر کیا ہے۔

مولانا ابوالقاسم حائری کی ولادت ۱۲۴۹ھ میں فرخ آباد میں ہوئی۔ لکھنؤ میں سلطان العلماء سید محمد اور سید العلماء سید حسین سے کسب علم کیا۔ زیارات کے لئے عراق گئے اور شیخ مرتضیٰ انصاری اور علامہ اردکانی سے استفادہ کیا اور اجازات سے نوازے گئے۔ ہندوستان واپس آکر لاہور میں مدرسہ قائم کیا۔ آپ کی تحریک سے نواب نوازش علی خاں نے پشاور اور لاہور میں شیعوں کے لئے مساجد بنوائیں۔ آپ کی علمی مجالس میں حنفی، اہلحدیث، آریہ اور عیسائی سبھی شرکت کرتے تھے۔ آپ کی وفات ۱۴ر محرم الحرام ۱۳۲۴ھ کو ہوئی اور لاہور میں آسودۂ لحد ہوئے۔[۱]

حقدار خلافت ربانیہ فی تحقیق امامت الٰہیہ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
سید محمد علی	کانپور، امیری پریس	۱۹۲۹ء

خلافت حضرت علی علیہ السلام کا اثبات کیا گیا ہے۔

۱۔ تذکرۂ علماء امامیہ پاکستان، ص: ۱۷، تذکرہ مفسرین امامیہ، ص

الحقیقۃ والخلافۃ:

مولانا سید آغا الہ آبادی (۱۳۲۱ھ)

اس کتاب میں مسئلۂ خلافت پر استدلالی بحث کی گئی ہے۔ اس کے مطالعہ سے بہت سنی حضرات شیعہ ہوئے۔

مصنف کی ولادت ۱۲۵۰ھ میں ہوئی۔ صاحب علم وفضل، خطیب اور پیش نماز تھے۔ لکھنؤ کے علماء سے کسب فیض علم کیا۔ ۱۸۸۸ء میں آپ کی شہرت ہوئی۔ آپ نے اذان میں ''خلیفتہ بلا فصل'' کہنے کے سلسلے میں مقدمہ میں کامیابی حاصل کی اور ہائی کورٹ نے ہرجہ خرچہ مدعی کے ذمے واجب الادا قرار دیا۔

آپ نے ۴؍شوال ۱۳۲۱ھ کو ستر سال کی عمر میں رحلت کی۔[۱]

حکمت بوتراب

جاوید جعفری

آپ نے ''حکمت بوتراب'' کے عنوان سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے بارہ ہزار اقوال کو اردو پیکر میں ڈھالا۔ اس کے مؤلف علامہ آمدی (متوفی ۵۱۰ھ) تھے جنھوں نے مختلف موضوعات پر حضرت کے کلام کو مدوّن کیا۔ یہ ترجمہ ''ادارۂ فروغ علم'' دستگیر سوسائٹی کراچی سے جمادی الاول ۱۴۰۸ھ/ یکم جنوری ۱۹۸۸ء میں شائع ہوا۔ ترجمہ عام فہم شستہ اور لطیف ہے۔ ارباب علم وفکر نے نثر ونظم میں ترجمہ کی توصیف بیان کی ہے۔ عالمی فلسفہ کانگریس کے صدر جناب سید محمد تقی امروہوی لکھتے ہیں:

''ایک قول کو عبارت کے ذریعہ تو سمجھا جا سکتا ہے لیکن مفرد لفظوں میں ترجمہ کر کے پیش کرنا بڑی جان جوکھوں کا عمل ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ میری اس رائے

۱۔ مطلع انوار، ص:۳۶، تذکرہ بے بہا، ص:۳۶

سے اتفاق کریں گے کہ علامہ سید جاوید جعفری نے اس مشکل امتحان کو بڑی کامیابی سے پاس کیا ہے"

علامہ سید رضی جعفر نقوی کے توصیفی کلمات بھی مندرج ہیں۔ مشہور شاعر جناب رئیسؔ امروہوی نے قطعہ تاریخ کہا:

مبارک ہو جاوید کی تازہ فکر
کہ ہے شارحِ رمزِ ام الکتاب
ہر اک حرف ہے دفترِ آگہی
ہر اک باب ہے اک بصیرت کا باب
ہیں از روئے اعداد بارہ ہزار
یہ اقوال پاکیزۂ بو ترابؑ
سلونی کے منبر کا وہ خطبہ خواں
کہ معجز نما جس کی شان خطاب
وہ جس کا اک اعجاز تھا لو کشف
سبھی اس کے انوار سے فیض یاب
امام زماں اور نفسِ رسولؐ
ولایت پناہ و امامت مآب
بصد فخر روح الامیں نے کہا
کہ ہے سرمدی حکمتِ بوترابؑ

۱۴۰۸ھ[1]

۱۔ شارحین نہج البلاغہ ص:۲۹۱

حکیم الٰہی، علیؑ بن ابی طالبؑ

مولف: ناشر: سال اشاعت: صفحات:

مولانا مجتبیٰ حسن کاموںپوری راولپنڈی، پاکستان حسینی مشن ۱۹۵۲ء ۱۰۲

اس کتاب میں عظمت مولا علی علیہ السلام بیان کی گئی ہے۔

حلیۃ الصالحین

مولف: ناشر: سال اشاعت:

مولانا سید حیدر علی بن محمد علی حیدر آبادی حیدر آباد دکن ۱۲۹۳ھ

اس کتاب میں حضرت امیر المومنین علی السلام کے بعض کلمات کی تشریح کی گئی ہے۔

حلیۃ الصالحین

میر حیدر علی

یہ شرح کلمات امیر المومنینؑ ہے جو حیدر آباد دکن سے ۱۲۹۴ھ میں شائع ہوئی۔[۱]

مولانا میر حیدر علی بن محمد علی حیدر آبادی کا تعلق سرزمین حیدر آباد دکن سے تھا آپ نے کلام امیر المومنینؑ علیہ السلام کی شرح لکھی۔

حملۂ حیدری:

محمد رفیع باذل (۱۱۲۳ھ)

ملا مرزا محمد رفیع خاں، مرزا محمود مشہدی کے فرزند تھے۔ دہلی میں متولد ہوئے دربار عالمگیر سے حکومت بانس بریلی حاصل کی۔ کچھ عرصے تک گوالیار کے قلع دار بھی رہے۔ آپ کی وفات ۱۱۲۳ھ/۱۱۷۱ء میں ہوئی۔ قبر کے سلسلے میں گوالیار اور دہلی میں اختلاف ہے۔

---

[۱] تالیفات شیعہ، ص:۲۷۴، مصنفین امامیہ ج:۱ ص:۹۹، معجم ما کتب عن الرسول واھل بیت ج:۵، ص:۴۰۸

آپ کا اہم اور یادگار ادبی کارنامہ مثنوی ''حملۂ حیدری'' ہے جو شاہنامۂ فردوسی کے بعد زبان و بیان کے اعتبار سے امتیازی شان کی حامل ہے اس میں تقریباً ۲۸ ہزار اشعار ہیں یہ مثنوی متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔[1]

اس مثنوی میں آپ نے خطبۂ غدیر کا بھی منظوم ترجمہ کیا ہے جو جدا طریقہ سے ۱۳۳۶ھ میں لکھنؤ سے شائع ہوا۔ ۶۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ سید ظہور الحسین فروغ سیتا پوری نے تاریخ کہی:

مرزا رفیع باذل کامل کی نظم میں
جو ترجمہ ہے خطبۂ یوم غدیر کا
مطبوع اس رئیس کے ارشاد سے ہوا
مصداق جس کا نام ہے لفظ امیر کا
محسن مرا حسین و حسن کا مطیع ہے
آقا مرا غلام جناب امیر کا
طبع فروغ نے ہے لکھا سال طبع یوں
خطبہ چھپا جناب رسول قدیر کا[2]

حیات امیر المومنین: غیر مطبوعہ

ابوالحامد منشی حسن بن منشی علی، بعد از ۱۳۱۸ھ

مصنف کا تعلق سرینگر کشمیر محلہ ناؤ پورہ سے تھا۔ آپ نے مرزا احمد قادیانی سے اس کے دعویٰ کی تردید کے سلسلے میں خط و کتابت کی تھی مگر آخری خط کا جواب نہیں آیا تھا۔[3]

۱۔ سرو آواز، ص: ۱۴۱، مآثر الامراء، ج: ۳، ص: ۶۷۷، فہرست کتب خطی کتابخانہ آستان قدس رضوی، ج: ۷، مطلع انوار، ص: ۱۴۵

۲۔ امامیہ مصنفین، ج: ق، ص: ۱۰۷، تالیفات شیعہ، ص ۲۸۷

۳۔ دانشنامۂ شیعہ در کشمیر، ص: ۲۴۶

حیات المسلمین فی مولود امیر المومنینؑ

مولف: ناشر: صفحات:

سید محمد قاسم سونی پتی دہلی، مطبع یوسفی، ۱۳۳۱ھ ۱۴۴

ولادت حضرت علی علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔

حیدر کرارؑ

مولف: ناشر: صفحات:

پیر غلام دستگیر نامی (م ۱۹۶۱ء) حنفی، لاہور، گیلانی پریس ۲۱۶

حیدر کرارؑ

مولف: ناشر: سال اشاعت: صفحات :

مولانا سید نذر حسین شاہ مشہدی مجلس ملی پاکستان ماہ صفر المظفر، ۱۳۸۷ھ ۴۱۶

خ

خطبات عالیات

سید رضی حیدر

نہج البلاغہ سے چالیس خطبات کا انتخاب ہے جن میں فلسفہ و حکمت، اخلاقیات، حق گوئی اور حق شناسی، دنیا کی حیثیت موت کا ذکر کیا گیا ہے یہ کتاب ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء میں کراچی سے شائع ہوئی۔[۱]

محترم سید رضی حیدر نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے خطبات کا انتخاب کیا جس کو کافی مقبولیت حاصل ہوئی۔

خطبات نہج البلاغہ کا خلاصہ

ادیب اعظم ظفر حسن، امروہوی، م ۱۴۱۰ھ

ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن نہج البلاغہ کا وقیع مطالعہ رکھتے تھے آپ نے خطبات نہج البلاغہ کا خلاصہ کیا اور کلمات قصار کی تشریح کی۔ آپ سید دلشاد علی کے فرزند تھے۔ ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۱ء میں محلہ حقانی امروہہ میں متولد ہوئے۔

ابتدائی تعلیم دار العلوم سید المدارس امروہہ اور امام المدارس میں حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے لکھنؤ کا قصد کیا اور جامعہ ناظمیہ میں زیر تعلیم رہ کر سرکار نجم العلماء سید نجم الحسن، ملک الناطقین سید سبط حسن اور مولانا عالم حسین صاحب سے استفادہ کیا۔

پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ ایل۔ سی۔ کا امتحان پاس کیا تعلیم سے فراغت کے بعد ۱۹۱۲ء تک تھیور سوفیکل ہائی اسکول کانپور میں سات سال بطور ہیڈ مولوی کام کیا پھر اس کے بعد بحیثیت

۱۔ تالیفات شیعہ، ص: ۲۸۶، امامیہ مصنفین، ج: ۱، ص: ۹۹

فارسی لکچرر خدمات انجام دیں۔ کراچی میں آپ کی وفات ہوئی۔[۱]

خطبہ عبرت

جرار رضوی، بھیکپوری

آپ نے اس خطبہ کا ترجمہ مثنوی کی شکل میں انتہائی شستہ شگفتہ زبان میں کیا ہے۔ کسی بھی نثر کا نظم میں ترجمہ کرنا وہ بھی کلام امیر المومنین علیہ السلام کا، کارے دارد ہے مگر اشعار کی روانی اور سلاست سے اندازہ ہوتا ہے کہ موصوف کو فن عروض و قوافی پر مہارت حاصل ہے اور زبان و بیان پر قدرت کاملہ رکھتے ہیں۔

آپ نے یہ ترجمہ ۱۴۱۳ھ/ ۲ر دسمبر ۱۹۹۲ء کو مکمل کیا اور ارباب علم و ادب سے داد و تحسین حاصل کی۔

آپ لکھتے ہیں:

''حضرت علیؑ کے خطبے حقیر نے دیکھے نیز پڑھے جس کی وجہ سے ذوق نے کم علم ہوتے ہوئے بھی حیثیت سے بلند عزم کی طرف ہمت کرنے کی توفیق بخشی۔ معبود کے رحم و کرم نے دستگیری کی۔ معصومینؑ کے فیوض نے رہبری کی برکت و رحمت سے مستفید ہو کر دفتر مدح معصومؑ میں شرکت و شمولیت کے لئے سعی کی ہے ملتجی ہوں کہ کوشش قبول ہو''

نمونۂ کلام: ترجمہ خطبۂ عبرت

مشغول ہوں میں حمد میں رب قدیر کی
تسکینِ دل ہے عظمتِ منت کبیر کی
بندوں پہ نعمتیں ہیں مکمل کریم کی
رحمت وسیع تر ہے غضب سے رحیم کی

۱۔ شارحین نہج البلاغہ، ص: ۲۹۳، تذکرہ علماء امروہہ، ص: ۱۲۳

ہر چیز پر ہے حق کی مشیت کو فوقیت
حجت محیط ، فیصلے بر عدل و مصلحت
جملہ فیوض کہتے ہیں تعریف کیجئے
حدِّ بشر میں جتنی ہو توصیف کیجئے
جیسے ربوبیت سے تمسک کئے ہوئے
ڈوبے عبودیت میں ہوں دل کو دیئے ہوئے
توحید میں رہیں متفرّد بنے ہوئے
لغزش سے ہوں بری بھی مکمل تنے ہوئے
جو دھمکیوں سے خوف زدہ حمد میں رہیں
محشر کی کس مپرسی میں بخشش طلب کریں

جناب جرار رضوی کا تعلق علی نگر بھیکپور پوسٹ چین پور ضلع سیوان سے ہے۔ والد ماجد سید علی شیر رضوی اور جد بزرگوار سید نور علی مرحوم بستی کی عظیم ہستیوں میں شمار کئے جاتے تھے آپ کا سلسلۂ نسب حضرت موسیٰ مبرقعؑ پر منتہی ہوتا ہے۔ مولانا سید پیر علی صاحب مرحوم علی نگر کے مشہور عالم دین گذرے ہیں۔[۱]

خطبۂ غدیر

مولانا مقبول احمد، دہلوی (۱۳۴۰ھ)

مشہور عالم و مترجم قرآن مولانا مقبول احمد صاحب کا تعلق سرزمین دہلی سے تھا۔ آپ کے ترجمۂ قرآن کو شہرت عامہ حاصل ہے۔ آپ بلند مرتبہ خطیب اور بے مثال مناظر تھے۔ آپ نے ''خطبۂ غدیر'' کا اردو زبان میں ترجمہ کیا جو لکھنؤ سے عربی متن کے ساتھ ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء میں شائع ہوا۔ ترجمہ انتہائی سلیس اور رواں ہے۔

۱۔ خطبۂ عبرت، ص: ۲، شارحین نہج البلاغہ، ص: ۳۷۷

اسی ترجمہ کو جناب خورشید رضا صاحب فتحپوری نے ہندی زبان میں منتقل کیا جو الغدیر بک ایجنسی لکھنؤ سے ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء میں شائع ہوا۔ جس میں خطبۂ غدیر کے ساتھ اعمال عید غدیر بھی شامل ہیں۔[۱]

خطبۂ غدیر

ملک محمد حیدر

آپ کا شمار ارباب علم و دانش میں ہوتا تھا۔ تاریخ پر گہری نظر رکھتے تھے۔ آپ نے ''خطبۂ غدیر'' کا اردو زبان میں سادہ و سلیس ترجمہ کیا۔

یہ ترجمہ کوہستان پریس، لاہور سے ۱۳۸۹ھ میں شائع ہوا۔[۲]

خطبۂ غدیر

ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
کراچی، پیر محمد ٹرسٹ	۱۹۷۶ء	۶۴

وہ خطبہ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے میدان میں ارشاد فرمایا تھا۔

خطبۂ غدیر

صفدر حسین رضوی

آپ اہل علم و فن میں تھے۔ کراچی میں قیام تھا، غدیر سے متعلق آپ کی تالیف ''خطبۂ غدیر'' ہے جو عباسی پریس، کراچی سے ۱۳۷۶ھ میں منظر عام پر آئی۔[۳]

۱۔ مؤلفین غدیر، ص: ۲۳۴

۲۔ تالیفات شیعہ، ص: ۲۸۷

۳۔ تالیفات شیعہ، ص: ۲۸۷، فہرست آثار چاپی شیعہ، ص: ۱۱۲

خطبۂ غدیر

محمد بشارت علی

حیدرآباد دکن کی علمی شخصیت جناب محمد بشارت علی صاحب کو لکھنے پڑھنے کا بہت شوق تھا آپ نے غدیر سے متعلق کتاب لکھی جس کا نام ''خطبۂ غدیر'' ہے۔ ۱۳۸۷ھ میں حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی جس میں خطبۂ غدیر کو سلیس زبان میں پیش کیا ہے۔

خطبۂ غدیر

میرزا محمد، محمود آبادی

محمود آباد سے ''خطبۂ غدیر'' بہ اہتمام عاصی محمد میرزا محمود آبادی ۱۳۱۳ھ میں شائع ہوا۔ خطبہ کا ترجمہ فارسی زبان میں بطور مثنوی کیا گیا ہے۔ خاتمہ میں گیارہ رباعیاں لکھی گئی ہیں۔ ممکن ہے میرزا محمد صاحب نے ہی اس خطبہ کا منظوم ترجمہ کیا ہو۔[۱]

خطیب قرآن

مولف:	سال اشاعت:
مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، لاہور	۱۹۶۱ء

خصائص علیؑ

مولف:	ترجمہ:	ناشر:
امام نسائی	مولانا صائم چشتی	چشتی کتب خانہ، فیصل آباد

۱۔ تالیفات شیعہ، ص: ۲۸۷

خصائص علویہ

مولف: ناشر: سال اشاعت:

مولانا آغا نعمت اللہ جان احقر امرتسری لاہور، ادارۂ معارف اسلام ۱۹۶۶ء

نقوش پریس اردو بازار، لاہور

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کی خصوصیات کا ذکر ہے۔

خصائص مرتضوی

مولف: مترجم: صفحات:

حافظ ابوعبدالرحمن معروف بہ امام نسائی ۳۰۳ھ مولانا محمد انور کشمیری استاد دارالعلوم دیو بند ۲۲۴

امام نسائی اہلسنت کے بڑے پیشوا اور حافظ حدیث تھے آپ کی ۲۱۵ھ میں مقام نسائی خراسان ایران میں آپ متولد ہوئے اور اوائل عمر میں مصر میں قیام تھا پھر دمشق میں اقامت پذیر ہو گئے۔ آپ نے حضرت علی علیہ السلام کے خصائص سے متعلق مستند احادیث مرتب کیں۔ حق بیانی کے سبب کچھ مسلمانوں نے آپ پر حملہ کر دیا جس میں بری طرح زخمی ہو گئے اور دمشق سے مکہ چلے گئے اور وہاں ماہ شعبان میں آپ نے رحلت کی۔

خلاصہ ''الغدیر'':

مولانا شاہد زعیم فاطمی (۱۹۸۹ء)

مولانا سید عبدالمنان شاہد زعیم فاطمی ادیب، مصنف اور جید الاستعداد عالم تھے ادب پر اعلیٰ قدرت رکھتے تھے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم دیو بند میں داخلہ لے کر درجہ کمال پر فائز ہوئے۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کے قریبی عزیزوں میں تھے۔ طبعیت میں تحقیق و جستجو کا جذبہ کارفرما تھا۔ ۱۹۸۰ء میں اپنی تحقیق و مطالعہ کی بنیاد پر مذہب شیعہ قبول کیا اور حق کی حمایت میں قلم اٹھایا جس کی بنا پر یادگار آثار علمی منصۂ شہود پر آئے۔ آپ نے علامہ امینی کی مشہور کتاب

''الغدیر'' کا خلاصہ اور ترجمہ کیا۔

آپ کی سب سے پہلی تحریری کاوش ''حضرت علیؑ اور ان کے سیاسی حریف'' ہے جو پاکستان سے منظر عام پر آئی۔ دوسری کاوش ''پردہ اٹھتا ہے'' ادارۂ اصلاح لکھنؤ سے ۲۰۰۴ء میں شائع ہوئی جو حق بیانی کی اعلیٰ مثال ہے۔ مولوی ابوالحسن ندوی کی کتاب ''دو متضاد تصویریں'' کا معقول و مسکت جواب بعنوان ''بولتی تصوریں'' لکھا جو بے حد پسند کیا گیا۔ راقم کی لکھنؤ میں ملاقات ہوئی تھی۔ آپ زبردست علمی شخصیت کے حامل تھے۔ سیکڑوں عربی اشعار از بر تھے جو گفتگو کے دوران بیان کرتے رہتے تھے۔ چند سال ہندوستان میں قیام کے بعد آپ ایران چلے گئے اور طویل عرصے قیام کے بعد پاکستان چلے گئے جہاں ۱۹۸۹ء میں وفات ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی رحلت متعصبین کی زہرخورانی سے ہوئی تھی۔[۱]

خلافت اور غدیر خم

شاد گیلانی

جناب شاد گیلانی صاحب کی غدیر سے متعلق تالیف ''خلافت اور غدیر خم'' ہے۔ جس میں آپ نے ثابت کیا ہے کہ غدیر کے میدان میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کی خلافت و وصایت کا اعلان کیا تھا اور مولیٰ کو حاکم کے معنی میں مراد لیا تھا۔

یہ کتاب ادارۂ علوم الاسلام، لاہور سے شائع ہوئی۔[۲]

۱۔ امامیہ مصنفین، ج:۲، ص:۱۰۲، مؤلفین غدیر، ص:۱۲۱

۲۔ امامیہ مصنفین، ج:۱، ص:۴۰۵

خلافت اول

مولف:	ناشر:	صفحات:
مولانا سید محسن وفا سیتاپوری	دہلی اثنا عشری پریس	۱۷۲

یہ کتاب ابن حجر مکی کی کتاب صواعق محرقہ کے باب خلافت خلیفہ اول کا جواب ہے۔

خلافت حقہ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
حکیم فیض محمد	لاہور، بعثت فاؤنڈیشن	نومبر ۱۹۹۵ء	۲۴۹

یہ موضوع خلافت پر ایک اچھی اور تحقیقی کتاب ہے۔

خلافت علیؑ منصوص ہے

مولانا محمد علی پٹیالوی، گوجرانوالہ، پاکستان، شیعہ فیڈریشن۔

خلافت قرآن کی نظر میں

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
سید محمد حسین زیدی برستی	چنیوٹ، ادارۂ حقائق اسلام	۱۹۹۶ء،	۱۴۴

یہ کتاب ڈاکٹر موسیٰ موسوی کی کتاب ''اصلاح شیعہ'' کے باب امامت و خلافت کا جواب ہے۔

خلافت و امامت

شہر:	ناشر:	سال اشاعت:
لکھنؤ	سرفراز قومی پریس	۱۳۵۵ھ

خلافت و امامت:

ماہنامہ (نگار) کے مضامین کو جمع کیا گیا ہے۔ اس کے شروع میں مولانا مرتضیٰ حسین فاضل (م ۱۹۸۷ء) کا مقدمہ مندرج ہے۔

شہر:	ناشر:	سال اشاعت:
لاہور	مکتبہ امامیہ جون	۱۹۶۰ء

خلافت و امامت (حصہ اول)

ناشر:	سال اشاعت:
امامیہ مشن لکھنؤ رجب	۱۳۵۵ھ

اس کتاب میں مسئلہ امامت پر رسالہ نگار لکھنؤ کے مختلف تحقیقی مضامین کو یکجا کر کے شائع کیا گیا ہے۔

خلافت و امامت (حصہ اول)

ناشر:	سال اشاعت:
لکھنؤ امامیہ مشن ، سرزار قومی پریس لکھنؤ	۱۳۵۵ھ

ماہنامہ (نگار) میں جو مضامین خلافت و امامت سے متعلق شائع ہوئے انہیں جمع کیا گیا ہے۔

خلافت و امامت (حصہ دوم)

مولف	صفحات
لکھنؤ، امامیہ مشن، یوسفی پریس لکھنؤ	۱۵۸

خلافت و امامت (حصۂ سوم)

ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
لکھنؤ، امامیہ مشن	۱۹۴۵ء	۱۱۶

خلافت و امامت (حصۂ چہارم)

ناشر:	سال اشاعت:
لکھنؤ، امامیہ مشن جنوری، یوسفی پریس لکھنؤ	۱۹۳۸ء

خلافت و امامت (حصۂ پنجم)

ناشر:	صفحات:
لکھنؤ امامیہ مشن، سرفراز قومی پریس	۱۶۸

خلافت و امامت (حصۂ ششم)

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
محمد رضا نقوی	لکھنؤ امامیہ مشن	۱۹۳۷ء	۲۴۶

خلافت و غدیر خم

مولف:	ناشر:
شاد گیلانی	لاہور، ادارۂ علوم الاسلام

الخلفاء

مولف:	مطبع:
مولانا ڈاکٹر زیرک حسین بن مومن حسین امروہوی	مقبول پریس، دہلی

اس کتاب میں خلفاء ثلاثہ پر حضرت علی علیہ السلام کی افضلیت ثابت کی گئی ہے۔

مصنف کا شمار امروہہ کے ارباب علم میں ہوتا تھا آپ کا ترجمۂ قرآن بہت مشہور ہوا شاعر آپ ادیب اور مناظر تھے۔ راقم نے آپ کے ترجمہ قرآن کی اشاعت نو کی ہے۔

یہ کتاب رضالائبریری رامپور میں موجود ہے۔

خم غدیر

محمد زکی قزلباش

جناب محمد زکی صاحب قزلباش کا شمار ارباب علم و ادب میں ہوتا تھا۔ آپ مذہبی علوم بالخصوص تاریخ میں دلچسپی رکھتے تھے۔ آپ نے واقعۂ غدیر سے متعلق ''خم غدیر'' نامی کتاب ۱۶/ ذی الحجہ ۱۳۲۱ھ/ ۵/ مارچ ۱۹۰۴ء میں بمبئی میں لکھی جو باہتمام جناب سعید احمد صاحب مطبع احمدی علی گڑھ سے ۱۹۰۷ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ اس کتاب میں واقعۂ غدیر کو انتہائی محققانہ انداز میں پیش کیا گیا ہے جس میں حدیث غدیر سے متعلق ائمہ؍احادیث کی یادداشتیں، اصحاب کرام کو ہدایات اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وقتاً فوقتاً اوصاف و قابلیت خلافت جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کا بیان کرنا مندرج ہے۔

آغاز دیباچۂ کتاب:

بعد تکمیل رسالۂ کروفر، جیسا کہ اس کے آخر میں ذکر کر آیا ہوں، میں نے فدک کے حالات لکھنے کے لئے یادداشتیں لکھنا شروع کی تھیں مگر بعض احباب کی یہ رائے ہوئی کہ اٹھارویں ذی الحجہ قریب ہے اس لئے پہلے حالات غدیر خم، متعلق جانشینی جناب امیر المومنین علیہ السلام لکھنے چاہئیں تا کہ یہ رسالہ اس سال کے جلسۂ یادگار یوم ولی عہدی جناب امیر المومنین علیہ السلام میں پڑھا جائے بہ تعجیل ارشاد احباب چند کتابیں وطن اور جناب مولوی عبید اللہ صاحب امرتسری کی کتاب ارجح المطالب کو جس کی اطلاع مجھ کو جناب والد ماجد مدظلہ العالی نے دی تھی لاہور سے منگا کر انہیں کتب کی مدد سے پہلے میں نے واقعات غدیر ہی کو لکھا۔

آغاز کتاب میں قطعہ مندرج ہے:

ادا سے دیکھ کے مجھ کو نہ ٹالنا ساقی
نگاہ لطف سے ارماں نکالنا ساقی
مری ولا میں ملی ہے شراب خم غدیر
دو آتشہ کا ہے نشہ سنبھالنا ساقی

آپ کی دوسری تصنیف ''کروفر در باب فتح خیبر'' جو احمدی پریس علی گڑھ سے شائع ہوئی۔[۱]

خم غدیر

مولف	ناشر
مولانا سید افضل شاہ	پشاور، انجمن حیدریہ، صوبہ سرحد

خم غدیر

محمد افضل شاہ

آپ تاریخ اسلام پر گہری نظر رکھتے تھے۔ غدیر کے موضوع پر آپ کی تالیف ''خم غدیر'' ہے۔ جو انجمن حیدریہ، پیشاور سے شائع ہوئی۔ غدیر کے سلسلے میں معلوماتی کتاب ہے۔[۲]

خیر البریہ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
مولانا طالب حسین کرپالوی	لاہور، جعفریہ دار التبلیغ	۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء

مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے لکھا تھا کہ خلفاء ثلاثہ حضرت علیؑ سے افضل ہیں اسے رد کر کے مصنف نے ثابت کیا ہے کہ حضرت علیؑ خلفاء ثلاثہ سے افضل ہیں۔

۱۔ مؤلفین غدیر، ص: ۲۱۳

۲۔ تالیفات شیعہ، ص: ۲۱۹

د

The Advice of Hazrat Ali:

شیخ زکریا

The Richest Treasure:

مولف: ناشر: صفحات:

مولانا مرزا احمد علی لاہور، ادارۂ معارف اسلام ۱۲

ترجمہ ہدایات حضرت علیؑ بہ مالک اشتر۔

The Richest Treasure:

مولف: ناشر: صفحات:

یوسف این لال جی کراچی، پبلسٹی پرنٹرس ۲۴

ترجمہ ہدایات حضرت علیؑ بہ مالک اشتر

The Lion of Allah Hazrat Ali (A):

افسر علی شاہ

Persian Research Centre, Islamabad 1999

The Glorious Caliphate:

اطہر حسین

Darul Ishhat, Urdu Bazar, Karachi 1997

The Stories of Sahaba:

مولانا محمد زکریا

Malik Bros. Lyalpur

Due -e- Kumail:

مولف:	صفحات:
سید محمد عسکری جعفری، کراچی	۴۵

ترجمہ مع متن عربی

Then came Hazrat Ali (A):

تالیف:	ترجمہ:	ناشر:	سال اشاعت:
دی ایف کراکا	بشیر حسین ملک	ایڈریکس پرنٹرز، لاہور	اکتوبر، ۱۹۹۹ء

دُرِّ بے بہا

مولف:	سال اشاعت:	صفحات:
مولانا سید سجاد حسین باہروی	۱۳۴۰ھ	۲۰۸

اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام میں مومن اول حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

دُرِّ شہوار

امجد علی اشہر

اس کتاب میں مترجم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے خطبات کا اردو زبان میں ترجمہ کیا یہ کتاب مدرسۃ العلوم بکڈ پو علی گڑھ سے شائع ہوئی۔[1]

دُرِّ نجف

مرزا قلیچ بیگ (۱۳۴۸ھ)

اس کتاب میں حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی سوانح حیات درج کی گئی ہے۔ مصنف مختلف علوم میں مہارت رکھتے تھے۔ آپ کی ولادت ۴/محرم ۱۲۷۰ھ کوٹنڈ وٹھورو حیدرآباد سندھ

[1] امامیہ مصنفین، ج:۱، ص:۱۰۰

میں ہوئی۔عربی و فارسی کی تعلیم آخوند شفیع محمد اور قاضی احمد مٹیاروی سے حاصل کی اور انفسٹن کالج بمبئی سے بی۔اے پاس کیا۔تعلیم سے فراغت کے بعد تحصیلدار مقرر ہوئے۔ریٹائرڈ ہونے کے بعد تمام عمر لکھنے پڑھنے میں گذاری۔آپ نے ۷۵۴ کتابیں تحریر کیں جن میں مطبوعہ وغیر مطبوعہ سب شامل ہیں۔[1]

درس انسانیت

حکیم شوکت علی زیدی

آپ نے نہج البلاغہ سے ۱۱۳ کلمات کا خلاصہ بعنوان ''درس انسانیت'' تحریر کیا جو ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۸ء میں کراچی سے شائع ہوا۔[2]

درس ہدایت

مولف: سال اشاعت:

لاہور، امامیہ مشن ۱۳۷۷ھ

ترجمۂ کلمات قصار از نہج البلاغہ۔

دراسۃ فی منثورات الامام علیؑ

ڈاکٹر حسنین اختر، امروہوی

یہ Ph.D کا تحقیقی مقالہ ہے۔۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء میں دہلی سے شائع ہوا۔اس میں حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی نثر کا تحقیقی مطالعہ اور امامؑ کے ان خطبات و مخطوطات کو خاص طور پر یکجا کیا گیا ہے جو نہج البلاغہ کے علاوہ دوسری قدیم کتب میں پائے جاتے ہیں۔

اس مقالہ کی اہمیت کے سلسلے میں علماء نے گرانقدر آراء کا اظہار کیا۔

۱۔ تذکرہ علماء امامیہ پاکستان، ص:۲۳۷

۲۔ تالیفات شیعہ، ص:۳۰۳، امامیہ مصنفین، ج:۱، ص:۹۹

آیت اللہ ابراہیم جناتی لکھتے ہیں:

”فَقَد طَالَعتُ الکِتَابَ الَّذِی اَلَّفَہ الاُستَاذُ الدُّکتور حسنَین اَختَرْ دَامَ عِزُّہ حَولَ الاِمَامِ اَمِیرِ المُؤمِنِینَ عَلَیہِ السَّلَامُ فَوَجدتَہ کِتَاباً قَیِّماً وَ مُفِیداً حَیثُ بَیَّنَ مُؤَلِّفُہ فِی ھٰذَا التَّالِیفِ المُبَارَکِ یَلِی اَوَّلاً دَرَاسَۃٌ فِی سِیرَۃِ اَمِیرِ المُؤمِنِینَ عَلَیہِ السَّلَامُ مِنَن عَھدِ صَبَاہُ فِی حَجِّ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَ آلِہِ اِلٰی آخِرِ عَھدِ خِلَافَتِہِ

ثَانِیاً دَرَاسَۃٌ لِجَانِبِ الاَدَبِ العَرَبِیِّ فِی خُطَبِ الاِمَامِ وَ کُتُبِہِ وَ وَصَایَاہُ

ثَالِثاً دَرَاسَۃٌ لِکَلَامِ الاِمَامِ بِوَصفَۃِ فَوقَ کَلَامِ المَخلُوقِ وَ دُونَ کَلَامِ الخَالِقِ وَ لِھٰذَا الکِتَابَ مُوقِعٌ مُتَحَیِّزٌ یَجعَلُہ یُحَوِّزُ عَلٰی اَھمِیَّۃٍ فَائِقَۃٍ فِی المَکتَبَۃِ الاِسلَامِیَّۃِ“

نہج البلاغہ کے سلسلے میں آپ کی دوسری تخلیق انگریزی زبان میں ہے۔

AN INTRODUCTION TO NAHJUL BALAGHA

یہ کتاب مولانا محمد عبادت ایجوکیشنل سوسائٹی امروہہ سے ۲۰۰۴ء میں شائع ہوئی۔ نہج البلاغہ کے سلسلے میں یہ معلوماتی کتاب ہے۔ کتاب پر پروفیسر ایم۔ این خان و پروفیسر اے۔ کیو۔ جعفری کے تاثرات مندرج ہیں۔

آپ، حضرت مولانا سید محمد عبادت کلیمؔ طاب ثراہ کے سب سے چھوٹے فرزند ہیں۔ ۱۳۸۲ھ/ یکم ستمبر ۱۹۶۲ء میں سفر حیات کا آغاز کیا۔ علمی و مذہبی ماحول میں تربیت ہوئی تعلیم والدعلام سے حاصل کی اس کے بعد امام المدارس انٹر کالج امروہہ میں زیر تعلیم رہے۔ بعدہٗ ایم اے کیا اور ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ الہ آباد یونیورسٹی میں عربی کے لکچرر رہے اور اب دہلی یونیورسٹی میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

دستور علی علیہ السلام

مولف: ناشر:

مولانا صدرالدین الرفاعی راولپنڈی، تعمیری کتب خانہ

یہ کتاب ڈاکٹر صادق نقوی تہرانی کی کتاب کا ترجمہ ہے۔

دعائے جوشن صغیر

مولف: مترجم:

حضرت علی علیہ السلام مولانا سید علی میراں پوری (۱۳۰۹ھ)

حضرت علی علیہ السلام سے منسوب دعائے جوشن صغیر کا اردو ترجمہ ہے۔

مترجم عالم و فاضل اور سلطان العلماء سید محمد صاحب کے شاگرد تھے۔ لکھنؤ میں بڑی شہرت پائی۔ ذاکری کے مسلم الثبوت استاد مانے گئے۔ لکھنؤ میں جب قحط پڑا تو مفتی محمد عباس صاحب نے نماز استسقاء پڑھائی اور آپ نے مجلس پڑھی جس کے بعد فوراً بارش ہوئی۔[۱]

دعوت النظر الیٰ خلافۃ خیر البشر

مولف: ناشر: طبع:

علامہ عدیل اختر سابق پرنسپل مدرسۃ الواعظین لکھنؤ مکتبۂ افادات علامہ عدیل اختر لکھنؤ ۲۰۱۰ء

یہ کتاب حضرت علیؑ کی خلافت و امامت کے موضوع پر اہم و استدلالی تصنیف ہے جو مصنف کے پوتے مولانا میثم زیدی صاحب کی کاوش سے زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔

۱۔ مطلع انوار ص: ۳۴۰

عناوین کتاب:

- تطبیق سند خلافت، ابتدائیہ، تعارف، وجہ تالیف، ابتدائے کتاب، مسئلۂ امامت
- خلیفۂ رسولؐ بعد رسولؐ کون تھا؟
- حدیث اثنا عشر خلیفہ
- حدیث میں بارہ اماموں کے نام بتفصیل و بترتیب
- بارہ خلفائے اہلسنّت
- حضرت علیؑ کی خلافت بلافصل کے دلائل
- ازواج رسولؐ اہل بیتؑ میں داخل نہیں ہیں
- آیۂ تطہیر سے عصمت مراد ہے۔
- آیۂ تطہیر کے علاوہ دلائل عصمت
- قول ابن مشویہ کہ علیؑ معصوم ہیں
- افضل رعیت ہونے سے امامت علیؑ
- علیؑ خیر البریہ، علیؑ خیر البشر
- تمام صفات فضل میں علیؑ تمام خلق سے افضل ہیں۔
- خود بخود تسلیم ہو گیا کہ علیؑ سب سے افضل ہیں۔
- آیۂ انما ولیکم ۔ آیۂ انما اور علامہ زمخشری
- آیۂ بلغ سے علیؑ کی خلافت
- حضرت علیؑ کو رسولؐ نے خلیفہ، وزیر و وصی فرمایا
- حضرت علیؑ کو رسولؐ نے امام بھی بنا دیا تھا
- حضرت علیؑ امیر المومنینؑ ہیں
- خلفاء اہل سنّت اور ان کی دلیلیں
- سعد ابن عبادہ کا بیعت نہ کرنا
- صرف سعد ہی نہیں بلکہ اور لوگ بھی اجماع میں داخل نہ ہوئے تھے
- روایت پیش نمازی حضرت ابوبکر کے متعلق تحقیق
- حضرت عائشہ بنت ابی بکر اور حضرت علیؑ
- کیا حضرت علیؑ و خلفاء شیر و شکر تھے
- حضرت علیؑ اپنے آپ کو حق پر اور خلفاء کو باطل پر سمجھتے تھے، حوالے۔

Dignity of Labour with reference to Nahjul Balagha

شاہ محمد وسیم، پروفیسر

اس کے علاوہ Standing نئی دہلی سے ایک کتاب شائع ہوئی جسے آپ نے اور پروفیسر مولانا علی محمد نقوی نے مشترکہ طور پر مرتب کیا۔ اس کتاب میں اپریل ۱۹۹۵ء میں منعقد ہونے والی عالمی نہج البلاغہ کانفرنس میں پڑھے جانے والے مقالات کو مرتب کیا گیا ہے جو ۱۹۹۷ء میں دہلی سے شائع ہوئی۔

پروفیسر ڈاکٹر شاہ محمد وسیم ان اہل علم میں ہیں جنہیں نہج البلاغہ سے والہانہ عشق ہے۔ Economics کے شعبہ سے تعلق رکھنے کے باوجود نہج البلاغہ کے سلسلے میں بہت لکھا اور خوب لکھا۔ اصل وطن جونپور ہے۔ ولادت یکم جنوری ۱۹۴۱ء کو لکھنؤ میں ہوئی۔ ۱۹۶۱ء میں ایم کام اور ۱۹۷۱ء میں لکھنؤ یونیورسٹی سے Ph.D کی ڈگری حاصل کی۔ ملازمت کا آغاز ۱۹۶۲ء میں لکھنؤ کرسچین کالج میں بحیثیت لکچرر مقرر ہونے کے ساتھ ہوا کالج میں دوران ملازمت اہم خدمات انجام دیں۔ ۱۹۶۹ء میں آپ کا تقرر مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں ہوا آپ نے درس وتدریس کے علاوہ انتظامی امور میں بھی دلچسپی لی۔ آپ نے مختلف ممالک میں علمی وتحقیقی پیپرس پڑھے ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد علی گڑھ ہی میں قیام ہے۔[1]

دلائل السنیہ فی اجوبۃ المسائل السنیۃ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت :
مولانا علی حسن	لکھنؤ، مطبع حسینی اثناعشری	ذی الحجہ ۱۳۰۶ھ/۱۸۸۹ء

اس کتاب میں خلافت وامامت پر اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔

۱۔ شارحین نہج البلاغہ ص: ۳۹۳

دلائل الصادقین

مولف: ناشر: سال اشاعت: صفحات:

مولانا بہادر علی شاہ، م ۱۳۳۵ھ سہارنپور، مطبع چشمۂ کوثر ۱۳۱۳ھ ۱۳۱

اس کتاب میں سابقہ کتب آسمانی سے مسئلہ خلافت کا حل پیش کیا گیا ہے۔

دلیل المتحیرین رد خلافت شیخین

مولف: ناشر: سال اشاعت: صفحات:

مولانا سجاد حسین، بارہوی ۱۳۴۰ھ دہلی، مطبع یوسفی ۱۹۰۶ء ۴۳۰

مرزا حیرت دہلوی کی کتاب (خلافت شیخین) کو رد کر کے حضرت علی علیہ السلام کی خلافت کا اثبات کیا گیا ہے۔

دم علیؑ علیؑ (پنجابی منظوم)

مولف: ناشر:

مختار احمد طالب لاہور، ملک بشیر احمد

دنیائے اسلام کا سپہ سالار اعظم فیلڈ مارشل۔ علی بن ابی طالبؑ

مولف: ناشر:

مرزا مصطفیٰ وزیر آباد، انجمن فدایان حسین

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کی شجاعت و بہادری کا ذکر کیا گیا ہے۔

دنیا نہج البلاغہ کی روشنی میں

مولف: سال اشاعت: صفحات:

کراچی، باب العلم فاؤنڈیشن ۱۳۳۸ھ ۱۷۸

یہ کتاب سید مہدی شمس الدین کی کتاب ''دنیا در نہج البلاغہ'' کا ترجمہ ہے۔

Divine Sovereignty:

مولف:	سال اشاعت:	صفحات:
کراچی، پیر محمد ابراہیم ٹرسٹ	۱۹۷۱م،	۲۰۸

مسئلۂ خلافت حضرت علیؑ۔ کتاب وسنت کی روشنی میں

Divinity:

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
غلام ربانی	لاہور، اسلامل برادرھد	۱۹۵۹م،	۱۵

نہج البلاغہ کی اس حصے کا ترجمہ جس میں توحید باری تعالیٰ کا ذکر ہے۔

دیوان بدیع البیان

مولف:	مترجم:	سال اشاعت:	طبع:
حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام	مولانا ابوالحسنات قطب الدین احمد	ماہ محرم الحرام ۱۳۱۰ھ/ اگست ۱۸۹۲ء	۱۳۱۱ھ/ ۱۸۹۳ء، لکھنؤ،

حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے منسوب اشعار کا سلیس ترجمہ ہے۔

دیوان حضرت علیؑ

میر بھٹ، پاکستان

ذ

ذکر علیؑ

مولف:	ناشر:	صفحات:
علی صدیقی	پرنٹ آرٹس، دہلی	۱۰۸

ذوالفقار

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مولانا ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	لکھنؤ، نظامی پریس	۲۰۱۰ء	۳۶۸

حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کی تلوار ذوالفقار کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔

عناوین کتاب:

- ذوالفقار (کاظمین لکھنؤ) تقریر ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی
- ذوالفقار (گرین ٹاون لاہور) تقریر ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی
- ذوالفقار (امام بارگاہ رضویہ سوسائٹی کراچی) تقریر ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی
- تاریخ ذوالفقار (انچولی سوسائٹی) ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی
- ذوالفقار (سید اعظم علی نقوی جائسی)
- ذوالفقار کی قرآنی اور تاریخی تحقیق (مولانا زین العابدین عابد حیدری، ذوالفقار کا تاریخی ثبوت (پہلی بات)
- ذوالفقار بلقیس کا ہدیہ ہے؟، شاہ غسان کی تلوار تھی؟
- یمن کا بت توڑ کر اس کے لوہے سے ذوالفقار بنائی گئی؟
- ذوالفقار آنحضرتؐ کا معجزہ ہے
- ذوالفقار آنحضرتؐ کی تلوار تھی جسے آپ نے جنگ خندق میں علیؑ کو بخش دیا

- ۞ اپنی بات
- ۞ ذوالفقار جنّت سے آئی، حدیث کا بیان۔
- ۞ قرآنی بیان ذوالفقار جنّت سے آئی
- ۞ ابوبکر شیرازی اہل سنّت کا بیان
- ۞ ابن ابی الحدید کے قصائد میں ذوالفقار کی تعریف
- ۞ لافتیٰ الاّ علی لاسیف الاّ ذوالفقار،، کی آواز کب بلند ہوئی؟
- ۞ کیا بدر کے دن لاسیف الاّ ذوالفقار کی آواز سنی گئی؟ کیا خیبر میں یہ آواز آئی؟، ہاں! احد میں لاسیف الاّ ذوالفقار کی آواز سنی گئی
- ۞ ذوالفقار دلیل امامت ہے،شہید ثالث قاضی نوراللہ شوشتری کا بیان،تلوار کاٹتی ہے مگر ہاتھ چاہیئے۔
- ۞ کلام میر انیس میں ذوالفقار کی مدح، مسدس، ذوالفقار، کا تعارف (از پروفیسر سید احتشام حسین (مرحوم)
- ۞ ذوالفقار (از شمیم کرہانی)، بدر احد میں۔
- ۞ لاسیف الاّ ذوالفقار، کی منادی
- ۞ ذوالفقار کا وزن
- ۞ جنگِ صفین میں ذوالفقار
- ۞ ذوالفقار جنگِ خندق میں
- ۞ ذوالفقار سے یغوث کا قتل یَر الالم اور ذوالفقار
- ۞ ذوالفقار کا تذکرہ
- ۞ مناقب ابن شہر آشوب میں ذوالفقار کا تذکرہ شیخ صدوق کی کتاب علل الشرائع میں۔

ر

راہ علیؑ

اسلام آباد، مسجد الامام الصادقؑ جی ۲/ ۹

رجال نہج البلاغہ

محمود حسن قیصرؔ امروہوی (۱۴۳۲ھ)

یہ کتاب عنوان اور مشمولات کے لحاظ سے خاص اہمیت کی حامل ہے اس کے دو حصے ہیں پہلے حصہ میں رجال کا ذکر اور دوسرے میں رواۃ کا ذکر ہے۔

حصۂ اول میں صرف ان اصحاب کا مختصر ذکر ہے جن سے نہج البلاغہ کا کوئی خطبہ یا مکتوب متعلق ہے یا جس کا ذکر حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے کلام میں کیا ہے۔

حصۂ دوم میں ان راویوں کا تذکرہ ہے جن کا شمار کلام امیر المومنین علیہ السلام کے اہم راویوں میں ہے اور انہی کی روایت سے علامہ رضی تک حضرتؑ کا بیشتر کلام پہنچا ہے اسی ضمن میں ان مؤلفین کا بھی ذکر کیا گیا ہے جن کے حوالے سے علامہ سید رضی نے امیر المومنینؑ کا کوئی کلام نقل کیا ہے۔

یہ کتاب ایران کلچر ہاؤس نئی دہلی سے اگست ۱۹۹۰ء میں شائع ہوئی۔ چوں کہ آپ ابتداء میں حنفی المسلک تھے بعد میں تحقیق کر کے شیعہ مذہب اختیار کیا تھا اس لئے آپ کا خاندان ملا جلا چلا آرہا ہے۔

محقق، ادیب، علامہ سید محمود حسن قیصرؔ کا تعلق امروہہ کے علمی خانوادہ سے تھا، آپ کی ولادت ۱۳۳۸ھ/ ۱۹/ اگست ۱۹۱۹ء میں ہوئی، والد ماجد مولوی سید مقبول حسن قابلؔ امروہوی فارسی کے جید عالم تھے۔ قیصر صاحب نے ابتدائی تعلیم پرائمری اسکول کالا کنواں میں حاصل کی اس کے بعد تحصیل اسکول امروہہ ۱۹۳۴ء میں اردو مڈل پاس کیا بعدہٗ جامعہ سید المدارس امروہہ میں زیر تعلیم

رہکر منشی، کامل وغیرہ کے امتحانات پاس کیئے۔ ۱۹۳۷ء میں جامعہ ناظمیہ لکھنؤ چلے گئے اور سرکار نجم العلماء کے زیر سایہ کسب علم کرنے لگے۔آپ کے اساتذہ میں مولانا اصغر حسین، مفتی محمد علی، مفتی احمد علی، حافظ کفایت حسین، مولانا سید علی نقی نقوی کے اسماء قابل ذکر ہیں۔[1]

رحماء بینہم : جلد اول

مولف:	ناشر:	صفحات:
مولانا محمد نافع فاروقی	لاہور، مکہ بکس	۴۶۴

حضرت علیؑ اور ابوبکر کے تعلقات کیسے تھے۔

رحماء بینہم : جلد دوم

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مولانا محمد نافع فاروقی	لاہور، مکہ بکس	۱۹۸۲ء	۳۶۰

حضرت علیؑ اور عمر کے تعلقات کیسے تھے۔

رحماء بینہم : جلد سوم

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مولانا محمد نافع فاروقی	جھنگ، جامعہ محمدی	۱۹۷۹ء	۲۱۴

حضرت علیؑ اور عثمان کے تعلقات کیسے تھے۔

---

[1] شارحین نہج البلاغہ، ص: ۳۶۲

رحیق مختوم

مولف:	شہر:	سال اشاعت:
سید عباد علی	لکھنؤ،	۱۲۸۰ھ ق

یہ شیعیت کے خلاف لکھا جانے والے رسالہ (قبقاب) کی رد ہے جس میں تحریر کیا گیا ہے کہ سب سے پہلے عبداللہ بن سبا نے حضرت علیؑ کو وصی رسولؐ کہا اس کا جواب دیا گیا ہے۔

رسالۂ پنج حدیث در مناقب جناب امیر علیہ السلام

ملا مہدی استر آبادی، ۱۲۵۹ھ/ ۱۸۴۳ء

اس رسالہ کے مصنف مازندران میں متولد ہوئے۔ نجف اشرف میں آقای سید علی طباطبائی سے تلمذ حاصل کر کے درجۂ اجتہاد پر فائز ہوئے۔ ۱۲۴۰ھ میں لکھنؤ ہند آئے درس و تدریس آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ مفتی محمد عباس صاحب سے مراسلت تھی لوگ کہتے ہیں کہ اس پائے کا عالم عراق و ایران سے کوئی نہیں آیا۔ لکھنؤ میں رحلت کی اور حسینیۂ غفرانمآب میں غفرانمآب کے پہلو میں آسودۂ لحد ہوئے۔[1]

رسالۂ تائید حق بجواب چند سوالات حضرات اہلسنت

مولانا سید محمد وحید، کھجوا، مطبع اصلاح

اس رسالہ میں بعض سوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں مثلاً کیا حضرت علیؑ نے ابوبکر کو مستحق خلافت سمجھا؟ کیا خطبہ شقشقیہ الحاقی ہے۔

۱۔ مطلع انوار، ص: ۶۴۱، تاریخ لکھنؤ، ص: ۱۵۵، نزہۃ الخواطر، ج: ۷، ص: ۴۹۰

رسالۂ سراج الایمان

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
سید منیر زیدی	دہلی، مطبع یوسفی	۱۹۲۵ء

رسالۂ (ہدایت المبتدعین) کے باب خلافت کا رد۔

رسالۂ غدیر

حکیم حسن علی

حکیم حسن علی صاحب کا تعلق بہرائچ سے تھا۔ آپ نے غدیر کے بارے میں یہ معلوماتی رسالہ تحریر کیا جو لاہور سے شائع ہوا۔[۱]

رسالۃ الغدیر فی امامۃ الامیر

علامہ سید علی حائری، ۱۳۶۰ھ

شمس العلماء مولانا سید علی حائری چودھویں صدی کے نامور عالم، مفسر اور متکلم گذرے ہیں۔ غدیر کے موضوع پر آپ کی تالیف ''رسالۃ الغدیر فی امامۃ الامیر'' بہت مشہور ہے جو فارسی زبان میں مطبع اسلامیہ لاہور سے ۱۳۱۸ھ میں شائع ہوئی۔ غدیر کے موضوع پر تحقیقی کتاب ہے۔ آپ نے اس کتاب میں امامت کے سلسلے میں شیعہ وسنی کے درمیان اختلاف اقوال فخر الدین رازی، اثبات نزول آیۂ بلّغ در غدیر خم، غدیر سے متعلق اہلسنت کے اعتراضات کے جوابات، اعتراضات جمہور اہلسنت بحدیث غدیر، صحابہ کا حضرت علیؑ کی بیعت کرنا جیسے موضوعات پر استدلالی بحث کی ہے۔

۱۔ تالیفات شیعہ، ص: ۳۴۵

آغاز کتاب:

"اَلحَمدُ لِلّٰہِ القَدِیمِ القَدِیرِ العَالِمِ العَلِیمِ الکَبِیرِ الَّذِی لَیسَ لَہٗ نَوعٌ وَّلَا جِنسٌ وَلَا نَظِیرَ الَّذِی اَمَرَ النَّبِیَّ البَشِیرَ وَ النَّذِیرَ بِاَبلَاغِ اِمَامَۃِ الاَمِیرِ فَانزَلَ عَلَیہِ یَا اَیُّھَا الرَّسُولُ بَلِّغ مَا اُنزِلَ اِلَیکَ مِن رَّبِّکَ فِی خُمِّ الغَدِیرِ فَقَالَ مَن کُنتُ وَلِیُّہٗ وَالاَمِیرُ فَعَلَیہِ اَفضَلُ الصَّلٰوۃ۔۔۔الخ"

اس کے بعد سبب تالیف تحریر فرماتے ہیں:

"اگر چه علماء اعلام کثر الله المنعام امثالهم فی الاسلام ابلاغ امامت حضرت امیر در یوم غدیر بالتفصیل در کتب کلامیه امامیه بتسطیر آورده اند و بدان جهت ابواب استفاده جاری و استفاضه ساری داشته اند لکن غالباً عوام انام بوجوهات عدیده از دست۔۔۔ بچنیں کتب مطبوعه مفصله معذور باشند پس فقیر حقیر خواست که خاص برای چنین اشخاص جمیع این قضیه را فی الحال علی الاستعجال بالاستدلال بطریق استقلال بعون الله المتعال بنویسم تاکه محبین خاندان رسالت حقیقت امامت و فتوة امیر کبیر را در ظلمت تلبیات و تشبیهات مخالفین بی نقاب تمهید بایعان بینند و بشتاب حقیقت کمال جمال بی مثال سفیر و وزیر بی نظیر را در تشبیهات و تحریرات معاندین بی حجاب تقلید مشاهده نمایند انشاءالله تعالیٰ"

آپ ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۶ء کو لاہور میں متولد ہوئے۔ والد ماجد مولانا سید ابوالقاسم حائری بلند مرتبہ عالم وفاضل تھے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم کے بعد متوسطات کا درس والد ماجد سے لیا۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے عازم عراق ہوئے اور سرکار میرزا محمد حسن شیرازی کے درس میں شرکت کی۔ ان کے علاوہ آقای میرزا

حبیب اللہ رشتی، آقای سید کاظم طباطبائی، آقای محمد کاظم خراسانی، آقای سید ابوالقاسم طباطبائی سے استفادہ کر کے اجازے حاصل کیئے۔[1]

رسالۂ فی ابطال المساواۃ

مولانا نثار حسین عظیم آبادی (م ۱۳۲۸ھ)

اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام مرتبہ میں برابر نہیں ہیں۔ رسول اکرمؐ کا رتبہ بڑا ہے۔

مصنف شوال المکرم ۱۲۶۸ھ میں علی نگر ضلع گیا بہار میں متولد ہوئے۔ جید اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ نجف اشرف میں آقای میرزا محمد حسن شیرازی، آقای شیخ زین العابدین مازندرانی، آقای میرزا حبیب اللہ سے فیضیاب ہوئے۔ آپ علم کلام، فلسفہ منطق میں اعلیٰ مہارت رکھتے تھے۔ حیدر آباد دکن میں رحلت فرمائی اور وہیں آسودۂ لحد ہوئے۔

رسالۂ علی ولی اللہ اور مسئلۂ بداء

مولف:	صفحات:
مولانا غلام حسین نجفی، لاہور	۸۰

رسائل ثلاثہ

مولف:	سال اشاعت:	صفحات:
پروفیسر خسرو قاسم، علی گڑھ	۲۰۱۵ء	۹۶

یہ کتاب حضرت علی علیہ السلام کے فضائل میں تین نایاب رسائل کا مجموعہ ہے۔

مؤلف رقم طراز ہیں:

---

[1] مؤلفین غدیر، ص: ۱۴۳

''ناصبیت کے اس دور میں سیدنا علیؑ کے فضائل کی اشاعت کی جتنی ضرورت ہے شاید ہی کبھی ہو یہ مختصر رسالہ بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے اس میں میں نے تین مختصر رسائل جمع کر دیئے ہیں۔

۱۔ حافظ ابونعیم اصفہانی کی کتاب صفت نفاق سے وہ باب جو سیدنا علیؑ سے متعلق ہے اسے شامل کیا ہے۔

۲۔ علامہ سیوطی کی مختصر کتاب (القول الجلی فی فضل علی) جو محفوظ تھی اس کو شامل کیا ہے۔

۳۔ حضرت علیؑ کے علم و فضل سے متعلق ایک عمدہ تحریر کو شامل کیا ہے جو کتاب فقہ اہل بیت کا حصہ ہے، اللہ پاک میری اس کاوش کا قبول فرمائے اور تا دمِ آخر اسی طرح میں سیدنا علیؑ کے فضائل کی اشاعت کرتا رہوں۔''

رشتۂ فاروق و علیؑ

مولف:	ناشر:	صفحات:
حافظ محمد اقبال رنگونی (حنفی)	اشاعت المعارف، فیصل آباد	۸۸

روض الصادقین الملقب بہ سیرۃ المتقین

مولانا ظفر مہدی اثیم بن سید حسن نقوی جرولی، مطبع عین الفیوض، جرول ضلع بارہ بنکی

یہ کتاب سیرت امیر المومنین علی علیہ السلام پر مشتمل ہے۔اس کی تصنیف ۱۲۹۲ھ میں شروع ہوئی اور ۱۳۰۱ھ مین ختم ہوئی۔ کتاب ایک مقدمہ پانچ روضوں اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔شروع میں مفصل فہرست کتاب مندرج ہے۔اس کے بعد امیر المومنینؑ کے اسماء و القاب خوشنما پھولداری چوکھٹوں میں حروف تہجی کی ترتیب سے دیئے ہیں جو اسم اعظم کے ہم عود (۱۱۱۲) ہیں اور ۴۸ صفحات تک چلے گئے ہیں اس کے بعد صفحہ نمبر ا سے صفحہ نمبر ۲۱۸ تک معجزات کے ہم عود ۵۲۱ معجزات مندرج ہیں۔ یہ کتاب رضا لائبریری رامپور میں موجود ہے۔

مصنف کا تعلق جرول کے سادات موسوی کے تعلقدار گھرانے سے تھا انہوں نے اپنا نسب نامہ اس کتاب میں درج کیا ہے۔ صاحب علم و فضل تھے اور فارسی نظم و نثر پر ید طولیٰ رکھتے تھے۔[۱]

رہبری

مولف:	ناشر:	صفحات:
سید محمد محسن نقوی	کراچی، ادارۂ تعلیمات الٰہیہ	۶۴

اس کتاب میں مصنف رقم طراز ہیں کہ اب جب کہ نبوت ختم ہو چکی ہے تو امامت کی کیا ضرورت ہے۔ اس کا جواب دیا گیا ہے اور خلافت علیؑ اثبات کیا گیا ہے۔

رہبر کامل:

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
سید العلماء سید علی نقی نقوی	لکھنؤ، امامیہ مشن، یوسفی پریس، لکھنؤ	۱۹۴۵ء

یہ کتاب حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی سوانح حیات پر مشتمل ہے۔

۱۔ خورشید خاور، ص: ۲۱۳

ز

زمزمۂ فصاحت

اسداللہ خاں، شوقؔ، بنارسی

نواب اسداللہ خاں بنارس کے نامور ادیب و شاعر تھے۔ آپ نے مختلف اصناف سخن میں طبع آزمائی کی۔ قصیدہ گوئی میں مہارت رکھتے تھے۔ آپ نے عید غدیر سے متعلق تفصیلی قصیدہ کہا جو ''زمزمۂ فصاحت'' کے نام سے رفاہ عام سٹیم پریس لاہور سے ۱۹۱۴ء میں شائع ہوا۔ یہ قصیدہ زبان و بیان کے اعتبار سے مرصع ہے۔[۱]

زہرۂ مشرقہ شرح خطبۂ مونقہ

مولانا علی حسین، زنگی پوری (م ۱۳۱۰ھ)

آپ نے حضرت علی علیہ السلام کے خطبۂ مونقہ کی شرح فارسی زبان میں کی جو زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے۔ شرح تحقیقی و معلوماتی ہے۔

عالم ربانی مولانا علی حسین نے جناب خیرات علی کے گھر ۱۲۴۸ھ/ ۱۸۳۲ء میں آنکھ کھولی۔ ابتدائی تعلیم حاصل کر کے لکھنؤ گئے اور وہاں مولانا حسن علی، مولانا حسین اصغر پاروی، مولانا محمد طاہر اور مفتی محمد عباس سے فیضیاب ہوئے۔ ناسازیٔ مزاج کی بنا پر تعلیمی سلسلہ منقطع ہو گیا، وطن واپس چلے گئے صحت یاب ہونے کے بعد دوبارہ لکھنؤ گئے اور قائمۃ الدین مرزا محمد علی، ممتاز العلماء سید محمد تقی، سید العلماء سید حسین اور جناب احمد علی محمد آبادی کے فیوض و برکات سے مستفید ہوئے۔[۲]

۱۔ امامیہ مصنفین، ج:۱، ص:۱۹۶

۲۔ تذکرۂ بے بہا، ص:۲۳۶، شارحین نہج البلاغہ

س

سراج المبین فی تاریخ امیر المومنینؑ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مولانا اولاد حیدر فوق بلگرامی	کاظم بک ڈپو، دہلی برقی پریس	٦ رجب ۱۳۴۹ھ	۴۹۴

یہ حضرت علی علیہ السلام کے سلسلہ میں نہایت جامع کتاب ہے۔

کتاب کے مندرجہ یہ ہیں:

اہل اسلام کی روحانی تعلیم، امیر المومنین کے حالات، خاندان ہاشم کے تاریخی حالات، حضرت ابی طالبؑ اور حضرت عبد اللہ کے حالات، حفاظت رسولؐ میں حضرت ابوطالبؑ کے مصائب، حضرت خدیجہؑ کے حالات اور نکاح، ابوطالبؑ کی اسلام پر بحث، فاطمہؑ بنت اسد کے حالات، ولادت کعبہ کے ے متعلق حالات، دعوت قریش، شب ہجرت کا واقعہ، قیام مدینہ، غزواتِ رسولؐ، غزوۂ بدر الکبریٰ، حالات تزویج جناب سیدہ سلام اللہ علیہا، مدینہ کے یہودیوں کے قبائل، غزوۂ بنی قنیقاع یہودیوں سے، غزوۂ قرقرۃ الکدر یہودیوں سے، غزوۂ احد وشہادت امیر حمزہؑ غزوہ حمزۃ الاسد، وغزوۂ بنی نظیر، غزوۂ بنی مصطلق، وغزوہ احزاب یا جنگ خندق، غزوۂ بنی قریظہ یہودیوں سے۔

سریہ فدک وصلح حدیبیہ کے واقعات، غزوۂ خیبر، فتح مکہ وبت شکنی، غزوۂ حنین، غزوۂ طائف، سریۂ بنی طے وغزوہ تبوک، تحقیق حدیث منزلت (اَنتَ مِنِّی بِمَنزِلَتِ هَارُونَ مِن مُوسیٰ)، احکام عشرہ کی تبلیغ، سریہ وادی الرمل، مباہلہ با اشراف بنی نجران، سریۂ بنی زبید۔ ومعاملات یمن، حجۃ الوداع۔ وخم غدیر وتحقیقات، جناب رسالتمآبؐ کے حالات وفات وجیش اسامہ وانعقاد سقیفہ بنی ساعدہ، خلافت اولیٰ کے واقعات، خلافت دویمی کے حالات، خلافت ثالثہ کے واقعات تا قبل شوریٰ بعد خلافت ثالث، خلافت رابع، طلحہ ابن عبید اللہ کے حالات وزبیر ابن العوام کے حالات، طلحہ وزبیر

کی بغاوت و عائشہ کا حال، قبیلۂ بنی قیس کی سرگذشت، کوفہ و اہل کوفہ کے حالات، بصرہ میں امیر المومنینؑ کے لشکر کا داخلہ، جنگ جمل کے واقعات، جزیرۂ عرب کی بار دیگر فتح، اہل شام و بنی امیہ کی حکومت۔

جنگ صفین کے حالات و نعمان و عمرو عاص کے حالات، صفین کے ابتدائی حالات و پانی بند ہونا، صفین کی پہلی لڑائی، صفین کی دوسری لڑائی، صفین کی تیسری لڑائی، صفین کی چوتھی لڑائی، صفین کی پانچویں لڑائی، صفین کی چھٹی و ساتویں لڑائی، صفین کی آٹھوی لڑائی، صفین کی نویں اور دسویں اور گیارہویں لڑائی، صفین کی بارہویں لڑائی، صفین کی تیرہویں لڑائی، صفین کی چودھویں لڑائی، صفین کی پندرھویں اور سولہویں لڑائی، صفین کی سترہویں لڑائی اور اس کی رات کو اٹھارویں لڑائی، قتل عمار یاسر کے حالات، صفین لیلۃ الہریر، اقرار نامہ علیؑ و معاویہ حکمین کا فیصلہ، جنگ نہروان و حالات فرقہ خوارج، مناظرۂ امیر المومنینؑ با خوارج، اسلام ذوالثدیہ کا قصہ، ممالک مصر کے حالات و وفات مالک اشتر۔

ضحاک بن قیس و نعمان ابن سیر فہری کا عراق پر حملہ، بصرہ پر عبد اللہ ابن عامر کا حملہ، یزید ابن شمرہ کا حرمین پر حملہ و بسیر ابن ارطاۃ کا حملہ، شیعانِ علیؑ کی تلاش اور عبد اللہ ابن عباس کے بیٹوں کا قتل، امیر المومنینؑ کی شہادت و عبد الرحمن ابن ملجم کا حال، جناب امیرؑ کا مدفن، ازواج و اولاد امیر المومنینؑ، آیات جو امیر المومنینؑ کی شان میں نازل ہوئیں القاب جناب امیر علیہ السلام۔

سرور البشر

مولانا منور حسن خاں، لکھنؤ، مطبع نولکشور

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کے فضائل و مناقب ذکر کئے گئے ہیں۔

سفینۃ الایمان ترجمۂ دیوان علیؑ (پنجابی منظوم)

مولف:	ناشر:	صفحات:
حکیم حافظ غلام محمد حافظ	فیصل آباد، پاکستان آرٹ پریس	۹۶

سفینۂ نجات (جلد اول)

کراچی، باب العلم فاؤنڈیشن ۱۴۱۵ھ ۴۲۱ صفحات موضوعاتی نہج البلاغہ اویس کریم خان کی کتاب (المعجم الموضوعی نہج البلاغہ) سے استفادہ کیا گیا ہے،

سکّۂ حیدری

مولانا عاشق حسین بن حکیم تفضّل حسین (۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء)

اردو مثنوی ہے۔

سلسبیل فصاحت

مولانا ظفر مہدی گہر، جائسی (۱۳۶۰ھ)

آپ کی ادبی یادگار نہج البلاغہ کی اردو شرح ہے۔ راجہ صاحب محمود آباد نے بڑے اہتمام و نفاست سے ۱۹۴۰ء میں نظامی پریس لکھنؤ سے شائع کیا۔ آپ نے ۱۹۳۶ء میں ترجمہ شروع کیا تھا اور اسی دوران آپ پر شدید مرض کا حملہ ہوا، اعضاء و جوارح بے حس و حرکت ہو گئے مگر یہ جذبۂ خدمت تھا کہ آپ اسی حالت میں شرح لکھتے رہے اور بائیسویں خطبہ تک ترجمہ مکمل کر پائے۔ ترجمہ صاف و شستہ زبان میں ہے جس میں ادب کی لطافت اور زبان کی نزاکت کا پورا خیال رکھا ہے اور ضروری الفاظ کی توضیح و تشریح کی ہے۔

مولانا ظفر مہدی کی یہ شرح بے حد مقبول ہوئی۔ جائس ضلع رائے بریلی آپ کا وطن تھا۔ خطیب اعظم مولانا سبط حسن طاب ثراہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ والد ماجد جناب وارث حسن صاحب نے اعلیٰ پیمانے پر علم دین کی تعلیم دلائی۔ عربی ادب میں ملکہ حاصل ہوا، کرسچن اسکول لکھنؤ میں عربی کے استاد مقرر ہوئے، شعر و سخن میں بھی طبع آزمائی کی، ماہنامہ "سہیل یمن" کو علمی و ادبی اسلوب جدید عطا کیا اور اس کے وقار میں اضافہ کیا مگر افسوس کہ آپ کے ادبی آثار مرتب نہ ہو

سکے۔تالیفات میں چند رسالے تھے جن میں سے ''اللہ اللہ'' مسلۂ توحید پر اور ترجمہ ابوطالب از شرف الدین موسوی سوانح برادر بزرگ خطیب اعظم مولانا سبط حسن مطبوعہ ہیں۔[1]

Selected Judgements of Hazrat Ali (A):

مولف:	سال اشاعت:	صفحات:
کراچی، پیر محمد ابراہیم ٹرسٹ	۱۹۷۵ م	۱۴۹

سنت خدا فی خلافۃ الانبیاؑء (حصہ اول، دوم)

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
مولانا مفتی مزمل حسین	ڈیرہ غازی خاں، ادارہ تبلیغ اسلام	۱۹۶۱ء

ثابت کیا گیا ہے کہ سنت الٰہیہ یہ رہی ہے کہ ہر نبی نے اپنے بعد اپنا جانشین منتخب کیا، حضرت رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ کو اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔

Socio- Economic Justice with Reference to Nahjul Balaggha

شاہ محمد وسیم، پروفیسر

اس کے علاوہ Standing ہوئی دہلی سے ایک کتاب شائع ہوئی ہے جسے آپ نے اور پروفیسر مولانا علی محمد نقوی نے مشترکہ طور پر مرتب کیا، اس کتاب میں اپریل ۱۹۹۵ء میں منعقد ہونے والی عالمی نہج البلاغہ کانفرنس میں پڑھے جانے والے مقالات کو آپ نے مرتب کیا۔ ۱۹۹۷ء میں دہلی سے شائع ہوئی۔

پروفیسر ڈاکٹر شاہ محمد وسیم ان اہل علم میں ہیں جنہیں نہج البلاغہ سے والہانہ عشق ہے۔ Economics کے شعبہ سے تعلق رکھنے کے باوجود نہج البلاغہ کے سلسلے میں بہت لکھا اور خوب لکھا۔ اصل وطن جونپور ہے ولادت یکم جنوری ۱۹۴۱ء کو لکھنؤ میں ہوئی۔ ۱۹۶۱ء میں ایم کام اور ۱۹۷۱ء میں

۱۔ مطلع انوار، ص: ۲۹۴، شارحین نہج البلاغہ، ص: ۱۴۹

لکھنؤ یونیورسٹی سے Ph.D کی ڈگری حاصل کی ۔ملازمت کا آغاز ۱۹۶۲ء میں لکھنؤ کرسچین کالج میں بحیثیت لکچرر مقرر ہونے کے ساتھ ہوا کالج میں دوران ملازمت اہم خدمات انجام دیں۔ ۱۹۶۹ء میں آپ کا تقرر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں ہوا آپ نے درس وتدریس کے علاوہ انتظامی امور میں بھی دلچسپی لی ۔آپ نے مختلف ممالک میں علمی و تحقیقی پیپرس پڑھے اور ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد علی گڑھ ہی میں قیام ہے۔[1]

سوانح حیات حضرت علیؑ

مولف: محمد علی قادری
ناشر: لاہور، کتبخانہ نوری
سال اشاعت: ۱۹۶۸ء

سوانح حیات کامل حضرت علیؑ شیر اسلام

مولف: مولوی عبدالرشید (حنفی)
ناشر: لاہور، عبدالرشید چاپخانہ حافظ آبادی
سال اشاعت: ۱۹۰۵ء

سوانح عمری حضرت علیؑ

مولف: کارپردان
ناشر: منشی رام اگروال، تاجر کتب مالک اردو اخبار، لاہور
مطبع: اردو اخبار، لاہور

مصنف کتاب ہندو مذہب سے متعلق رکھتے ہیں مگر حضرت علی کے عقیدت مند تھے آپ نے نظریات کے مطابق حضرت علی کے حالات زندگی قلمبند کئے ہیں۔

یہ کتاب رضا لائبریری رامپور میں موجود ہے۔

۱۔ شارحین نہج البلاغہ، ص: ۳۹۳

سوانح عمری حضرت علیؑ

مولف: ناشر: صفحات:

مولانا حاجی معین الدین ندوی طبع اردو، اخبار لاہور، ۷۲

سوانح عمری علی مرتضیٰؑ

راولپنڈی

مذکورہ کتاب میں حضرت علیؑ کے حالات زندگی نقل کئے گئے ہیں۔

سہ حرفی مناجات جناب امیر علیہ السلام (پنجابی منظوم)

مولف: ناشر: سال اشاعت:

عبداللہ بیگ مرزا لاہور، ہندوستانی پریس ۱۹۱۴ء

سیاست علویہ

مولف: ناشر: سال اشاعت:

مولانا محمد رضی زنگی پوری مصباح الاسلام الواعظ پریس لکھنؤ ۹ دسمبر ۱۹۲۷ء

اس کتاب میں سیاست علویہ جو سیاست الٰہیہ ہے مفصل طور پر بیان کی گئی ہے۔

سید الاوصیاء

مولف: ناشر: صفحات:

مولانا شیخ عارف حسین (متولد ۱۹۰۵ء) لاہور، کتبخانہ اثنا عشری ۳۲۰

اس کتاب میں وصی رسولؐ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں۔ مصنف نے ابتدائی تعلیم بلہرہ ضلع بارہ بنکی میں حاصل کی۔ پھر لکھنؤ آ کر سلطان المدارس میں زیر تعلیم رہ کر ''صدر الافاضل'' کی سند حاصل کی بعدہٗ سلطان المدارس میں مدرس

ہوگئے۔ باقر العلوم سید محمد باقر اور ناصر الملت مولانا ناصر حسین صاحب سے تلمذ رکھتے تھے۔ پاکستان بننے کے بعد خیر پور چلے گئے اور وہاں سلطان المدارس کے مدرس اعلیٰ مقرر ہوئے۔[1]

سیدنا حضرت علی المرتضیٰؑ

ضیاء الرحمن فاروقی

سیدنا علیؑ اپنے فیصلوں اور فتوؤں کی روشنی میں

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
مولانا محمد ناصر قاسمی	لاہور، شیعہ جنرل بک ایجنسی حیدری پریس، لاہور	ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ،

سیدنا علیؑ اور معاویہ کے مابین نزاع کی حقیقت

مولف:	ناشر:	صفحات:
مولانا محمد سراج الحق مچھلی شہری (حنفی)	لاہور، وکیل صحابہ اکیڈمی	۶۲

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ابن تیمیہ

مدوّن:	ناشر:	صفحات:
پروفیسر خسرو قاسم	علی اکیڈمی، علی گڑھ	۱۲۸

اس کتاب میں ابن تیمیہ کے وہ نظریات جو حضرت علی علیہ السلام کی تحقیر و تنقیص سے متعلق ہیں انہیں محکم ادلّہ کے ذریعہ باطل کیا گیا ہے۔ ابن تیمیہ نے علامہ حلی کی کتاب ''منہاج الکرامہ'' کا رد ''منہاج السنہ'' کے نام سے لکھا جس میں حضرت علی اور اہلسنت سے متعلق تمام احادیث کا انکار کیا ہے۔ خسرو صاحب نے یہ کتاب اس لئے مرتب کی ہے تاکہ ابن تیمیہ کے معتقدین دیکھیں کہ ابن تیمیہ کے دل میں حضرت علیؑ اور اہل بیتؑ کی کتنی دشمنی تھی۔

---

[1] تذکرہ علماء امامیہ پاکستان، ص:۱۶۱

سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے زمانہ خلافت کے وہ پہلو جو تاریخ میں اجاگر نہیں کئے گئے:

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
پروفیسر خسرو قاسم	علی اکیڈمی، علی گڑھ	۲۰۱۵ء	۴۳

اس کتاب میں حضرت علیؑ کی سیرت کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

سیدنا علیؑ کا پیغام شیعیان علی کے نام

محمد سلطان نظامی، لاہور، پاکستان

سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مفتی جلال الدین امجدی حنفی	لاہور، ادارۂ معارف نعمانیہ	۱۹۹۴ء	۴۰

اس کتاب میں فضائل و مناقب حضرت علی علیہ السلام ذکر ہوئے ہیں۔

سید المرسلین اور علماء مسلمین کے کلام میں حضرت علی کی اعلمیت کا ذکر

مدوّن:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
پروفیسر خسرو قاسم	علی اکیڈمی، علی گڑھ	۲۰۱۵ء	۶۲

اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام تمام صحابہ میں ''اعلم'' تھے اور ان کے علم کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا، یہ کتاب پانچ فصلوں پر مشتمل ہے۔

پہلی فصل: حضورؐ کے ارشادات میں حضرت علیؑ کی اعلمیت کا ذکر

دوسری فصل: سلف متقدمین کی عبارتوں میں امیر المومنینؑ کی اعلمیت کا ذکر

تیسری فصل: متاخرین کے اقوال میں حضرت علیؑ کی اعلمیت کا ذکر

چوتھی فصل: حضرت علیؑ کی اعلمیت کی عقلی ونظری دلیل

پانچویں فصل: اشکالات وجوابات

سیرت امیر المومنینؑ: جلد۔ا

مولف:	ناشر:	صفحات:
مفتی جعفر حسین بن حکیم چراغ دین	لکھنؤ، عباس بک ایجنسی	۷۱۷

اس کتاب کے بارے میں مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

''آپؑ کی زندگی کے یہ تحریری نقوش پیش کئے جارہے ہیں ان میں نہ رنگ آمیزی سے کام لیا گیا ہے نہ مبالغہ آفرینی سے، نہ ان مین ناروا عصبیت کارفرما ہے اور نہ ہی بے جا جنبہ داری بلکہ حقائق وواقعات اور تاریخی مسلمات کو روشنی میں انہیں اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ آپ کی زندگی وسیرت کے مختلف گوشوں پر روشنی پڑ سکے۔''

اس کتاب میں درج ذیل عناوین مندرج ہیں:

مولود منشا، نسب وخاندان، ابو طالب ابن عبد المطلب، فاطمہ بنت اسد، ولادت باسعادت نام لقب کنیت، حلیہ وسراپا، اخلاق وعادات، پوشش ولباس، طعام وآداب طعام، عہد طفولیت، تعلیم و تربیت، اولیت اسلام، دعوت عشیرہ، نصرت رسول کا آغاز، مقاطعہ قریش، ہجرت مدینہ، مواخات، خانہ آبادی، ابناء رسول، خطبۂ بنت ابی جہل، ازواج واولاد، تعمیر مسجد، عہد نبوی کے غزوات، غزوۂ بدر، غروۂ احد، غزوۂ بن نضیر، عزوۂ احزاب، غزوۂ بنی قریظہ، معاہدۂ حدیبیہ، غزوۂ خیبر، اراضی فدک، فتح مکہ، تطہیر کعبہ، غزوۂ حنین، محاصرۂ طائف، تقسیم غنائم، یمن میں نشر اسلام، امارت یمن، سریہ وادی الرمل، سریۂ بنی طے، غزوۂ تبوک، تبلیغ سورۂ برائت، دعوت مباہلہ، سریۂ بنی زبید، حجۃ الوداع، غدیر خم، جیش اسامہ، امامت نماز، المیہ قرطاس، پیغمبرؐ کا سفر آخرت، تعمیل وصیت، رسول اکرمؐ کی وفات سے ان کار، واقعات سقیفہ پر ایک نظر، بیعت اور جبر وتشدد، امیر المومنینؑ کا مدبرانہ سکوت۔

مسئلہ فدک، فتنہ ارتداد، استخلاف، شوریٰ، بیعت امیر المومنینؑ، امیر المومنینؑ کا طرز جہانبانی، عمال کا معیار تقرر، عمال کا محاسبہ، محکمۂ قضا، بنیادی حقوق کا تحفظ، معاشی نظام، بیت المال کی تقسیم، نظام زکوٰۃ، نظام خراج، نظام جزیہ، شہریت، کاروباری طبقہ کی نگرانی، یتیموں، بیواؤں اور ناداروں پر شفقت، غلاموں سے برتاؤ، قیدیوں سے برتاؤ، ذمیوں سے برتاؤ، اوقاف وتعمیرات خیریہ، ملکی اشاعت اور اس کے وجوہ واسباب، عمال حکومت کی برطرفی اور اس کے وجوہ، معاویہ ابن ابی سفیان، عمرو ابن عاص، عبداللہ بن سعد، ولید ابن عقبہ، سعید ابن عاص، قصاص خون عثمان، جنگ جمل، پایۂ تخت کی تبدیلی، عمال مملکت کا تقرر، ضحاک ابن قیس کی تاخت، قیس ابن سعد کی برطرفی، جنگ صفین، قرارداد تحکیم، تحکیم کے خلاف خوارج کا ہنگامہ، خوارج پر ایک نظر، حکمین کا فیصلہ، جنگ نہروان، محاربات خوارج، سقوط مصر، بصرہ میں ابن عامر کی آمد، شامیوں کے جارحانہ حملے، بسر ابن ابی ارطاۃ کی تباہ کاریاں، شہادت، تجہیز وتکفین، چند تاثرات، ابن ملجم اور اس کے ساتھیوں کا انجام، نجف کی آبادکاری، مرقد علوی کی تعمیر۔

سیرت امیر المومنینؑ (جلد۔۲)

مولف: ناشر:
مفتی جعفر حسین بن حکیم چراغ دین لکھنؤ، عباس بک ایجنسی
(۱۹۱۴ء۔ ۱۹۸۴ء)

اس کتاب میں درج ذیل عناوین مندرج ہیں:

امیر المومنین کا علمی مقام، علم الٰہیات، خدا شناسی کے درجات، اثبات وجود باری، نظریۂ مادیین اور اس کا رد، عقل وادراک کی نارسائی، خدا کے صفات عین ذات ہیں، الفاظ صفاتِ باری کی تعبیر سے قاصر ہیں، صفات ثبوتیہ وسلبیہ، علم باری، قدرت باری، کلامِ باری، نفی رؤیت، عدم مشابہت، خدا پابند مکان وزمان نہیں ہے، خدا مجموعۂ اجزاء نہیں ہے، اللہ حرکت وسکون سے بری ہے، ہستی باری کا

اقرار عمل کا مقتضی ہے، مسئلۂ قضا وقدر، اصول خمسہ، توحید، عدل نبوت، امامت، معاد، علیؑ اور قرآن، جمع قرآن، قرائت قرآن، نقاط واعراب قرآن، کتابت واملاء قرآن، تفسیر قرآن۔

تفسیر سورۂ فاتحہ، تنویع قرآن، علم التجوید، آداب تلاوت، قرآنی استخراج واستنباط، خواص سور وآیات، تدوین حدیث، تنویع حدیث، کلیاتِ فقہیہ، باب الطہارت، باب الصلوٰۃ، باب الصوم، باب الحج، باب الزکوٰۃ، باب الخمس، باب الجہاد، امر بالمعروف ونہی عن المنکر، ولایت و برائت، باب التجارۃ، باب الودیعہ، باب الوصیۃ، باب المیراث، باب الیمین، باب النذر والعہد، باب الصید، باب الاطعمۃ والاشربہ، باب النکاح، باب الطلاق، باب العدۃ، باب القضاء، باب الشہادۃ، باب الحدود، باب القصاص، باب الدیہ، مسائل مشکلہ، متفرق سوالات اور اُنکے جوابات، خطابی واقناعی جوابات، حاضر جوابی، اخبار غیبیہ، بددعا کے فوری اثرات، علم کلام، علم مناظرہ واحتجاج، علم الادب، علم صرف ونحو، علم اللغت، ضرب الامثال علم عروض، فن شعر، فن نثر، علم القرائۃ والکتابہ۔

علم معانی، علم بیان، علم بدیع، فن خطابت، تصنیف وتالیف، علم الطب، تشریح اعضاء، تشخیصِ امراض، دستورِ معالجات، تدابیر حفظانِ صحت، خواص مفردات، ان دیکھی مخلوق، علم نفسیات، علم الحساب، علم ہیئت، حرکت زمین، زمین کی شکل وہیئت، سیارے، آسمان یا کرۂ بخاری، حرکت اجرامِ فلکیہ، سورج سرچشمہ حرارت ہے، سورج اور چاند کا محیط، ستاروں میں آبادی۔

سیرت پاک حضرت علیؑ

مولانا محمد محسن

سیرت حضرت ابوترابؑ

ابن عبدالشکور، نئی دہلی، فرید بک ڈپو لمیٹیڈ،

عناوین کتاب:

خدا کا وعدہ، حضور کے جانشین، خلافت راشدہ کی خصوصیت، کعبہ کے معمار، نور سحر، فدائیانِ اسلام، خلفائے راشدین، قصر خلافت کے آخری محافظ، ابوتراب آغوش مصطفےٰ میں، ابو تراب ایمان کی آغوش میں، بچپن میں عبادت، من انصاری الی اللہ، یادگار رات، مواخات، مسجد نبوی کی تعمیر، حق و باطل کی پہلی جنگ، خاتون جنّت سے شادی، فاتح خیبر، حق و باطل کی دوسری جنگ، صلح حدیبیہ، فرمانِ مصطفےٰؐ لے کر مکّہ کو روانگی، یمن کی طرف روانگی، غزوۂ تبوک، علم بردار رسولؐ، مکّہ فتح ہوتا ہے، حجۃ الوداع، ابوتراب کا پہلا خطبہ، جاہلیت کی یلغار، ابوتراب جنگ جمل میں ابوتراب جنگ صفین میں، قاتل کے بارے میں وصیت، حلیۂ مبارک، خوراک و پوشاک، انگشتریٔ مبارک، کاشانۂ ابوتراب۔

سنّت کی پیروی، فرمانِ ابوتراب، بیت المال، عدل و انصاف، ابوتراب مقرّب بارگاہِ مصطفےٰؐ، ابوتراب اور قرآن سے شغف، ابوتراب کاتبِ وحی، ابوتراب علم کا دروازہ، ایک غلط فہمی کا ازالہ، سیرت ابوتراب ایک نظر میں، خلافت علیؑ عدل و انصاف کا گہوارہ، ابوتراب حضرت عائشہ کی نظر میں، ابوتراب حضرت عمر کی نظر میں، ابوتراب عبداللہ بن مسعود کی نظر میں، آلِ ابوتراب، خراج عقیدت، سیرت ابوتراب کی چند جھلکیاں، جنّت کی رفاقت، حسنین کو وصیت، ارشادات ابوتراب، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سلم، انصار، یہودی سے مکالمہ، ایمان، اسلام، دنیا و آخرت، نسلی افتخار، نعمت اور شکر، یومِ عید، دو رزق، اتمام حجت، کردار ابوتراب، سیرت ابوتراب کا مقصود۔

سیرت حضرت علیؑ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
محمد بشیر صدیقی علی پوری (حنفی)	لاہور، ملک غلام محمد	۱۹۱۴ء

سیرت حضرت علیؑ

مولف: ناشر: سال اشاعت: صفحات:

زیب ملیح آبادی (حنفی) لاہور، مکتبۃ القریش ۱۹۹۲ء ۶۷۲

سیرت حضرت علی کرم اللہ وجہہ

مولف: ناشر:

پروفیسر فیروز الدین روحی کراچی، چاپخانہ ارتش

سیرت حضرت علی المرتضیٰؑ

مولف: ناشر:

مفتی محمد راشد نظامی مکتبہ حاجی نیاز احمد، ملتان

سیرت حضرت علی مرتضیٰؑ

مولانا حسیب القادری اکبر بک سیلز۔

سیرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ

مولف: مترجم: ناشر: سال اشاعت:

حافظ ابن حجر مکی (۹۰۹ھ-۹۷۴ھ) پروفیسر خسرو قاسم علی اکیڈمی، علیگڑھ جنوری ۲۰۰۳ء

یہ ابن حجر مکی کی مشہور کتاب ''صواعق محرقہ'' کے اس باب کا ترجمہ ہے جو حضرت علی علیہ السلام کے فضائل ومناقب پر مشتمل ہے جس میں حضرت علیؑ کی شخصیت، صحابہ واسلاف کی نظر میں اور آپؑ کے حکیمانہ اقوال اور شہادت کا تذکرہ ہے۔

سیرت سیدنا علی مرتضیؓ

مولف: مولانا محمد نافع (حنفی)
ناشر: لاہور، اشاعات تخلیقات

سیرت سیدنا علی مرتضیؓ

مولف: معین الدین نعیمی (حنفی)
ناشر: لاہور، مقبول عام پریس

سیرت علیؑ

مترجم: مولانا سید قرۃ العین عابدی
صفحات: ۳۹۹

آقای ہاشم معرف الحسنی کی کتاب کا ترجمہ۔

سیرت علیؑ

ناشر: کراچی، تاج کمپنی
صفحات: ۴۸

سیرت علیؑ:

مولف: محمد شفیع الدین خاں مراد آبادی
مطبع: اسلامیہ اسٹیم پریس، لاہور

سیرت علیؑ

کراچی، تاج کمپنی

سیرت علیؑ قرآن کریم کی روشنی میں بجواب کوکب دری

مولف:	ناشر:	صفحات:
محمد یوسف (حنفی)	راولپنڈی، تحفظ ناموس صحابہ، چوہرھر پال	۱۱۲

سیرت علی علیہ السلام وحقائق ومعارف اسلام

مولف:	طبع اول:	طبع دوم:
ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن امروہوی	۱۹۶۰ء	جون ۲۰۰۷ء

اس کتاب میں حضرت علیؑ علیہ السلام کی اسلام کے سلسلہ میں خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔

حسب ونسب، حضرت علیؑ کے والدین، ابوطالبؑ مومن قریش، ولادت باسعادت، حال ولادت، تربیت، اظہار اسلام، حلیۂ مبارک، دعوت ذوالعشیرہ، واقعۂ شب ہجرت، عقد مواخات، نکاح جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا، غزوۂ بدر اور حضرت علیؑ، جنگ احد اور حضرت علیؑ، جنگ خندق اور حضرت علیؑ، جنگ خیبر اور حضرت علیؑ، فتح مکہ اور حضرت علیؑ، جنگ حنین اور حضرت علیؑ، جنگ طائف اور حضرت علیؑ، جنگ تبوک اور حضرت علیؑ تبلیغ سورۂ برائت اور حضرت علیؑ، سریۂ وادی الرمل اور حضرت علیؑ، مباہلہ اور حضرت علیؑ، واقعۂ غدیر اور حضرت علیؑ، وفات رسولؐ اور حضرت علیؑ، وفات رسول کے بعد، سقیفہ میں خلافت پر جھگڑا، خلافت اولیٰ اور حضرت علیؑ، علیؑ وجمع القرآن، مقدمۂ فدک۔

عہد خلیفۂ ثانی اور حضرت علیؑ، عہد خلیفۂ ثالث اور حضرت علیؑ، حضرت علی علیہ السلام کے دیگر حالات، واقعات خلافت علی علیہ السلام، بیعت کے بعد، تقسیم بیت المال، حضرت عثمان کے قصاص کا

معاملہ، حضرت عثمان کے گورنروں کی معزولی، جنگ جمل، مکہ میں جنگ بندی کی تیاری، حضرت علیؑ کی مدینہ سے روانگی، اویس قرنی کی بیعت، علیؑ کا خط طلحہ وزبیر کے نام، حضرت عائشہ کے نام، خطوط کے جواب، ان جوابات پر امام حسنؑ کا خطبہ، حضرت عائشہ ماءِ حوأب پر، لشکر جمل کا بصرہ پہنچنا، اہل جمل کا عثمان بن حنیف پر شبخون مارنا، عثمان بن حنیف کا خدمت علیؑ میں آنا، علی علیہ السلام کا بصرہ پہنچنا، اہل جمل کا جنگ کے لئے نکلنا، معرکہ جنگ، طلحہ کا قتل ہونا، زبیر کا مارا جانا، انجام جنگ جمل۔

حضرت عائشہ اور عبداللہ ابن عباس کی گفتگو، جناب امیرؑ جناب عائشہ کے پاس جاتے ہیں، امام حسنؑ کی ایک بات پر عائشہ کا مدینہ جانے پر تیار ہو جانا، مدینہ کو روانگی، جنگ جمل کے اسباب اور حضرت علیؑ کا خطبہ، جنگ صفین، معجزہ، فریقین میں تیریاں، معاویہ نے پانی بند کر دیا، مکر اور احسان نہ شناسی، معاویہ نے رسد بند کر دی، آغاز جنگ، جناب امیرؑ کا معاویہ کو جنگ کے لئے بلانا، جناب عمارؓ کی شہادت، مالک اشتر کی بے نظیر جنگ، قرآن نیزوں پر بلند ہوئے، حکمین کا تقرر، کشتگانِ صفین، حکمین کا فیصلہ، واقعات بعد تحکیم، جنگ نہروان، خارجیوں کی شکست، معاملات مصر، محمد بن حذیفہ، قیس بن سعد مصر میں، عمرو عاص کی چڑھائی مصر پر، معاویہ کے لئے حملے مملکتِ جناب امیرؑ پر۔

حضرت علیؑ کے عہد کے دیگر واقعات، جنگ نہروان کے بعد خوارج کی بغاوتیں، جناب عقیل معاویہ کے پاس، عبداللہ بن عباس اور علیؑ میں شکر رنجی، وفات امیر المومنین علیہ السلام، سیاست علویہ پر ایک نظر، ملکی فتوحات کس وقت مفید نہیں، حضرت علیؑ کے عہد میں ملکی اضافے، حضرت علیؑ کا طرز جہاں بانی، ملکی نظام اور ہر صیغہ کے متعلق ہدایات، خلافت مرتضوی کے عہدیدار، جناب امیرؑ کا پیغام گورنروں کے نام، جناب امیرؑ کا انتباہی فرمان عاملوں کے نام، صیغۂ تحصیل خراج، زکوٰۃ و صدقات، جزیہ کی شرح وتقسیم، محکمۂ قضایائے عدالت، فوجی محکمہ، رسد رسانی، تقسیم بیت المال، رفاہ عام کے کام، غیر اسلام ممالک کے وفود سے مناظرے۔

امیر المومنینؑ کی ذات جامع کمالات اور مخزن علوم وفنون تھی، شاعری، امیر المومنینؑ کی عادات وخصائل، شجاعت امیر المومنینؑ، مروّت، دشمن کی زبان سے حضرت کی تعریف،، سخاوت،

حلم، زہد، امیر المومنینؑ کا زہد فی اللباس، طرز معاشرت اور رعایا پروری، قضایا کا فیصلہ، حسن خلق، سرعت فہم، صداقت، طہارت، عبادت، روزہ، صدقات، دشمن سے حسن سلوک، حضرت علی علیہ السلام کے فضائل ومناقب، فضائل امیر علیہ السلام پر ایک ناصبی کے اعتراضات کے جوابات، امیر المومنین علیہ السلام کے القاب، جناب امیر المومنین کی ازواج واولاد، خصائص امیر المومنینؑ، حضرت علی علیہ السلام کی معیت رسولؐ خدا سے چند سوالات کے جوابات، قرآن اور اہل بیتؑ، آسمانی کتابیں اور ان کی ضرورت، قرآن کے معنی اور کتاب اور قرآن کا فرق، قرآن کی شانِ نزول۔

قرآن مجید کی امتیازی شان، علامات اوقاف، حقیقت وحی، قرآن اور حدیث قدسی میں فرق، قرآنی آیات کی توضیح، قرآن کی اعجازی شان، قرآن کس لحاظ سے معجزہ ہے، قرآن کی فصاحت وبلاغت کے آگے فصحائے عرب نے ہتھیار ڈال دیئے، فصاحت وبلاغت قرآن، قرآن مجید کی ایک اور اعجازی شان، قرآن کی ایک خاص صفت، قرآن مجید اور اخبار بالغیب، سب سے چھوٹے سورہ کی معجز بیانی، قرآن کی پیشین گوئی یہودیوں کی ذلت کے متعلق، قرآن سے تفائل واستخارہ، قرآن کی اعجازی شان ایک اور طریقہ سے، قرآن کن مضامین پر مشتمل ہے، قرآن مجید کی قرئتوں میں اختلاف کیوں ہوا، اپنے عہد حکومت میں حضرت علیؑ نے قرآنی اغلاط کو صحیح کیوں نہ کیا، قرآن مجید آنحضرتؐ کا معجزہ لیکن معجزہ سے کیا مراد ہے، قرآن کی جامعیت، الفاظ قرآن کے متعدد معنی۔

قرآن میں حذف واسقاط، جمع ترتیب قرآن، رد کے بعد حضرت علیؑ کا قرآن پھر کسی نے نہ دیکھا، مصحف علیؑ کے بعد دو مرتبہ قرآن کو جمع کیا گیا، مسئلۂ تحریف قرآن، قرآنی سوروں کے نام کس نے رکھے، قرآن اور مدح اہل بیتؑ، قرآن میں کل آیات اور ان کی تقسیم، قرآن کے رموز ونکات، قرآن محتاج تفسیر نہیں، تفسیر بالرائے کیوں جائز نہیں، معجزات انبیاءؑ اور معجزات رسولؐ خدا میں فرق، فضائل ومناقب اہل بیتؑ، آل وعترت واہل بیتؑ کی تحقیق، پانچ باتوں میں آل کے ساتھ آنحضرتؐ کا شریک ہونا، فضائل آل رسول میں احادیث، تحقیق لفظ اہل بیتؑ، تحقیق لفظ عترت، تحقیق لفظ ذی القربی، آلؑ، اہل بیتؑ، عترت اور ذوی القربی ایک ہی ہیں، امیر المومنین علیہ السلام کی دینی

خدمات، علی علیہ السلام کی جنگی خصوصیات، علیؑ کی دوسری خدمت۔

حضرت علیؑ کی تیسری عظیم الشان دینی خدمت، علی علیہ السلام کی چوتھی دینی خدمت، علی علیہ السلام کی پانچویں دینی خدمت، علی علیہ السلام کی چھٹی دینی خدمت، علی علیہ السلام کی ساتویں دینی خدمت، قرآن اور علیؑ، حدیث ثقلین اور علیؑ من عندہ علم الکتاب کا مصداق کون ہے، قرآن اور اہل بیتؑ میں مماثلت، طینت اہل بیتؑ، آئمہ علیہم السلام امت محمدیؐ پر گواہ ہیں، امام کے پاس اسم اعظم الٰہی ہوتا ہے، آئمہ اور علم غیب، ائمہؑ سے صدور گناہ ممکن نہیں، اہل بیت علیہم السلام سے استمداد کا طریقہ، امیر المومنینؑ کا سوائے نبوت تمام کمالات میں مساوی رسولؐ ہوتا، طہارت اہل بیتؑ سے کیا مراد ہے، اہل بیت علیہم السلام نے غرض رسالت کی تکمیل کی۔

اہل بیتؑ رسولؐ سے اللہ کے وعدے اقتدار اہل بیتؑ پر کاری ضربیں، توحید باری تعالیٰ، اولاد آدم میں بت پرستی کا آغاز، قرآن میں توحید پر استدلال، توحید اور اسلام، حضرت رسولؐ خدا کا مناظرہ پانچ ادیان والوں سے، حدیث ہلیلہ، امام جعفر صادقؑ کا مناظرہ ابوشاکر دیصانی سے، ایک زندیق کا سوال، امیر المومنین سے سوالات، امام رضا علیہ السلام سے سوالات، توحید کے متعلق امیر المومنین کا ایک معرکۃ الآراء خطبہ، آنحضرتؐ کے بعد توحید پر کیا گزری۔

سیرۃ المعصومین فی فضائل امیر المومنینؑ

مولانا اقبال حسین نقوی

حضرت علی علیہ السلام کے فضائل و مناقب کے سلسلے میں یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ مصنف کی ولادت ۱۱ر جنوری ۱۹۴۹ء کو بمقام پیلی راجن قتال ضلع بہاولپور میں ہوئی۔ دینی تعلیم مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں حاصل کی اور درس نظامی کی تکمیل کی۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد اوچ موغلہ شریف میں ایک مدرسہ دار العلوم زینبیہ اثنا عشریہ قائم کیا جس کے آپ مدرس اعلیٰ مقرر رہوئے۔[۱]

۱۔ تذکرہ علماء امامیہ پاکستان ص: ۴۵

سیرت مولائے کائناتؑ:

مولف: ناشر:

مولانا فریاد حسین جعفری نظامی دارالاشاعت اہلسنت، شیش گڑھ ضلع بریلی (یو۔ پی)

اس کتاب پر ڈاکٹر مصطفیٰ حسین نظامی نیازی کی تقریظ مندرج ہے۔ اس کتاب میں فضائل و سیرت حضرت علی علیہ السلام پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

عناوین کتاب اس طرح ہیں:

- فضائل مولا علیؑ
- بخاری شریف باب مناقب علیؑ
- حضرت علیؑ کے جنگی کارنامے
- حضرت علیؑ کے حکیمانہ اقوال
- حضرت علیؑ اور معاویہ کی کشمکش۔ وغیرہ

سیرت مولائے کائنات علیؑ (حصہ اول)

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
سید مراد علی جعفری	کراچی، ادارۂ تحقیق دانش مشرق	۱۴۱۴ھ	۹۶۸

سیرت مولائے کائنات علیؑ (حصہ دوم)

مولف:	سال اشاعت:	صفحات:
سید مراد علی جعفری، کراچی	۱۴۱۵ھ	۴۶۷

سیرت مولائے کائنات علیؑ (حصہ سوئم)

مولف: ناشر: صفحات:

سید مراد علی جعفری کراچی، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء ۵۰۰

یہ انتہائی تحقیقی اور معلوماتی کتاب ہے۔

سیرۂ علیؑ

مولف: ناشر: سال اشاعت:

قاضی عبدالنبی کوکب (حنفی) لاہور، ٹیکنیکل پبلشیرز ۱۹۷۳ء

السیف الجلی علی منکر ولایۃ علیؑ

مولانا محمد طاہر القادری

آپ عالم اسلام کے مشہور عالم اور مقرر ہیں۔ قادری سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں بڑی تعداد میں آپ کے آثار علمی ہند و پاک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ کی مشہور تصنیف ''السیف الجلی علی منکر ولایۃ علیؑ'' اعلان غدیر سے متعلق علمی کاوش ہے۔ اس کے متعدد ایڈیشن منظر عام پر آچکے ہیں۔ اس کتاب کو ہندوستان میں عباس بک ایجنسی لکھنؤ نے دسمبر ۲۰۰۸ء میں شائع کیا۔ اس کتاب میں ۵۱ احادیث کتب اہلسنت سے نقل کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ واقعۂ غدیر پر بیان کرنے والے صحابہ وتابعین، حدیث غدیر کی تخریج کرنے والے ائمۂ حدیث دوسری صدی ہجری سے گیارہویں صدی ہجری تک۔ اور آخر کتاب میں ماخذ ومراجع کی فہرست ہے۔

آغاز کتاب:

''آج ۱۸/ذی الحجہ ہے۔ جس دن حضور اکرمؐ نے حجۃ الوداع سے مدینہ طیبہ واپسی کے دوران غدیر خم کے مقام پر قیام فرمایا اور صحابۂ کرام کے ہجوم میں سیدنا علیؑ المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الشریف کا ہاتھ اٹھا کر اعلان فرمایا:

''مَن کُنتُ مَولَاہُ فَعَلِیٌ مَولَاہُ''

یہ اعلان ولایت علی تھا۔ جس کا اطلاق قیامت تک جملہ اہل ایمان پر ہوتا ہے اور جس سے یہ امر قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جو ولایت علیؑ کا منکر ہے وہ ولایت محمدیؐ کا منکر ہے۔

اس عاجز نے محسوس کیا کہ اس مسئلہ پر بعض لوگ بوجہ جہالت متردد رہتے ہیں اور بعض لوگ بوجہ عناد و تعصب۔ سو یہ تردد اور ان کا رامت میں تفرقہ و اشاعت میں اضافہ کا باعث بن رہا ہے۔ دریں حالات میں نے ضروری سمجھا کہ مسئلہ ولایت و امامت پر دو رسالے تالیف کروں ایک بعنوان ''السیف الجلی علیؑ منکر ولایت علیؑ'' اور دوسرا بعنوان ''**القول المعتبر فی الامام المنتظر**'' پہلے رسالہ کے ذریعہ فاتح ولایت حضرت علیؑ علیہ السلام کے مقام کو واضح کر دوں اور دوسرے کے ذریعہ خاتم ولایت حضرت امام مہدیؑ کا بیان کروں تا کہ جملہ شبہات کا ازالہ ہو''

یہ حقیقت ہے کہ آپ نے واقعہ غدیر سے متعلق علمی مواد جمع کیا مگر آپ لکھتے ہیں کہ خلافت و ولایت کی دو قسمیں ہیں: ظاہری اور باطنی۔ خلفاء ثلاثہ خلافت ظاہری کے وارث تھے اور حضرت علیؑ خلافت باطنی کے وارث تھے۔ آپ کی یہ تقسیم اعلان غدیر کے صریحاً خلاف ہے کیوں کہ حضور اکرمؐ نے غدیر کے میدان میں ظاہری و باطنی خلافت و ولایت کا اعلان فرمایا تھا نہ کہ باطنی خلافت کا۔ اقرار ولایت لینا اور اولی بالتصرف بتانا خود اس بات کی دلیل ہے کہ بعد رسول اکرمؐ مولا علی ہی کو ظاہری و باطنی ولایت حاصل ہے۔

مولانا طاہر القادری صاحب نے اس کتاب میں بین بین راستہ اختیار کرنے کی کوشش کی ہے جو منشائے اعلان غدیر کے خلاف ہے۔[1]

---

[1] مؤلفین غدیر ص: ۲۱۷

سیف مسلول

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مولانا شیخ احمد دیوبندی	لکھنؤ، مطبع اثناعشری	۱۳۱۶ھ	۲۹۶

مصنف نے اس کتاب میں حضرت ابوبکر کی خلافت باطل کر کے حضرت علی علیہ السلام کی خلافت کو ثابت کیا ہے۔

ش

شان حیدر کرارؑ

مولف: ناشر:

مولانا عبدالستار تونسوی (حنفی) ڈیرہ غازی خاں، مدرسہ عربیہ جامع عثمانیہ تونسہ

شان علیؑ

مولف: ناشر: سال اشاعت: صفحات:

شوکت علی عابد حیدرآباد سندھ، المصطفیٰؐ کتاب گھر اکتوبر ۱۹۸۱ء ۳۷۶

یہ کتاب تیرہ ابواب پر مشتمل ہے جس میں مختلف عنوانات کا ذکر ہے۔ جیسے عظمت خاندان، ولادت، حجۃ الوداع اور اہم اعلان، علیؑ اور علم، علیؑ اور عدل، علیؑ اور کردار، شان علیؑ بزبان علیؑ، علیؑ اور معجزات وغیرہ۔

شان علی علیہ السلام

مولف: ناشر: صفحات:

مولانا سید محمد الیاس جارچوی دہلی، امیر بک ایجنسی کوچہ روح اللہ خاں، ۱۶
فوٹو لیتھو پریس، دہلی

شان مرتضیٰؑ بزبان خدا و مصطفیٰؐ

مولانا غلام علی ارشد (متولد ۱۹۴۷ء)

اس کتاب میں آیات قرآنی اور احادیث نبوی کی روشنی میں فضائل حضرت علی علیہ السلام بیان کئے گئے ہیں۔

مصنف کی ولادت ۱۰/ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو بمقام سگھر پور پنڈ وادن خاں ضلع جہلم میں ہوئی۔ آپ نے جامعۃ المنتظر میں تعلیم حاصل کرکے ''سلطان الافاضل'' کی سند حاصل کی اس کے بعد شیعہ مسجد شاہ خراسان اقبال ٹاؤن لاہور میں خطیب مقرر ہوئے۔اور اس وقت سے اب تک تبلیغ دین میں ہر وقت مصروف رہتے ہیں۔[1]

شجرۂ ملعونہ

ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
سندھ، الولایہ پبلی کیشنز	۲۰۰۰ء	۱۷۶

اس کتاب میں دشمنان حضرت علیؑ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

شخصیت و نقش علیؑ

ناشر:	سال اشاعت:
صباح الدین اصلاحی ، لاہور، اشرف	۱۹۶۱ء

شرح بعض خطب امیر المومنینؑ

شیخ محمد علی، حزیں لاہیجی (م ۱۱۸۰ھ)

شیخ محمد علی حزیں بارہویں صدی کے اہم شارحین نہج البلاغہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔آپ نے حضرت امیر المومنینؑ کے بعض خطبات کی فارسی میں شرح لکھی جس کا نام ''شرح بعض خطب امیر المومنینؑ'' ہے۔شرح تحقیقی و معلوماتی ہے۔دقیق مطالب کو اچھے انداز میں بیان کیا ہے۔اس کے علاوہ خطبۂ شقشقیہ کا معنی خیز ترجمہ کیا۔آپ شیخ ابوطالب کے فرزند تھے، ۲۷/ ربیع الثانی ۱۱۰۳ھ/ ۱۹/ جنوری ۱۶۹۲ء اصفہان میں متولد ہوئے، ملا شاہ محمد شیرازی نے تقریب بسم اللہ کرائی۔

۱۔ تذکرۂ علماء امامیہ، پاکستان، ص: ۲۱۷

بچپن سے علم وادب کا شوق تھا علماء اصفہان سے کسب علم کیا والد ماجد سے شرح نظام، تہذیب، شرح ایساغوجی، شرح مطالع الانوار، شرح ہدایت الحکمۃ کا درس لیا۔ اس کے علاوہ شرائع الاسلام، معالم الدین، تفسیر صافی کی تعلیم حاصل کی۔ عارف کامل شیخ خلیل اللہ سے روحانی تربیت حاصل کی۔

ہندوستان آ کر بنارس میں مقیم ہوئے اور وہیں وفات ہوئی فاطمان میں آسودۂ لحد ہوئے۔[۱]

شرح حدیث غدیر (فارسی)

ملاعبداللہ قزوینی

حدیث ''مَن کُنتُ مَولَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌ مَولَاہُ'' کی مکمل شرح کی گئی ہے۔

اس کتاب کے مصنف شاہ طہماسپ صفوی کے عہد میں ایران سے ہندوستان آئے اور اپنے حیدرآباد دکن میں قیام کے دوران انہوں نے یہ شرح لکھی جسے کتاب الذریعہ میں ''کتاب جلیل حسن الفوائد'' تحریر کی ہے۔[۲]

شرح خاتمۃ المناقب

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
میرزا کلب حسین نادر	اکبرآباد، مطبع حسینی	۱۲۷۲ھ ق

ملاحسن کاشی کے ہفت بند کی طرز پر چالیس بند ہیں جن میں حضرت علیؑ کے مناقب ومحامد اور معجزات کا بیان ہے۔ اس کی شرح بھی خود کی ہے نیز حاشیہ پر کتابوں کے حوالے مندرج ہیں۔

۱۔ شارحین نہج البلاغہ، ص: ۵۳

۲۔ خورشید خاور، ص: ۲۳۲

شرح خطبۂ شقشقیہ

مفتی محمد عباس، شوشتری (۱۳۰۶ھ)

آپ نے فارسی زبان میں حضرت علیؑ کے اس معروف خطبہ کی معرکۃ الآراء شرح لکھی جو ۱۲۸۷ء میں لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ جس کا نسخہ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ کے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔ آپ نے یہ شرح نواب معتمد الدولہ مختار الملک سید محمد خاں ضیغم جنگ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے تحریر کی۔

آقا بزرگ تہرانی لکھتے ہیں۔

”شَرحُ الخُطبَۃِ الشِّقشِقِیَّۃِ فَارِسِیٌ لِلسَّیِّدِ مُحَمَّدِ عَبَّاسِ التُّستَرِیِ اللَّکھنَوِی المُتَوَفّٰی سَنَۃَ ۱۳۰۶ھ لَافَہ بِاستِدعَاءِ النَّوَّابِ مُعتَمَدُ الدَّولَۃِ مُختَارُ المُلکِ السَّیِّدُ مُحَمَّدُ خَان بَھَادُر ضَیغَم جَنگ الَّذِی اَلَّفَ بِاستِدعَائِہٖ اَیضاً البَارِقَۃُ الضَّیغَمِیَّۃِ المُلَقَّبُ بِالحَملَۃِ المُختَارِیَّۃِ طُبِعَ سَنَۃَ ۱۲۸۷ھ وَ مَعَہٗ حَوَاشِی وَ تَعلِیقَاتٌ عَلٰی الخُطبَۃِ لَہٗ اَیضاً“

سرکار مفتی محمد عباس کا تعلق خانوادۂ علم و ادب سے تھا۔ آپ کے جد علامہ سید نعمت اللہ جزائری تھے جن کی اولاد دکن اور لکھنؤ میں آباد ہوئی۔

مفتی صاحب نے نہج البلاغہ کے خطبۂ شقشقیہ کی تحقیقی اور مبسوط شرح لکھی جو لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ آپ کی ولادت شب شنبہ ربیع الاول ۱۲۲۴ھ/ ۱۸/ مارچ ۱۸۰۹ء کو جناب مولانا سید علی اکبر جزائری کے یہاں لکھنؤ میں ہوئی۔

آپ نے فارسی کا درس والد ماجد سے لیا۔ فقہ، اصول، کلام و عقائد کی تعلیم سید العلماء سید حسین سے اور معقولات کا درس علماء فرنگی محل مولانا عبد القدوس و عبد القوی سے لیا اور قابل رشک صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ لکھنؤ میں وفات ہوئی۔ [۱]

۱۔ شارحین نہج البلاغہ، ص: ۷۵

شرح نہج البلاغہ

مولانا احمد حسین، امروہوی (م ۱۳۲۸ھ)

آپ نے علامہ ابن ابی الحدید معتزلی کی شرح نہج البلاغہ کی تلخیص بحکم مفتی محمد عباس شوشتری تحریر کی جہاں آپ نے تلخیص میں ماہرانہ فن کا مظاہرہ کیا، ضروری مطالب حذف نہیں کئے اور غیر ضروری کا ذکر نہیں کیا۔

صاحب تکملہ نجوم السماء لکھتے ہیں۔

"و از تصانیف او تلخیص شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید است کہ بایماء جناب مولانا آقا سید عباس شوشتری طاب ثراہ تالیف و ترتیب نمودہ است"[۱]

آپ امروہہ کے نامور عالم تھے۔ آپ کی ولادت سید رحیم علی کے گھر ۱۲۷۰ھ/ ۱۸۵۳ء کو محلہ شفاعت پوتہ میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی اور علم صرف ونحو مولانا سید علی حسین صاحب طاب ثراہ سے حاصل کیا۔ علم طب میں امروہہ کے مشہور حکیم امجد علی خانصاحب سے استفادہ کیا۔ اعلی تعلیم کے لئے لکھنؤ کا ارادہ کیا۔ لکھنؤ میں ملک العلماء سید بندہ حسین صاحب سے شرح لمعہ، شرح کبیر اور قوانین الاصول کا درس لیا۔ تفسیر طبرسی میں سید المتکلمین میر حامد حسین صاحب عبقات الانوار سے فیضاب ہوئے۔ نہج البلاغہ اور مسالک میں مفتی محمد عباس شوشتری سے تلمذ خاص تھا اور ممتاز العلماء سید محمد تقی صاحب سے بھی استفادہ کیا۔ امروہہ میں آپ کی وفات ہوئی۔[۲]

۱۔ تکملہ نجوم السماء، ج:۲، ص:۲۸۳

۲۔ شارحین نہج البلاغہ، ص:۱۱۵، تاریخ اصغری، ص:۱۱۷

شرح نہج البلاغہ

حسین بن شہاب الدین العاملی (م۱۰۷۶ھ)

علامہ شیخ حسین بن شہاب الدین العاملی نے مبسوط شرح تحریر کی جو فکری و تحقیقی مطالب سے لبریز ہے۔ قیام حیدر آباد دکن کے دوران علامہ ابن خاتون کی سعی و کوشش کے نتیجے میں یہ کتاب منصۂ شہود پر آئی۔

صاحب مطلع انوار علامہ ابن خاتون کے احوال میں تحریر کرتے ہیں:

''ابن خاتون نے حیدر آباد میں مساجد و شفا خانے بنوائے۔ سرائیں تعمیر کیں۔ علماء و فضلاء کو بڑے بڑے تحفوں سے نوازا اور غرباء کی پرورش کی۔ ملک و عوام کو خوش حال رکھنے کے لئے منصوبے بنائے۔ شاہی تقریبات میں بے اعتدالیوں کو روکا، مذہبی اقدار کو فروغ دینے کی سعی کی۔ حیدر آباد کی مکہ مسجد آپ ہی کی نگرانی میں مکمل ہوئی، مدرسے آباد کئے، خود اپنا مدرسہ بنوایا جہاں بڑے بڑے علماء، فقہاء، ادباء، فلاسفہ بحث و مباحثہ کرتے اور طلباء درس لیتے تھے۔ منگل کے روز سرکاری چھٹی ہوتی تھی اس دن ادبی اجتماعات ہوتے تھے۔ عربی و فارسی کے شعراء داد سخن دیتے اور بڑے بڑے اعزاز و انعام لیتے تھے۔ ان کے قیمتی اور وقیع کتب خانے میں علماء مطالعہ کے لئے آتے تھے۔ وہ خود سرکاری کام سے فارغ ہو کر درس دیتے۔ مصنفین کی امداد کرتے چنانچہ ملا علی ابن طیفور کا ترجمہ ''عیون اخبار الرضاؑ'' اور ''تاریخ حدیقۃ السلاطین'' ملا حسین عاملی کی شرح نہج البلاغہ اور ملا محمد بن شرف الدین کی ''جوامع الکلم'' ابن خاتون علیہ الرحمہ کی معارف پروری کا ثمر ہے۔[1]

علامہ شیخ حسین بن شہاب الدین بن حسین بن محمد بن حسین بن حیدر عاملی کرکی ۱۰۱۴ھ کے

---

[1] مطلع انوار، ص: ۴۷۴

قریب متولد ہوئے۔آپ کا شمار گیارہویں صدی کے مایہ ناز شارحین نہج البلاغہ میں ہوتا ہے۔ ''کرک'' وطن تھا بزرگ اساتذہ سے کسبِ علم کر کے فقہ، اصول، تفسیر، حدیث، فلسفہ، منطق، طب میں مہارت حاصل کی ادبیات میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔آقای سید علی مدنی نے سلافۃ العصر اور شیخ حرعاملی نے امل الآمل میں آپ کی توصیف بیان کی ہے اور بطور نمونہ آپ کے اشعار بھی نقل کئے ہیں۔مولانا اعجاز حسین مرحوم نے شذور العقیان میں شیخ حسین کے نام شیخ بہاء الدین عاملی کا اجازہ نقل کیا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ شیخ حسین ان کے شاگردوں میں تھے۔

آپ عربی النسل تھے۔ایران کے شہر اصفہان میں ایک مدت تک قیام کیا پھر حیدر آباد دکن آ گئے۔دکن میں عبد اللہ قطب شاہ کی حکومت تھی۔عرب وعجم کے علماء عزت واحترام کی زندگی بسر کر رہے تھے۔بادشاہ آپ کا بہت زیادہ خیال رکھتا تھا اور آپ کے علم وفضل کا قدرداں تھا۔شیخ حسین اپنی شگفتہ مزاجی، حاضر جوابی، خوش اخلاقی اور علمی وجاہت کی وجہ سے مقبول خاص و عام ہوئے، آپ نے چونسٹھ سال کی عمر میں دوشنبہ ۱۹/صفر ۱۰۷۶ھ/ ۱۶۶۵ء کو رحلت کی اور حیدر آباد میں آسودۂ لحد ہوئے۔[۱]

شرح نہج البلاغہ

فخر الحکماء مولانا علی اظہر (م ۱۳۵۲ھ)

آپ نے سادہ وشستہ زبان میں نہج البلاغہ کا ترجمہ کیا۔جسے آپ کے فرزند ارجمند مولانا علی حیدر طاب ثراہ نے اپنے جاری کردہ مجلہ ''الکلام'' میں قسط وار شائع کیا۔آپ نے ۱۳۴۰ھ سے ۱۳۴۴ھ/ ۱۹۲۸ء تک سلطان المدارس لکھنؤ میں تدریس کی۔اسی دوران ''الکلام'' کا اجراء کیا۔یہ ترجمہ بین السطور لکھا جاتا تھا۔

اس کے بارے میں صاحب الذریعہ آقا بزرگ تہرانی لکھتے ہیں:

۱۔ امل الآمل، ج:۱،ص:۷۰ تذکرۂ بے بہا،ص:۱۲۰، مطلع انوار،ص:۱۸۹

''تَرجُمَۃُ نَھجِ البَلَاغَۃِ اِلَی الاُردُوِیَّۃِ لِلسَّیِّدِ عَلِیٍّ اَظھَر کھجوِی الھِندِی المُتَوَفّٰی ۱۳۵۲ھ وَلَہٗ تَرجَمَۃُ اِحقَاقُ الحَقِّ وَ اِرسَالُ الیَدَینِ وَ غَیرُھُمَا کُتُبُ التَّرجِمَۃِ بَینَ السُّطُورِ وَ کُتُبُ تَحقِیقَاتٍ فِی الھَامِشِ وَ ھُوَ مَطبُوعٌ''[۱]

صاحب تذکرۂ بے بہاء:

''آپ کے فرزند اکبر مولوی سید علی حیدر صاحب انگریزی میں انٹریس پاس اور پنجاب یونیورسٹی میں مولوی فاضل درجہ اول میں پاس اور سلطان المدارس میں صدر الافاضل پاس کیا اور ''الکلام'' ماہوار رسالہ بایجاد خاص نکالا ہے۔ جس میں ترجمہ وشرح نہج البلاغہ اور ترجمۂ احقاق الحق اور فقہ الشیعہ ترجمۂ عروۃ الوثقیٰ شائع ہوتا ہے''[۲]

شرح نہج البلاغہ

نواب زوّار علی خاں (۱۳۲۵ھ)

آپ کا علمی کارنامہ نہج البلاغہ کی تحقیقی شرح ہے جس میں شرح علامہ ابن ابی الحدید معتزلی کی اغلاط پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اوران مطالب کی نشاندہی کی ہے جن سے ابن ابی الحدید نے چشم پوشی کی ہے۔

آپ دوران تصنیف مرض سل میں مبتلا ہو گئے تھے مگر ذوق علمی کا یہ عالم تھا کہ اسی حالت میں شرح لکھتے رہے۔ آپ نے ایک خط فخر الحکماء مولانا حکیم علی اظہر طاب ثراہ کو لکھا تھا کہ ''میں اس شرح کا نسخہ آپ کی خدمت میں بھیجوں گا شاید یہی شرح توشۂ آخرت ہو'' مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اس کا نسخہ حکیم صاحب کو بھیجا یا نہیں۔ اس کے علاوہ عربی وفارسی اشعار پر مشتمل دیوان آپ کی یادگار ہے۔

۱۔ الذریعہ، ج:۴، ص:۱۴۴

۲۔ تذکرہ بے بہا، ص:۲۶۱، شارحین نہج البلاغہ، ص:۱۳۹

آپ نے ۱۵؍ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ؍ ۱۹۰۷ء میں مرض ہیضہ میں شہر پٹنہ میں رحلت کی اور مقبرۂ تلسی منڈی میں دفن ہوئے۔[۱]

شرح نہج البلاغہ

خورشید حسن، امروہوی (۱۳۸۷ھ)

آپ نے اردو زبان میں نہج البلاغہ کی شرح سپرد قلم کی۔ جس میں مشکل مطالب کو انتہائی سادگی کے ساتھ پیش کیا اس کے علاوہ جوامع الکلم کا ترجمہ، تنبیہ الغافلین اور نجم الزائر آپ کی یادگار ہیں۔

مولانا سید خورشید حسن مجتہد آپ سرکار نجم العلماء کے بھتیجے تھے۔ والد ماجد مولانا بدر الحسن امروہہ کے اہل علم میں تھے۔ ۱۳۱۱ھ/ ۱۸۹۳ء کو امروہہ محلہ دانشمندان میں متولد ہوئے۔ بچپن ہی سے ذہین اور محنتی تھے۔ نور المدارس امروہہ میں مولانا حاجی مرتضیٰ حسین سے سطحیات کی تعلیم حاصل کر کے لکھنؤ گئے۔ جامعۂ ناظمیہ میں داخلہ لے کر ''ممتاز الافاضل'' کی سند حاصل کی۔ سرکار نجم العلماء طاب ثراہ نے علمی لیاقت دیکھ کر اجازہ عنایت فرمایا جامعہ ناظمیہ سے فارغ ہونے کے بعد عازم عراق ہوئے اور نجف اشرف میں آیات عظام کے فیوض و برکات سے مستفید ہو کر اجازہ ہائے اجتہاد حاصل کئے۔[۲]

شرح نہج البلاغہ

مولانا مجتبیٰ حسن، کامونپوری (م ۱۳۹۴ھ)

۱۔ آپ نے نہج البلاغہ کی شرح سپرد قلم کی لیکن افسوس کہ وہ زیور طبع سے آراستہ نہ ہو سکی۔[۳]

۲۔ حضرت علی کے خطوط کا جائزہ: اسے محترمہ رضیہ جعفری نے مرتب کیا جو ادارۂ تعلیمات الٰہیہ کراچی سے شائع ہوا۔[۴]

---

[۱]۔ مطلع انوار، ص: ۲۴۵، نجوم الارض، ص: ۴۷، شارحین نہج البلاغہ، ص: ۱۰۲

[۲]۔ شارحین نہج البلاغہ، ص: ۱۹۴، تذکرہ علماء امروہہ، ص: ۹۶

[۳]۔ ایک فرد ایک ادارہ

[۴]۔ تالیفات شیعہ، ص: ۲۶۸

۳- حضرت علیؑ کی نظر میں دنیا کا تصور:
آپ نے مولا علیؑ کے وہ اقوال جو دنیا سے متعلق ہیں ان کی توضیح وتشریح فرمائی۔[۱]
۴- نہج البلاغہ اور قرآن۔
۵- بلاغت امیرالمومنینؑ۔
۶- امیرالمومنینؑ کے ایک خط کا مطالعہ۔[۲]

چودھویں صدی میں نہج البلاغہ کی وقیع خدمت انجام دینے والے عالم، محقق، مورخ، علامہ سید مجتبیٰ حسن کی ولادت کامونپور ضلع غازی پور ۱۳۳۱ھ/ ۱۹۱۳ء میں ہوئی۔ والد ماجد سید محمد نذیر دیندار اور مذہبی بزرگ تھے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم جامعۂ ناظمیہ اور سلطان المدارس لکھنؤ میں حاصل کی۔ بچپن ہی سے شعروادب کی طرف رجحان تھا۔ تعلیم وتعلم میں طرز نو کے خواہش مند تھے۔ عربی فارسی بورڈ سے مولوی، عالم، فاضل کے امتحانات دیئے۔ ۱۹۳۱ء میں ''صدرالافاضل'' کیا۔ آپ کے اساتذہ میں مفتی محمد علی، مولانا سید محمد ہادی، مولانا سید محمد رضا، مولانا عالم حسین، مولانا سبط حسن کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

شرح نہج البلاغہ

مولانا یوسف حسین، امروہوی (م ۱۳۵۲ھ)

آپ نے نہج البلاغہ کا دقیق ترجمہ وشرح لکھی جس میں کامل طور پر لغات کو حل کیا اور نحوی و صرفی مباحث بھی ذکر کئے۔ یہ شرح رسالہ ''ہادی'' میں میرٹھ سے ۱۳۴۴ھ/ ۱۹۲۶ء سے قسطوار شائع ہوئی۔

سرکار یوسف الملت مولانا سید یوسف حسین مجتہد، مولانا حاجی مرتضیٰ حسین محلہ دانشمندان کے فرزند اکبر تھے۔ آپ کی ولادت ۱۳۰۵ھ/ ۱۸۸۷ء کو امروہہ میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم والد

۱۔ تالیفات شیعہ، ص: ۲۶۸
۲۔ ایک فرد ایک ادارہ

بزرگوار سے حاصل کی اور رامپور جا کر مولانا محمد امین شاہ آبادی سے معقولات کا درس لیا۔

۱۹۰۵ء میں اعلیٰ تعلیم کے لئے عازم عراق ہوئے اور نجف اشرف میں ''مدرسۂ سید کاظم طباطبائی'' میں قیام کر کے درس و تدریس میں مشغول ہوئے۔

اس وقت آیۃ اللہ محمد کاظم طباطبائی، آیت اللہ ابوالحسن اصفہانی، آقای شیخ علی قوچانی، آقای ضیاء الدین عراقی، آقای محمد کاظم خراسانی، آقای ابوتراب خوانساری کا فیض جاری تھا۔ آپ نے آیت اللہ سید محمد کاظم طباطبائی اور آیت اللہ ابوالحسن اصفہانی کے درس خارج میں شرکت کی اور اجازہ ہائے اجتہاد حاصل کئے۔ علیگڑھ مسلم یونیورسٹی میں صدر شیعہ دینیات رہے۔ امروہہ میں وفات ہوئی۔[1]

شرح نہج البلاغہ (غیر مطبوعہ)

ملا محمد جواد انصاری کشمیری (م ۱۲۸۱ھ)

مصنف ملا فضل علی انصاری کے فرزند تھے۔ سرینگر میں متولد ہوئے والد ماجد سے تعلیم حاصل کی، زہد و تقویٰ اور پرہیزگاری میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ کو عرفان سے گہرا تعلق تھا اور روحانیت کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے۔ آپ کی کرامات بہت مشہور ہیں۔[2]

شرح ہفت بند ملا کاشی

سید بنیاد علی خلف اصغر سید عابد علی، لکھنؤ، مطبع اثنا عشری، ۱۳؍رجب ۱۳۱۷ھ ق

حضرت علی علیہ السلام کی مدحت میں مثنوی کی شرح ہے۔ جناب سید کاظم حسین سرور شاگرد مہدی حسین خاں نے قطعۂ تاریخ کہا ہے۔

Shiqshiqayyah:

مولف:	ترجمہ:	صفحات:
امجد اصغر کراروی، کراچی	خطبہ شقشقیہ از نہج البلاغہ مع متن	۲۷

۱۔ علامہ یوسف حسین حیات اور خدمات، شارحین نہج البلاغہ، ص: ۱۳۳

۲۔ دانشنامہ شیعہ در کشمیر، ص: ۲۰۸ بحوالہ شیعیان کشمیر، ص: ۱۹۳

شمائل علیؑ

مولف	ناشر	صفحات
نذیر احمد شاکر (حنفی)	کراچی، مکتبہ جاء الحق	۱۶۰

شمائم فیض علیؑ

ناصر الملت مولانا ناصر حسین (۱۳۶۱ھ)

یہ کتاب ۱۳۹۱ھ میں کراچی سے شائع ہوئی جس میں خطبۂ مونقہ کا نثری ترجمہ سرکار ناصر الملت کا ہے اور منظوم ترجمہ ممتاز مانیوی کا شامل ہے۔[1]

شمس العلماء، صدر المحققین سرکار ناصر حسین ان علماء میں سے تھے جنہیں برصغیر میں مرجعیت حاصل تھی۔ ۱۹؍جمادی الثانیہ ۱۲۸۴ھ/ اکتوبر ۱۸۶۷ء میں آیۃ اللہ میر حامد حسین طاب ثراہ کے گھر آنکھ کھولی۔ والد ماجد نے تعلیم و تربیت کی طرف بھرپور توجہ دی اور اچھی طرح زیور علم سے آراستہ کیا۔ مفتی محمد عباس شوشتری کی خدمت میں حاضر ہو کر عربی ادب میں کمال حاصل کیا اور ان دونوں بزرگوں کے فیضان نے آپ کو فقہ، اصول، کلام و فلسفہ میں فضل و کمال تک پہنچایا۔ علماء عراق و ایران بھی آپ کی علمی صلاحیتوں کے معترف تھے۔ دینی مسائل میں حکام و رعایا آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔ آپ کی قومی و دینی خدمات یادگار رہے ہیں۔ عبقات الانوار کی باقی ماندہ مباحث کو مکمل کیا جو آپ کا سب سے بڑا کارنامہ ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کے خطبۂ بلا الف کا ترجمہ کیا۔ آپ کی وفات ۱۳۶۱ھ ۱۹۴۲ء میں ہوئی اور مزار شہید ثالثؒ آگرہ میں آسودۂ لحد ہوئے۔[2]

۱۔ مجلہ راہ اسلام شمارہ ۲۱۳ جولائی ۲۰۰۹ء

۲۔ شارحین نہج البلاغہ، ص: ۱۶۰

شہادت حیدریہ

مولف: ناشر: سال اشاعت:

سید ظفر عباس بمبئی، مہر نگار پریس ۲۴ر ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ/ ۲۴ر دسمبر ۱۹۴۳ء

یہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرف منسوب خطبۃ البیان کا ترجمہ ہے۔

شہادۃ الفضل

مولف: ناشر: صفحات:

مولانا سید محمد افضل شاہ جھلمی پشاور، مدرسۂ اثنا عشریہ ۲۲

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کے علم وتقویٰ و پرہیزگاری کا ذکر کیا گیا ہے۔

شہید مسجد

مولف: ناشر: سال اشاعت:

مولانا غلام باقر اعوان سرگودھا، اراکین تحریک تحفظ تعلیمات آل محمد ۱۹۷۹ء

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کا تذکرہ ہے۔

شیر خدا

مولف: ناشر: سال اشاعت:

مفتی غلام قادر فرخ لاہور، گلاب سنگھ سنز ۱۹۳۱ء

شیر خدا کی شادی (منظوم)

ڈاکٹر مولانا عباس رضا نیر جلالپوری (متولد ۱۹۷۶ء)،

ترتیب کار: کاشف رضا عرشی

مولف: ناشر: سال اشاعت:

مولانا غلام الثقلین واعظ جعفری کتبخانہ، جلالپور اگست ۲۰۰۶ء

مولانا عباس رضا نیر صاحب کا تعلق جلالپور سے ہے۔ سلطان المدارس لکھنؤ سے صدر الافاضل کیا اور لکھنؤ یونیورسٹی سے ایم۔اے پی ایچ ڈی کی ڈگری لی۔ نامور شاعر و ادیب ہیں۔ لکھنؤ یونیورسٹی میں شعبۂ اردو کے استاد ہیں۔ راقم سے اچھے روابط ہیں۔ انتہائی خلیق اور ملنسار ہیں۔ کچھ سال مراد آباد کے ڈگری کالج میں تدریس کی اور اب مستقل لکھنؤ میں قیام ہے۔

عناوین:

- ہو گیا حاصل ایمان علیؑ کا سہرا
- وارث کعبہ جلوہ نما ہے سہرے میں
- ابوطالبؑ تمہیں فرزند کا سہرا مبارک ہو
- دونوں عالم کی شہزادی سے آج شیر خدا کی شادی ہے
- سنا ہے آسماں پر حیدرؑ و زہراؑ کی ہے شادی
- من کو لبھائے سہرا
- جنّت کی شاہزادی سسرال جا رہی ہے
- رخصت ہو کہ اللہ مددگار ہے بیٹی

شیعہ اور حضرت علیؑ

مولف: ناشر: صفحات:

مولانا کلیم اللہ ربانی (حنفی) سرگودھا، حق نواز شہید لائبریری ۸۰

شیعہ اور خلافت

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
مولانا سید احمد علامہ ہندی (۱۳۶۶ھ)	لکھنؤ، دارالتبلیغ	دسمبر ۱۹۳۹ء

اس کتاب میں خلافت و امامت کے اثبات میں اٹھارہ دلیلیں پیش کی گئی ہیں۔

ص

صحابۂ کبار حضرت علیؑ کی نظر میں

مولف:	ناشر:	صفحات:
منشی عبدالرحمن (حنفی)	کراچی، صدیقی ٹرسٹ	۱۱۶

صحیفۂ علویہ

امام علی بن ابی طالب علیہ السلام

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مولانا مرتضیٰ حسین، فاضل لکھنوی	لکھنؤ، عباس بک ایجنسی	مئی ۲۰۰۹ء	۳۲۸

یہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ان نایاب دعاؤں کا مجموعہ ہے جن کو جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطور خاص تعلیم فرمایا ہے۔ جن کا ورد آپ مختلف مہینوں، مخصوص دنوں اور خاص تاریخوں میں فرماتے تھے اور وہ دعائیں جو آپ نے اپنے مخصوص اصحاب کو تعلیم فرمائیں۔ اس مجموعہ میں علامہ عبداللہ بن صالح نے نہایت عرق ریزی کے بعد ڈیڑھ سو سے زائد دعائیں جمع کیں اور اس کا نام ''صحیفۂ علویہ'' رکھا اس کا نسخہ سب سے پہلے بمبئی سے ۱۳۰۵ھ/ ۱۸۸۷ء میں طبع ہوا پھر لدھیانہ مجمع البحرین پریس سے چھپا اس کے بعد ۱۳۱۱ھ/ ۱۸۹۳ء میں تہران سے اور چوتھی بار نظامی پریس لکھنؤ سے شرح وترجمہ کے ساتھ ۱۳۷۱ھ/ 1951ء میں شائع ہوا۔

عناوین کتاب حسب ذیل ہیں

- حمد وثنا و دعائے یستشیر
- حمد وثنا اور عظمت الٰہی
- حمد وثنا ہر مشکل کے لئے
- حضرت اویس قرنیؓ کی دعا، اویس قرنیؓ کی دوسری دعا
- دعاء اسمائے حسنیٰ، دعائے مشلول
- دعائے اسم اعظم
- دعا قبل حاجت
- اقرار اصول دین
- دعائے جامعہ
- دعا برائے ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- دوسری دعا برائے ذکر نبی اکرمؐ
- اللہ کے سامنے اقرار عاجزی
- اللہ سے توبہ (مغفرت مانگنا)
- ترک ماسوا کی دعا
- دعا بعد نماز صبح
- دعائے استغفار بعد نماز صبح
- دیگر دعائے استغفار بعد نماز صبح
- دعائے طلب معافی
- دعائے مناجات
- دعائے مناجات (منظوم)
- ۱۵ رجب کو پڑھنے کی دعا
- ماہ شعبان کی مناجات
- ۱۵ ر شعبان و جمعہ کے دن پڑھنے کی حضرت علیہ السلام مشہور بہ دعائے کمیل
- چاند دیکھ کر پڑھنے کی دعا
- چاند دیکھ کر پڑھنے کی دوسری دعا
- ماہ رمضان کا چاند دیکھ کر پڑھنے کی دعا۔
- دعائے افطار ماہ رمضان
- دعائے افطار بہ تعلیم پیغمبر اسلامؐ
- شب عید فطر بعد سجدہ
- ذی الحجہ کی پہلے عشرے کی دعا
- دعائے صحت
- دیگر دعائے صحت
- تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنے کی دعا
- عرق النساء سے شفاء کی دعا
- دعائے صرع
- دانت کے درد کی دعا
- درد شکم کی دعا۔ گرم پانی پینے کے بعد

- بواسیر کی دعا
- دشواریٔ ولادت کے وقت کارآمد دعا
- بخار کی دعا بہ تعلیم نبیؐ
- آگ اور پانی سے بچنے کی دعا
- مسّوں کے بیمار پر پڑھنے کی دعا
- دعائے ردسحر
- تعویذ حفاظت
- دعائے حفاظت
- تعویذ کشادگی رزق
- دعائے طلب امان
- دعائے اعتصام
- دعائے یمانی (حادثوں میں مبتلا ہونے کے وقت)
- پریشانیوں میں دعا
- دعا برائے حفظ دشمن
- دعائے طلب رزق
- دوسری دعا طلب رزق (بوقت صبح)
- دعائے صبح (تین دن)
- دعائے ہر صبح
- دعائے صبح وشام (یہ دعا حضرت علیؑ نے بستر رسولؐ پر پڑھی تھی)
- دعائے صباح مشہور
- دعائے ادائے قرض
- دیگر دعائے ادائے قرض
- دعائے حاجت برآری
- دعائے دفع دشمن
- دعائے دفع ظالم
- دشمنوں کے مکر سے بچنے کی دعا
- دعائے دفع بلا
- دشمن پر کامیاب ہونے کی دعا
- دعائے جنگ صفین
- دعائے کرب (لیلۃ الہریر کی دعا) صفین میں
- قرآن نیزوں پر دیکھ کر حضرتؑ کی دعا
- دعائے جنگ جمل
- جنگ میں دشمن کے سامنے آتے وقت کی دعا
- رنج کے وقت حضرت کی دعا
- دعائے طلب شہادت
- اصلاح مخالفین کے لئے دعا
- جہاد کے موقع پر لوگوں کے انکار پر دعا،
- مفرور کی واپسی کے لئے دعا
- مفرور کی واپسی کے لئے دوسری دعا
- کھوئی چیز کی واپسی کے لئے دعا
- اپنی تعریف سن کر دعا

- ریا کاری سے بچنے کی دعا
- دعائے استخارہ۔
- سفر کے وقت جو گھر سے نکلتے وقت کی دعا ہے
- یمن جاتے ہوئے حضرتؑ کی دعا
- گھوڑے پر سوار ہوتے وقت کی دعا
- طلب بارش کے خطبے میں دعا
- دو رکعتی (سنت) نماز کے بعد کی دعا (تسبیح)
- وضو کے لئے ہاتھ پر پانی ڈالتے ہوئے دعا
- استنجے کے وقت کی دعا
- کلی کے وقت کی دعا
- ناک میں پانی لینے کے وقت دعا
- منہ دھوتے وقت کی دعا
- داہنا ہاتھ دھوتے وقت کی دعا
- بایاں ہاتھ دھوتے وقت کی دعا
- دعائے مسح سر
- دعائے مسح پا
- دعائے وضو برائے نافلہ روز جمعہ
- دعائے داخلہ مسجد
- دعا بعد نماز پنجگانہ
- تعقیب نماز پنجگانہ
- تعقیب نماز پنجگانہ دیگر
- دعائے برائے حفاظت بعد نماز
- دعائے برائے حفظ قرآن شریف
- دعائے نیم شب
- نماز شب کی آٹھویں رکعت کے بعد کی دعا
- نماز وتر میں کھڑے ہونے کی دعا
- دعائے شب شنبہ (ہفتہ)
- دعائے بعد زوال آفتاب۔
- دعائے سجدۂ شکر
- دعائے سجدہ شکر دیگر
- دعائے سجدہ
- دعائے وقت خواب (نیند)
- دعا کروٹ لیتے ہوئے
- سو کر اٹھنے کی دعا
- دعائے امام حسن علیہ السلام
- دعائے امام حسین شہید کربلا علیہ السلام
- دعائے لعنت بر بتان قریش
- دعائے وقت احتضار میت
- دعائے شب زیر آسمان
- دعائے ختم القرآن
- پورے مہینے کی ہر تاریخ کی دعائیں
- ایام ہفتہ کی دعائیں
- مشکلات کے وقت کی دعا۔

صحیفۂ معرفت

اشتیاق حسین

سید اشتیاق حسین علمی شخصیت کے حامل ہیں۔

اس کتاب میں فضائل مولا علیؑ کے علاوہ خطبۂ مونقہ و خطبۂ بے نقط کا متن اور ترجمہ شامل ہے۔ کراچی سے ۲۰۰۰ء میں شائع ہوئی۔[1]

صداقت القاب

استاد سید علی شہرستانی، مولانا سبط حیدر زیدی، الموئل کلچرل فاؤنڈیشن لکھنؤ، صفحات: ۳۲۴۔

اس کتاب میں حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام اور حضرت فاطمہ زہراؑء کے القاب سے متعلق تحقیق پیش کی گئی ہے۔

صدیق الاکبر

سال اشاعت:	ناشر:	مولف:
۱۹۲۰ء	لاہور، پرکاش سٹیم پریس	سید امیر علی شاہ جعفری جاگیردار، پونچھ کشمیر

اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ حسب فرمان رسول اکرمؐ حضرت علیؑ ہی صدیق اکبر ہیں۔

صدیق اکبر اور فاروق اعظم

عبدالکریم مشتاق، کراچی، رحمت اللہ بک ایجنسی۔

کتب اہلسنت سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ کو صدیق اکبر اور فاروق اعظم جیسے القابات سے نوازا تھا۔ ان کے علاوہ کوئی صدیق اکبر اور فاروق اعظم نہیں ہے۔

۱۔ شارحین نہج البلاغہ، ص: ۳۳۱

صولت حیدریہ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
مولانا باقر علی بن آغا علی (م ۱۲۹۰ھ)	لکھنؤ، مطبع اثنا عشری	۱۲۸۲ھ ق

اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے خلفاء کی بیعت نہیں کی تھی۔

ض

ضربت حیدری

مولانا عاشق حسین (۱۳۳۸ھ/ ۱۹۱۹ء)

حضرت علیؑ کے فضائل ومحامد پر مشتمل مثنوی ہے۔

مصنف کا تعلق بلہرہ سے تھا۔ معقولات ومنقولات میں مہارت رکھتے تھے۔ مناظرے اور شعر گوئی میں ید طولیٰ تھا۔ مطب بھی کرتے رہے۔ اوج مرحوم سے اصلاح سخن لی۔ والد ماجد حکیم تفضّل حسین صاحب بھی مشہور حکیم تھے۔[1]

ضیاء الغدیر:

مولانا وصی محمد، فیض آبادی (۱۴۰۶ھ)

فیض آباد کے نامور عالم اور مدرسۃ الواعظین کے سابق پرنسپل مولانا وصی محمد صاحب جن کا زہد وتقویٰ مشہور تھا۔ آپ کی مشہور تصنیف ''ضیاء الغدیر'' ہے جو ہندوستان کے علاوہ پاکستان سے بھی شائع ہوئی۔ آپ نے یہ کتاب فیض آباد میں قیام کے دوران لکھی۔ غدیر کے موضوع پر استدلالی کتاب ہے جس میں قرآن وحدیث کی روشنی میں ولایت علیؑ کا اثبات کیا، آیۂ بلّغ کے سلسلے میں ثابت کیا کہ یہ میدان غدیر خم میں نازل ہوئی۔

آپ کی ولادت ۱۳۲۸ھ/ ۱۹۱۰ء میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم وثیقہ اسکول میں حاصل کرنے کے بعد بڑے بھائی مولوی سید نجم الحسن صاحب کے پاس بدایوں چلے گئے انہوں نے آپ کا داخلہ

۱۔ مطلع انوار، ص: ۳۰۱

دارالعلوم سید المدارس، امروہہ میں کرادیا جہاں آپ نے سید الملت مولانا سید محمد صاحب کی سرپرستی میں فقہ، اصول، عقائد کلام کی تعلیم حاصل کی۔

پھر لکھنؤ میں سلطان المدارس میں زیر تعلیم رہنے کے بعد عراق چلے گئے اور تین سال وہاں قیام کے بعد وطن مراجعت کی۔ کچھ عرصہ مدرسۂ جوادیہ، بنارس میں تدریس کی پھر مدرسہ ناصریہ، جونپور کے پرنسپل ہو گئے اس کے بعد مدرسۂ وثیقہ کے پرنسپل منتخب ہوئے اور تدریس کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ آپ انتہائی خلیق اور ملنسار تھے، تواضع وانکساری آپ کا شعار تھا۔ طلباء پر ہمیشہ شفیق تھے۔ مولانا ابن حسن صاحب نونہروی کے انتقال کے بعد ۱۹۸۰ء میں مدرسۃ الواعظین لکھنؤ کے پرنسپل منتخب ہوئے۔ راقم الحروف جب جامعۂ ناظمیہ میں مصروف درس تھا تو اکثر آپ سے نیاز کا موقع ملا۔ آخر عمر میں فالج کا اثر ہو گیا تھا۔ ۱۴۰۶ھ/ ۱۴رمئی ۱۹۸۶ء کو وفات ہوئی اور فیض آباد میں آسودۂ لحد ہوئے۔ آپ کی دوسری تصنیف ''الرضیع الظامی'' ہے۔[۱]

۱۔ خورشید خاور، ص:۴۵۶

ط

طبل ظفر فی تفصیل غزوۂ خیبر (منظوم)

سید ابن الحسنین زائر

ع

عائشہ اور خلافت علیؑ

مولف: ناشر: صفحات:

پیام شاہجہانپوری (حنفی) لاہور، ملک سراج الدین ۲۲۴

عجیب وغریب داستان

جناب ڈی ایف کراکا مدیر اخبار کرنٹ (انگریزی) کی کتاب کے پہلے باب کا ترجمہ ہے جس میں انہوں نے حضرتؑ سے عقیدت کا اظہار کیا ہے۔

لاہور، آفتاب عالم پریس۔

عدالت علویہ

مولف: ناشر: صفحات:

مولانا سید عبدالواحد رضوی لاہور، افتخار بک ڈپو اسلام پورہ ۱۲۸

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے سامنے پیش ہونے والے ستر مقدمات کے فیصلے۔

عرفانِ ولایت امیر المومنینؑ

مولف: ناشر: سال اشاعت: صفحات:

مولانا محمد مرتضیٰ علی، مجاب لکھنؤ، عباس بک ایجنسی اکتوبر ۲۰۱۴ء ۴۶۱

اس تصنیف میں قرآن واحادیث کی روشنی میں اہمیت ولایت پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہے۔

عناوین کتاب درج ذیل ہیں:

باب اول: قرآن گلدستۂ ولایت۔

باب دوم: دلائل ولایت امیر المومنین علیہ السلام، دعوت ذوالعشیرہ ہی میں اعلان جانشینی، یہ واقعہ دعوت ذوالعشیرہ کی یاد دلاتا ہے، انتخاب جانشین با اختیار خدا ہوتا ہے (ہر اک نبی اپنے جانشین کا اعلان کرتے تھے)، ولایت نعیم جنّت کا راستہ، اسلام کی بنیاد کن کن چیزوں پر قائم ہے، صالح المومنین، علیؑ سے حالات نماز میں سائل کا سوال کرنا، حسرت ناک منظر، علیؑ کی شان میں جب آیتیں نازل ہوتی تھیں تو منافق بیزار ہو جاتے تھے، امانت سے مراد امامت ہے، زمین و آسمان اور پہاڑ سب نے امامت کی امانت کا بار اٹھانے سے ان کار کیا خلافت اور امامت، اللہ تعالیٰ ولایت قائم کو ولایت علیؑ کے ذریعہ پورا کر دے گا، اوصیائے امت محمدیؐ نقبائے بنی اسرائیل کی تعداد کے برابر ہیں توریت میں رسولؐ خدا کے اوصیاء کے نام، منکرین ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ۔

نبیؐ اور وصی کی معیت خدا کو حاصل ہوتی ہے، اللہ کی طرف سے رسولؐ کے سب سے پہلے خلیفہ علیؑ محشر میں آٹھ آدمی ان کے امام کے ساتھ بلائے جائیں گے کیا امت خلیفہ بنانے پر قادر ہے، خلافت علیؑ کی گواہی نہ دینے والے پر بددعا کا اثر، تمام انبیاء و مرسلین علیؑ کی ولایت پر مبعوث ہوئے، نبیؐ اور وصی امت کے نفسوں پر حاکم ہیں، خوشا حال اس کا جس نے وصی سے دوستی رکھی، ہر نبی اور ہر رسول کے بارہ نقیب اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں، (وہ خود منتخب فرماتا ہے)، ولایت علیؑ تمام تر خیر و خوبی، ولایت علیؑ کے بغیر کوئی عمل فائدہ نہ پہنچائے گا، عرفات و منیٰ میں بہترین عمل، سوائے معصوم کے تفسیر قرآن کوئی نہیں کر سکتا، فرقان (یعنی اہل حق و اہل باطل میں فرق کرنیوالا) علیؑ کی ولایت کی واضح دلیلوں کے باوجود قناعت نہ کی، علیؑ کی ولایت چھپانے والوں پر خدا لعنت کرتا ہے، منکر ولایت علیؑ پر اللہ لعنت کرتا ہے اور ملائکہ بھی، بغیر ولایت علیؑ کوئی عمل قبول نہیں، نعمت اللہ سے مراد ہے ولایت علی مرتضیٰؑ، نبیؐ کو فریب دے کر اپنے نفسوں کے سوا کسی کو ضرر نہیں پہنچاتے۔

خدا فرماتا ہے غدیر کی بیعت توڑنے والوں سے زمین پر فساد مت کرو، ایسے بھی مسلمان

(منافق) تھے جو ایمان لانے کو بیوقوفی سمجھتے تھے، منافقین کی ہنسی اور تمسخر، مملکت الٰہیہ کے عہدے اللہ خود منتخب کرتا ہے، ارکانِ اسلام، تبلیغ سورۂ برائت (آخری ذیقعدہ ۹ ہجری) صریح دلیل بہ خلافت علیؑ، منزلت ولی اور ولایت وخلافت کے معنی، بنی نوع انسان کی خواہش پر کسی پیغمبر، نبی، خلیفہ یا امام کو منتخب نہیں کیا گیا، اصلی جانشین رسولؐ کا سب سے افضل واعلم ہونا ضروری ہے، بحکم خداوندی علیؑ سے ہمیشہ رسولؐ راز کی باتیں خلوت میں کرتے تھے، استحقاق خلافت کے بنیادی شرائط، محشر میں لواء الحمد علیؑ کے ہاتھ میں ہوگا جس پر علی ولی اللہ لکھا ہوگا، ائمہؑ ہدیٰ کون ہیں، حق معرفت امام کے سوا کوئی عمل فائدہ مند نہیں، قوموں کا علیؑ کے فضل کا اقرار کرنا۔

علیؑ کو امیر المومنین کب کہا گیا، علیؑ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرنا سات گواہوں کا، علیؑ کے سوا کسی امام کو بھی امیر المومنین نہیں کہہ سکتے، خلافت علیؑ کی پہلی دلیل، تمام رسولوں سے نبی اکرمؐ کا سوال، عظیم مہربانی، علیؑ میرے وزیر وخلیفہ ہوں گے، علیؑ کا شمار اصحاب میں نہیں ہوتا، آپ واقعی رسولؐ خدا کے حقیقی جانشین ہیں، خلاصہ ہشام ابن الحکم کے مناظرہ کا، ہر زمانہ میں امام کا موجود ہونا، حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہ زہراؑء کی گفتگو، خدائے تعالیٰ جس کو دوست رکھتا ہے ولایت کی توفیق عنایت فرماتا ہے، محشر میں علیؑ سے بھی سوال ہوگا، هٰذَا يَومُ يَنفَعُ الصّٰدِقِينَ صِدقُهُم، ولایت کے بارے میں جابرؓ کی روایت، یا رسولؐ اللہ! آپ کے وصی کون ہیں، امام موسیٰ ابن جعفرؑ کی دعا، غسل اور وضو کے بعد پڑھنے کی دعا، مرغ کی شکل کے فرشتے کا اذان میں اَشهَدُ اَنَّ عَلِيّاً وَّلِیُّ اللهِ، کلمۃ التقویٰ، کلمۂ طیب۔

اسلام کی پہلی شرط اور حق کی گواہی، تمام انبیاء نے ولایت کو قبول کیا، نورانی چہرہ، ولایت علیؑ واجب، روئے ارض کا ہر باسی (علیؑ ولی اللہ) کا ورد کرنے والا ہوگا، صاحبان علم کی شہادت امام حسن عسکریؑ کا ارشاد، حضرت سلیمانؑ ابن داؤدؑ کا علیؑ کی ولایت کی گواہی دینا، ہر عبادت میں ولایت علیؑ ضروری، کربلا کا مقصد، ولایت کے بارے میں ارشاد امام زین العابدینؑ، شیعہ کی پہچان۔

بابِ سوم:

معراج: واقعۂ معراج، آسمانوں کے دروازوں کی تحریر، اللہ نے اپنے رسولؐ کو معراج میں ایک بڑی نشانی دکھلائی۔

باب چہارم:

غدیر: خطبۂ نبیؐ اکرم غدیرخم میں، غدیرخم میں اعلان ولایت امیرالمومنین، آخری فریضۂ رسالت اعلانِ خلافت علیؑ ابن ابی طالبؑ، غدیر، وَاذکُر نِعمَةَ اللهِ، رسولؐ خدا کا بارگاہِ ایزدی میں اظہار تشکر، روز غدیر انداز رسولؐ دیکھئے، تین دن تک رسولؐ کو تہنیت پیش کی گئی، حسان بن ثابت (شاعر دربار نبوت)

باب پنجم:

معجزات برولایت علیؑ: وعدۂ رسولؐ کے تحت ابوالصمصام عبسی کو اسّی اونٹنیاں دینا، بادام میں تحریر، سورج کا مولائے کائنات سے کلام کرنا، اصحاب کہف اور کوہ رقیم، مولائے کائنات کا ایک مردے کو زندہ کرنا، بچھڑے کا کلمۂ حق کی گواہی دینا، علم ملکوت کی سیر، فرش کا کوڑے کا اور گدھے کا کلام کرنا، سوسمار کا رسول اکرمؐ سے گفتگو کرنا، محمدؐ کا وصی کون ہے، قصہ ابرکا، اونٹوں کا رسالت وولایت کی گواہی دینا، پہاڑ کے بڑے بڑے پتھروں نے نبوت اور امامت کو سلام کیا، اسم علیؑ کا اثر، شہد کی مکھی کا واقعہ، پتھر پر انگشتر کا نشان ثبت کرنا، درخت کا کلام کرنا، ذرّہ ذرّہ پر علیؑ لکھا ہوا ہے، جبرئیل کے پروں پر تحریر، نبیؐ کے حکم سے علیؑ نے غدیر کے اعلان کے بعد معجزے دکھلائے، حضرت آدمؑ کی انگوٹھی کا نقش، فرشتے کے دونوں کاندھوں کے بیچ و بیچ لکھی ہوئی عبارت ''علی ولی اللہ'' آپ واقعی رسولؐ خدا کے حقیقی جانشین ہیں، حورعین کی جبینوں کی تحریر، دشمن علیؑ اور سانپ، انگوٹھی کے نیچے علیؑ ولی اللہ تحریر ہوگیا، سنگریزے کی تحریر۔

باب ششم:

علی ولی اللہ (حدیث کی روشنی میں): وَ مَا یَنطِقُ عَنِ الھَوىٰ، اعتقاد ولایت ضروری ہے، حجر اسود، قرآن شریف کے قصے عبث نہیں ہوتے، قصہ طالوت، حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کا واقعہ، محمد حنفیہ کی والدہ خولہ حنفیہ کا واقعہ، ارشاد امیر المومنینؑ، لا الہ الا اللہ کہنے کا ثواب، لا الہ الا اللہ قلعہ ہے، لا الہ الا اللہ کی شرط، صرف لا الہ الا اللہ کہنا بے فائدہ ہے، علیؑ کی تصدیق کرنے والوں کے لئے خوشخبری، علیؑ کی منزلت، علی صدیق اکبر، یہودی کا علیؑ کی ولایت کی گواہی دینا، عیسیٰ ابن مریم کا محمد مصطفیٰؐ کی نبوت اور علیؑ کی وصایت کا ذکر کرنا، ایک یہودی کے سوالات، علیؑ تمام آل محمدؐ میں افضل ہیں، ولایت علیؑ امتحان ہے، ولایت کا حکم زمین سے نہیں بلکہ آسمان سے ملا ہے، علم وصایا، نفع بخش تجارت (حدیث نبی اکرمؐ) اے محمدؐ! علیؑ کو میرا سلام کہدو۔

علیؑ عظمت پروردگار میں رخسار کو خاک آلود کرتے تھے، ولایت پر عمل کرنے والوں کے لئے خوشخبری، سرزمین قم، نبیؐ نے علیؑ کی خاطر ستّر مرتبہ عہد لیے تھے، پیغمبرؐ نے علیؑ کی خاطر اسّی مرتبہ عہد لئے تھے، علیؑ کی محبت ایمان کا میزان ہے، لبیك اللّٰھم لبیك، منکر ولایت علیؑ کی عبادت وطاعات کو زمیں پر مارا جاتا ہے، منکر ولایت ہی منکر نبوت ہیں، انبیاء کو تین شہادتوں پر نبوت ملی۔

باب ہفتم

ارشادات معصومین علیہم السلام: رسولؐ اللہ کا ایک بلیغ خطبہ ولایت علیؑ کے بارے میں، خطبہ نبیؐ اکرم، اوصاف امام کے بارے میں امیر المومنینؑ کا ارشاد، ولایت کے بارے میں خطبہ امیر المومنینؑ، ولایت کے بارے میں ارشاد امیر المومنینؑ، ارشاد امام محمد باقرؑ (ائمہ وارث انبیاء علیہم السلام ہوتے ہیں) ارشاد امام جعفر صادقؑ (منزلت امام) ارشاد امام علی رضاؑ، ارشاد امام علی رضاؑ علامات امام کے بارے میں، دعائے ندبہ منصوب بہ امام زمانہ علیہ السلام عجل فرجہ۔

عزائے شیر خدا

مولف: ناشر: سال اشاعت:

ڈاکٹر حنابانو طباطبائی لکھنؤ، عباس بک ایجنسی جون ۲۰۱۳ء/شعبان ۱۴۳۴ھ

عصمت امام

مولف: ناشر: سال اشاعت: صفحات:

مولانا سید صابر حسین کاظمی کراچی، تنظیم پیام حق ۱۹۸۷ء ۳۸۸

یہ کتاب علامہ حلی کی تصنیف (الفین) کا ترجمہ ہے جس میں حضرت علی علیہ السلام کی خلافت کو دو ہزار دلیلوں سے ثابت کیا گیا ہے۔

عطر ایمان

مولف: ناشر: صفحات:

مولانا سید سجاد حسین دہلی، مقبول پریس ۷۲

اس کتاب میں فضائل و مناقب حضرت علیؑ بیان کئے گئے ہیں۔

عظمت امیر المومنین مع الاربعین فی فضائل امیر المومنین

مولف: ناشر: صفحات:

مفتی مزمل حسین میثمی غدیری لاہور، امامیہ پبلی کیشنز ۱۸۲

حضرت علی علیہ السلام کے فضائل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چالیس احادیث کا ترجمہ۔

Ali Attraction and Repulsion:

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
مرتضیٰ مطہری شہید	راولپنڈی	۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء

Ali's Conception of Statecraft:

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مولانا سید ابن حسن جارچوی	کراچی، انسٹیٹیوٹ آف اسلامک کلچر اینڈ ریسرچ	۱۹۷۲م	۴۳

Ali- The Magnifiecent

مولف:	صفحات:
یوسف این لال جی، کراچی	۲۸۰

Ali's Conception of Statecraft

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مولانا سید ابن حسن، جارچوی	کراچی، انسٹیٹیوٹ آف اسلامک کلچر اینڈ ریسرچ	۱۹۷۲م	۴۳

Ali (A) The Magnifiecent

شہر :	صفحات:
کراچی	۲۸۰

Ali (A) In Quran

ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
کراچی، پیر ابراہیم ٹرسٹ	۱۹۷۵م	۱۴۳

العلیؑ

مولانا سید آغا مہدی رضوی (متولد ۱۳۱۶ھ)، مطبوعہ، کراچی

اس کتاب میں حضرت علی بن ابی طالبؑ کی سوانح حیات انتہائی دلکش انداز میں لکھی گئی ہے۔

مصنف کا تعلق لکھنؤ کے علمی خانوادے سے تھا۔ مولانا سید محمد تقی رضوی عالم باعمل تھے۔ لکھنؤ ہی میں درس نظامی کی تکمیل کی۔ ۱۹۲۶ء میں ''جمعیت خدام عزا'' لکھنؤ میں قائم کی جس سے آپ کی تصنیفات طبع ہوئیں۔ ۲۱ر جولائی ۱۹۶۰ء کو لکھنؤ سے کراچی منتقل ہوئے اور وہیں کی سکونت اختیار کر کے وہیں رحلت کی۔

آپ کی تالیفات کی تعداد ۲۷۹ ہے۔ سولہ سال تک ماہنامہ ''الواعظ'' کے مدیر رہے۔ آپ کے سیکڑوں مضامین مختلف جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔[1]

علیؑ

مولف:	ترجمہ:	صفحات:
ڈاکٹر طہٰ حسین	عبدالحمید نعمانی، قومی لائبریری مالی گاؤں ناسک	۴۹۰

علیؑ علیؑ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
محمد وصی خاں	کراچی، محفل حیدری	۱۹۷۶ء	۳۲۰

یہ ۶۵ عنوانات کے تحت حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی حیات اور خصائص پر مشتمل اہل قلم کے مضامین کا مجموعہ ہے۔

---

[1] تذکرۂ علماء امامیہ، پاکستان، ص:۵، تذکرۂ مفسرین امامیہ

علی ابن ابی طالبؑ (حصہ اول)

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
پروفیسر سید اختر رضا زیدی	کراچی، مکتبۂ عدیل شریف آباد	مئی ۱۹۷۴ء	۴۲۹

اس کتاب میں سیرت مناقب اور فضائل حضرت علی علیہ السلام بیان کئے گئے ہیں۔

علی ابن ابی طالبؑ اور خلفاء ثلاثہ

مولف:	مترجم:	ناشر:	صفحات:
میرزا انجم الدین شریعت عسکری	مولانا سید محمد عباس زیدی جلالوی	لاہور، مکتبۂ تعمیر ادب	۷۹

یہ کتاب میرزا انجم الدین شریعت عسکری کی کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔

علیؑ، امین وحدت

مولف:	مترجم:	ناشر:	سال اشاعت:
ڈاکٹر علی شریعتی	مولانا سید محمد موسیٰ رضوی	کراچی، ادارۂ ن والقلم، گلشن اقبال	جنوری ۱۹۸۶ء

یہ کتاب ڈاکٹر علی شریعتی کی کتاب کا ترجمہ ہے۔

علیؑ اور ان کی خلافت

مولف:	ناشر:	صفحات:
پیام شاہ، جہان پوری	لاہور، ملک الدین محمد	۴۰۰

علیؑ اور بیعت

مولف:	ناشر:	سال اشاعت	صفحات
مولانا سید ظل حسنین زیدی	لاہور، ادارۂ زید شہید، اسلام پورہ	۱۹۸۳ء	۱۶۰

اس کتاب میں اثبات کیا گیا ہے کہ حضرت علیؑ نے شیخین کی بیعت نہیں کی تھی۔

علی علیہ السلام اور سیاست

عبدالکریم مشتاق، لاہور، انجمن غلامانِ اہل بیتؑ شاہی محلہ۔

اس کتاب میں سیاست علویہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

علیؑ اور شیعہ

مولف:	طبع:	صفحات:
مفتی سید عنایت علی نقوی (متولد ۱۹۰۴ء)	شاہ یوسف گردیزا کادمی، ملتان	۱۶۸

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کے فضائل اور ان کے شیعوں کی عظمت احادیث رسول اکرمؐ کی روشنی میں بیان کی گئی ہے۔ مفتی صاحب کی ولادت بمقام نواں سیداں ضلع لیہ میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۲۷ء میں منصبیہ عربی کالج میرٹھ میں داخلہ لیا۔ اس کے بعد ۱۹۲۹ء سے ۱۹۳۶ء تک لکھنؤ میں جامعۂ ناظمیہ اور سلطان المدارس میں تعلیم حاصل کی اور ساتھ ہی ساتھ طبیہ کالج میں بھی پڑھتے رہے۔ فراغت کے بعد بدایوں میں مطب شروع کر دیا۔ کچھ عرصے بعد یکم اگست ۱۹۴۳ء کو خیر پور میرس چلے گئے۔ جہاں آپ ۱۹۵۵ء میں ریاست کے مفتی اعظم کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ ۱۹۷۱ء میں ریٹائیرڈ ہو کر لیّہ چلے گئے۔ شیعہ جامع مسجد ملتان میں امام جمعہ مقرر ہوئے۔[۱]

۱۔ تذکرۂ علماء امامیہ پاکستان، ص: ۱۹۷

علیؑ اور عائشہ

مولف:	ناشر:	صفحات:
عمر ابوالنصر (حنفی)	لاہور، مقبول اکیڈمی	۲۲۵

علیؑ اور کعبہ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
مولانا آغا مہدی رضوی لکھنوی (م ۱۴۰۷ھ)	لکھنؤ، امامیہ مشن، سرفراز قومی پریس لکھنؤ	رجب المرجب ۱۳۵۲ھ

اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ صرف حضرت علی علیہ السلام کی کعبہ میں متولد ہوئے اور کوئی دوسرا نہیں۔

علیؑ ایک دیومالائی سچ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
مولانا سید محمد موسیٰ رضوی	کراچی، ادارۂ عظمت انسانیت	ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ، اگست ۱۹۸۵ء

یہ کتاب ڈاکٹر علی شریعتی کی چند تقریروں کا ترجمہ ہے۔

علی، باب مدینۃ العلم

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
ڈی ایف کراکا	اسلام آباد، ادارۂ تبلیغ شیعہ	۱۴۰۰ھ

یہ کتاب ڈی ایف کراکا کی کتاب کے ایک باب کا اردو ترجمہ ہے۔

علی بن ابی طالبؑ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
پروفیسر اختر رضا زیدی	کراچی، مکتبہ عدیل	۱۹۰۰ء	۱۴۲۹

سیرت و فضائل حضرت علی علیہ السلام بیان کئے گئے ہیں۔

علی بن ابی طالبؑ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
امان سرحدی	لاہور، شیخ غلام علی	۱۹۸۰ء	۴۰۶

علی بن ابی طالبؑ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
سید اختر رضا	کراچی، مکتبہ عادل	۱۹۷۴ء	۲۷۱

علی بن ابی طالبؑ

ناشر:	سال اشاعت:
کراچی، ویلکم بک پورٹ	۱۹۹۸ء

علی پیکر صدق و صفا

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
ڈاکٹر حامد علی شاہ	راولپنڈی، مطبع فیض الاسلام	۲۰۰۱ء

علیؑ تاریخ اور سیاست کی روشنی میں

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مولانا عبدالحمید نعمانی	کراچی، نفیس اکیڈمی	۱۹۴۸ء	۲۸۳

یہ کتاب ڈاکٹر طٰہٰ حسین کی کتاب (الفتنۃ الکبریٰ) عربی حصۂ دوم کا ترجمہ ہے۔

علیؑ تو علیؑ ہے

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
جناب علی نقی	لکھنؤ، نظامی پریس	۲۰۱۴ء

اس کتاب میں سیرت حضرت علی علیہ السلام کو نہایت دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

عناوین کتاب مندرجہ ذیل ہیں:

ولادت باسعادت حضرت علی علیہ السلام، رضاعت، ولیمہ، حلیہ وسراپا، اخلاق وعادت، بچپن، لباس، غذا، طرز رہائش، اظہار اسلام، ، امامت، حضرت علی علیہ السلام کا امام منصوص من اللہ ہونا، فضائل امیر المومنینؑ، کلمات حضرت علی علیہ السلام اہل سنت کی نظر میں، ہجرت میں سبقت، شجاعت، زہد وقناعت، جنگ بدر، جنگ احد، جنگ خندق، جنگ خیبر، اراضئ فدک، حضرت علیؑ کی دختر رسولؐ سے شادی اہل سنت کی کتب سے، غزوۂ حنین، غزوۂ تبوک، جنگ بئر الالم، اعلان خلافت، جنگ قصر الذہب، رسول خداؐ کا آخری وقت اور حضرت علیؑ، اہل سنت کی نظر میں علیؑ اور قرآن، شیعیان علیؑ کا مقام اہل سنت کی زبانی، دشمن علیؑ اہل سنت کی نظر میں۔

اہل سنت کی کتابوں میں سے حضرت علیؑ کے فضائل ان ہی کی زبانی، اہل سنت اور فضائل حضرت علی علیہ السلام، جنگ جمل، جنگ صفین، جنگ نہروان، سخاوت حضرت علیؑ، معجزات حضرت علی علیہ السلام، جنت وجہنم، حضرت علیؑ سے فرشتوں کی محبت، حضرت علیؑ کا علم، نہج البلاغہ کی سیر، فاطمہ بنت اسد، حضرت علیؑ کی اولاد اور ازواج، حضرت ابو طالب علیہ السلام، نکات اور اشارے عمدۃ المطالب سے، آدمؑ سے مساوات، علیؑ اور ادریسؑ، علیؑ اور نوحؑ، علیؑ اور ابراہیمؑ، یعقوبؑ اور

یوسفؑ، حضرت موسیٰؑ، ہارونؑ اور یوشعؑ، حضرت ایوبؑ، لوط، جرجیس اور یحییٰ، حضرت یونسؑ حضرت زکریاؑ، داوٴدؑ، طالوتؑ اور سلمانؑ، حضرت صالحؑ اور حضرت عیسیٰؑ، نبی اکرمؐ شہادت امیر المومنینؑ، زیارت قبر علیؑ، سیرت امیر المومنینؑ۔

Ali- The Superman:

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
محی الدین عطا	لاہور، شیخ محمد اشرف	۱۹۸۰م	۴۷۸

علیؑ، رسولؐ کی نگاہ میں

مولانا ملک محمد شریف

یہ کتاب ملتان، مکتبۃ الساجد، شوال ۱۳۹۵ھ/ نومبر ۱۹۷۵ء علامہ سید ہاشم بحرانی (۱۱۰۷ھ) کی کتاب مناقب امیر المومنینؑ کا اردو ترجمہ ہے۔

علیؑ رسولؐ کی نگاہ میں

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مولانا ملک محمد شریف	ملتان، مکتبۃ الساجد	۱۹۷۵ء	۱۷۶

حضرت علی علیہ السلام کی فضیلت میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول احادیث کا ذکر کیا گیا ہے۔

علیؑ سے دشمنی کیوں؟

مولف:	تدوین:	ناشر:	سال اشاعت:
عابد حسین جعفری	ناصر حسین جعفری	لکھنؤ، عباس بک ایجنسی	۲۰۱۴ء

اس کتاب میں بحث کی گئی ہے کہ زمانہ حضرت علی مرتضیٰؑ کا دشمن کیوں تھا؟ اور دشمنی کے کیا اسباب وعلل تھے۔

عناوین کتاب مندرجہ ذیل ہیں:

مناجات بارگاہِ پروردگار، اسلام کی پہلی دعوت، علیؑ محمدؐ کے ہمراہ، کفار حضرت ابوطالبؑ کی خدمت میں، دوہرے اثر کا مطلب، کفار کا ہنگامی اجلاس، محمدؐ شعب ابی طالبؑ میں، علیؑ بستر رسولؐ پر، ہجرت مدینہ، علیؑ بدر کے میدان میں، علیؑ احد کے میدان میں، علیؑ سیف اللہ، ہندہ کلیجہ حمزہ پر، علیؑ کا مقابلہ کیسے، جنگ خندق کی تیاریاں، علیؑ خندق کے میدان میں، علیؑ کلّ ایمان ہے، علیؑ کے خوف سے دل میں طوفان آتے ہیں، ابوسفیان کی جدوجہد، علیؑ سے مدد مانگنا حکم خدا ہے، علیؑ خیبر کے میدان میں، علیؑ خدا کا شیر ہے، علیؑ کا مقدر، کافروں سے محبت کیسی؟ لشکر اسلام کا مکہ میں داخلہ، مکہ مسلمان ہوگیا، عجیب نظریہ، اجر رسالت، رسولؐ کا پوچھنا ہے تو ابوطالبؑ سے پوچھو، علیؑ کا مخالف کون؟ مصلحت خدا، علیؑ سے دشمنی کے اسباب، علیؑ غدیر خم میں، رسول خدا کا وصال، کون خاتون قیامت؟۔

گواہی میں کون سچّا؟ علیؑ کے گلے میں رسی، مصلحت الٰہی کیا تھی؟ اسلام اور حسینؑ، فاطمہؑ در و دیوار کے درمیان، اسلام اور حکمت، زوال اسلام، علیؑ منبر رسولؐ پر، دور علیؑ میں مجرم کا اقرار، علیؑ کے دربار میں ایک عورت کا اعتراف جرم، حاکم کے لئے شرائط، علیؑ جو کی روٹی کھاتا ہے، حاکم وقت ہو تو ایسا، شہادت امیر المومنین حضرت علیؑ، حضرت علیؑ کا دور حکومت، خوارج کی سازش، حضرت علیؑ کی شہادت کی خبر، حضرت علیؑ کو ضربت لگنے کا واقعہ، ابن ملجم اور اس کے ساتھیوں کا فرار، زینبؑ نے باپ سے پوچھا، سچّا خواب، علیؑ سے اصبغ بن نباتہ کی ملاقات، امام حسینؑ کا گریہ، فرزندانِ علیؑ بستر علیؑ کے قریب، حضرت علیؑ کے دفن کا واقعہ، امام حسنؑ کا خطاب، قبر امامؑ پر ایک نابینا کا اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا، خارجی سازشوں کی سزائیں۔

علی سے دشمنی کیوں (ہندی)؟

مصنف:	تدوین:	ناشر:	سال اشاعت:
عابد حسین جعفری	ناصر حسین جعفری	لکھنؤ، عباس بک ایجنسی	اگست ۲۰۱۳ء

اس کتاب میں حضرت علیؑ سے دشمنی کے اسباب بیان کئے گئے ہیں۔

علیؑ شخصیت اور کردار

ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
لاہور ادبستان	۱۹۷۹ء	۳۱۲

یہ کتاب عباس محمود العقاد کی کتاب کا ترجمہ ہے۔

علیؑ فی القرآن

مولف:	مترجم:	طبع اول:	طبع حاضر:	صفحات:
آقای سید صادق حسینی شیرازی	مولانا اثیر جاڑوی	ولی العصر ٹرسٹ رتہ متہ ضلع جھنگ	عباس بک ایجنسی، دسمبر ۲۰۰۹ء	۵۷۹

اس کتاب میں ۹۶ سوروں کی مختلف آیات سے عظمت مولا علیؑ ثابت کی گئی ہیں۔

علی فی القرآن

مؤلف:	مترجم:	ناشر:
آیت اللہ سید صادق شیرازی	مولانا طیب رضا، اغوانپوری،	مجلس علماء وواعظین لکھنؤ

آپ کا تعلق اغوان پور ضلع مراد آباد سے ہے۔ والد ماجد سید ریاض الحمید رنقوی دیندار، مذہبی انسان تھے۔ ۱۳۸۳ھ/ ۳۰رجون ۱۹۶۳ء اغوان پور میں ولادت ہوئی۔ ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی، طبیعت کا میلان دینی تعلیم کی طرف ہوا تو منصبیہ عربی کالج میرٹھ میں داخلہ لیا سطحیات کی تکمیل کے بعد سلطان المدارس لکھنؤ میں زیر تعلیم رہ کر مولانا سید بیدار حسین، مولانا سید غلام مرتضیٰ مرحوم مولانا محمد جعفر مرحوم جیسے اساتذہ سے کسب علم کیا۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے سیریا (شام) کا سفر کیا اور حوزہ علمیۂ زینبیہ میں جید اساتذہ سے فیضیاب ہوئے جن مین آیۃ اللہ سید احمد واحدی، آیۃ اللہ شیخ اعتمادی، آیت اللہ سید احمد فہری وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ہندوستان واپس آنے کے بعد مدرسۂ جامعۃ التبلیغ لکھنؤ میں تدریس کے فرائض انجام دیئے پھر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں شعبۂ دینیات میں بعہدۂ لکچرر منتخب ہوئے۔

علیؑ کا مرتبہ اللہ اکبر

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مشیر حسن منیر	لاہور، مکتبہ سپاہ عباس	۱۹۵۸ء	۸۸

علیؑ کتب اہلسنت کی روشنی میں

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مولانا غلام حسین عدیل	راولپنڈی، مدرسہ باقر الشہید	۱۹۹۶ء	۲۰۱۴

کتب اہل سنت میں جو فضائل مولا علیؑ بیان کئے گئے ہیں اس کتاب میں ان کی جمع آوری کی گئی ہے۔

علیؑ کی جنگیں:

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
پروفیسر مظہر عباس چودھری	لکھنؤ، نظامی پریس	۲۰۱۲ء	۳۴۴

یہ کتاب حضرت علیؑ کی جنگوں اور آپ کی دلیرانہ شجاعت پر مشتمل ہے۔

عناوین کتاب اس طرح ہیں:

باب اوّل: اسلام کا فلسفۂ جہاد اور جہاد علیؑ، جہاد کا مفہوم، اقسام جہاد، قتال و جنگ، جنگ برائے دفاع، اسلامی آدابِ جنگ، اسلامی جنگوں کی اجازت و وجوہات، جہاد گروہِ دانشمندانِ ایران کی نظر میں، اسلام میں جہاد اور دفاع، اسلام کی امن پسند، پالیسی ناگزیر، جہاد فی سبیل اللہ اور اس کے مقاصد، اسلامی جہاد کے مقاصد کا خلاصہ، معیار جہاد، علیؑ کی تلوار کی تعریف قرآن میں۔

باب دوّم: شجاعت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت علیؑ کی پرورش اور تربیت، ہجرت کی شب اور حضرت علیؑ،

مدینہ میں ابتدائی حفاظتی اقدام، حکمِ جہاد اور دفاعی کوششیں، علیؑ لواء بردار نبیؐ، غزوۂ بدر میں کردارِ علیؑ، علیؑ عقاب بردار، معرکۂ حق و باطل کا آغاز، مومنین قریش بمقابلہ کفار قریش، غزوۂ بنی سلیم اور علیؑ علمبردارِ اسلام، غزوۂ احد میں حضرت علیؑ کے کارنامے، علیؑ وحمزہؑ کے ہاتھوں کفار کے، اسداللہ علم بردارِ حمراء الاسد، علیؑ کی غزوۂ بنی نضیر میں علم برداری، حیدرؑ کی شجاعت پر خندق بھی گواہ ہے، علیؑ قاتل عمرو نوفل، علیؑ غزوۂ بنی قریظہ میں، غزوات وسرایا میں حیدرؑ ہی مظفر ہیں، علیؑ معاہدہ صلح امن کے راقم، حیدرؑ وصفدر فاتح خیبر، اب علم حیدر کرّار کو ملتا ہے، ذوالفقارِ علیؑ کا کیا کہنا۔

حضرت علیؑ کا مرحب سے محاربہ، خیبر شکن علیؑ، فتحِ مکہ اور حضرت علیؑ، علیؑ کامگارِ حنین و طائف وطے، غزوہ تبوک اور علیؑ بمثلِ ہارونِ موسیٰؑ، حضرت علیؑ کے غزوات اور سرایا، علیؑ، ممتازِ مغازی علیؑ، اسلامی لشکروں کے سپہ سالار، امام برحق کا معیارِ شجاعت، علیؑ حق ہے، اقبال اور زورِ حیدری وکرّاری۔

باب سوم: علیؑ اشجع العرب، عہدِ نبیؐ کے غزوات، غزوۂ بدر، حضرت علیؑ بدر کی پیش بندی میں، حضرت علیؑ کا قریش کے سقوں کو گرفتار کرنا، علیؑ رائیت بردارِ بدر، علیؑ فاتح بدر، جنگ مغلوبہ اور کردار علیؑ، غزوۂ احد، علیؑ رایت بردار احد، چمکی حیدرؑ کی تلوار، جس نے علم بردارانِ قریش کو تہِ تیغ کیا، علیؑ محافظ نبیؐ، یاعلیؑ! انہیں روکو، لافتیٰ الّا علیؑ، غزوۂ بنی نضیر اور شجاعت علیؑ، علیؑ علمبردار اسلام، غزوۂ احزاب (جنگ خندق)، اشجع العرب بمقابلۂ عماد العرب، بوقتِ جنگ علیؑ لباس نبیؐ میں، علیؑ کی ضربت عبادت ثقلین سے افضل، علی سپہ سالارِ غزوۂ بنی قریظہ، خدا کی قسم! قلعہ فتح کر کے رہوں گا، علیؑ قاتل حیّ بن اخطب، غزوۂ خیبر، اس سے پہلے جو آئے میدان میں ۔۔۔، علیؑ فاتحِ خیبر، رزم ہائے علیؑ کے ذکرِ مزید کی کاوش۔

باب چہارم: غنیم علیؑ ہے غنیم محمدؐ، حدیث قدسی، جنگ جمل، بیعت علیؑ، عراق کے سفر کا ارادہ، نمائندگان کی روانگی، طلحہ وزبیر کی حضرت عائشہ سے ملاقات، حضرت علیؑ اور معاویہ کی خط وکتابت،

معاویہ کے قاصد کی چالبازی، حضرت علیؑ کی عراق کی طرف روانگی، حضرت علیؑ کے خلاف سازشیں، حضرت علیؑ عازم کوفہ، جنگ جمل میں علمبر دارانِ علیؑ ،مخالفین کی علمبرداری، حضرت علیؑ کی زبیر کو نصیحت، طلحہ کی موت مروان کے ہاتھوں، مالکِ اشتر کا عبداللہ بن زبیر پر حملہ، حضرت علیؑ کا جنگی ہدایات دینا، علیؑ کا اپنی فاتح فوج سے خطاب، علیؑ کا بصرہ کی جامع مسجد میں خطبہ، علیؑ کے مختلف شہروں کے لئے، حضرت علیؑ کے بارے میں ارشاد نبوتؐ، جنگ صفین، قتل عثمان کی خبر شام میں، معاویہ کا ردّعمل۔

حضرت علیؑ کا معاویہ کی طرف خط، معاویہ کا عمر عاص سے رابطہ، قتل عثمان اور علیؑ کے خلاف پروپیگنڈہ، معاویہ اور جنگ کی تیاری، حضرت علیؑ کا عمرو عاص کو خط، حضرت علیؑ کی شام کی طرف روانگی، عبداللہ بن مسعود وغیرہ کا صفین، حضرت علیؑ کا اپنے نمائندوں کو بلا بھیجنا، حضرت علیؑ کا بابل کے خرابہ سے گزر، معقل کی علمبرداری، حضرت علیؑ کا مالک اشتر کو امیر مقرر کرنا، مقام صفین میں لشکر کا پڑاؤ، عبداللہ بن عمر کو حضرت علیؑ کی سرزنش، ربیع الثانی سے محرم تک کے مختصر حالات، حضرت علیؑ کے جنگ صفین میں علمبردار، معاویہ کے صفین میں علمدار، باپ بیٹے کے مقابلہ میں، جعدہ اور عتبہ برادرِ معاویہ، عمرو عاص کے پرچم کی داستان، محمد بن حنفیہ بمقابلہ عبیداللہ بن عمر، عبداللہ بن بدیل معاویہ کے سر پر۔

معاویہ اور خوف ذوالفقار، حضرت علیؑ کی معاویہ کو پیش کش، عمرو عاص نے موت سے گھبرا کر، عبیداللہ بن عمر اور مالک اشترؒ میں مقابلہ، عبیداللہ بن عمر کی ہلاکت، ذوالکلاع کی ہلاکت، جنگ صفین کا عجیب پہلو، علیؑ و حسنینؑ اور محمد حنفیہ تیروں کی زد میں، مالکِ اشتر نے پسپا لوگوں کو حوصلہ دیا، حضرت زحرؒ کی شہادت، ہاشم مرقال اور ابن ہاشم علمبر دارانِ علیؑ علیؑ لشکر شام میں چھپ گئے، معاویہ کا حضرت علیؑ کی طرف خط، حضرت علیؑ کا معاویہ کو جواب، مالک اشترؒ علم بدست، معاویہ کا حضرت علیؑ کی طرف ایک خط، حضرت علیؑ کا معاویہ کو جواب، لیلۃ الہریر کا منظر، قرآن کو نیزوں پر بلند کرنے کی سازش، معاویہ کی

سازش سے آگاہ کرنا، ابوموسیٰ اشعری کے حکم بننے کی داستان، حکمیت کا پیمان نامہ، حکمیت کے عہد نامہ پر گواہوں کے نام، حکمین کے تعین کے بعد اختلاف، حکمین کی آپس میں گفتگو۔

حکمین کی رائے کا اعلان، حکمین کا ایک دوسرے کو گالی دینا، شریح کا عمرو عاص پر حملہ، شامیوں کا معاویہ کی بیعت کرنا، جنگ نہروان، خارجیت، پیغمبر اسلامؐ کا ایک اور ارشاد گرامی، منافقت اور منافقین، خارجی، خارجیوں کا اہل بصرہ کے نام خط، جنگِ خوارج یا جنگ نہروان، خارجیوں کے لئے حضرت علیؑ کا خط، حضرت علیؑ کی نہروان کی روانگی، اعلانِ جنگ اور حضرتؑ کو کافر قرار دینا، حضرت علیؑ کا اعلانِ جنگ، جائے امان کا تعیّن، نہروان سے کوچ اور خطاب، حضرت علیؑ کا شیعوں کے نام خط، رحبہ میں پڑاؤ کا اعلان حضرت علیؑ کی شہادت۔

باب پنجم: شانِ ضربِ علیؑ، علیؑ بستر نبیؐ پر، علی راکب دوش رسول، ہجرت سے پہلے علیؑ کی بت شکنی، علیؑ قاتل لات وعزیٰ، علیؑ جنگ بدر میں، علیؑ جنگ احد میں، علیؑ محافظ رسولؐ، علیؑ دربانِ رسولؐ، علیؑ مفتخر الملائکہ، علیؑ کی ایک ضربت پوری امت کے، علیؑ فاتح فدک وخیبر، علیؑ سردار عرب، علیؑ زر بخش عالم، علیؑ صلح حدیبیہ میں، علیؑ فتح مکّہ میں، علیؑ فلک رسا، علیؑ سفیر امن، علیؑ قاضی ومبلغ اسلام، علیؑ آبِ رسان لشکر، علیؑ اور معجزۂ آب، فرشتوں کا علیؑ کا ہم شکل ہوکر کفار سے جنگ کرنا، روز بدر ہر مشرک مرتے دم کہتا تھا، فرشتوں کا حضرت علیؑ کا سلام کرنا، جنگت بدر میں مدد کرنے والے، اے بہادروں کو مارنے والے (علیؑ)، جنگ احد کی فتح کے سہرا امیر المومنینؑ کے سر، علیؑ کی شجاعت عمر بن خطاب کی زبانی، روز احد شجاعت امیرؑ، جنگ احد سے واپسی اور جناب امیرؑ۔ غزوہ حمرالاسد کے لئے جناب امیرؑ، عمرو کے قتل پر رسول خداؐ کا علیؑ کی مدح، نقطہ ٔخوں ہمیشہ کے لئے ذوالفقارِ علیؑ پر، جنابِ امیر کا جنّات سے جنگ کرنا، غزوۂ حدیبیہ اور حضرت علیؑ، رسولؐ اللہ اور حضرت عباس کا علیؑ کو پکارنا،

جنگ حنین میں فرشتوں کا کفّار کو قتل کرنا۔ بے بنیاد روایات کا مختصر درایتی جائزہ، چیدہ چیدہ معلوماتی و وضاحتی نکات، صورت حال کی عکاسی اور کارنامہ علیؑ، رسولؐ خدا کو سوتے سے جگا دینا، معرکہ خندق اکیلے علیؑ کا کارنامہ ہے، احبس انه عمرو، علیؑ کو اسلحہ پہنا کر رسولؐ خدا کا دعا کرنا، کافر علیؑ کی شکل میں موت دیکھتا ہے، ضرار کا حضرت ثانی پر احسان، ابوسفیان کا نعرۂ فرار، غزوہ خیبر، ایک تادیبی مہم یعنی پولیس ایکشن، غزوہ خیبر میں نبیؐ و علیؑ دونوں علیل تھے، متعصب مؤرخوں کی علیؑ دشمنی، علامہ علی نقی کا عطائے علم پر تبصرہ، صبح خیبر کا منظر، علیؑ کو اسلحۂ جنگ سے آراستہ کرنا، اسلامی جنگوں کا معیار، حضرت علیؑ کی پیش قدمی کا انداز، جناب امیرؑ نے اپنا نیزہ زمین میں، حارث و عنتر کے بعد مرحب سے مقابلہ، ضرب حیدری کی گونج، علیؑ فتح فدک کے علمبردار۔ تخریب کاریاں، سازشیں اور فتنے، جنگ جمل، لیلۃ الہریر، جنگ صفین کے دو ہیرو، حضرت اویس قرنیؓ، فرات کی گواہی (علیؑ مومنوں کے امیر)، نہروان، خوارج کی مزید گمراہی، شہادت سے متعلق۔

علیؑ کی ذات اور بات

مولف:	ناشر:
مولانا حبیب حسن نجفی ماتلی	کراچی، ادارۂ تعلیمات الٰہیہ

Ali Murtaza:

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مولوی سید ابوالحسن ندوی	کراچی، مجلس نشریات اسلام	۱۹۸۸م،	۲۴۲

Ali -al- Murtaza:

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
عبدالرحمن شاد	لاہور، قاضی پبلیکیشنز	۱۹۷۸م	۱۰۷

علی مرتضیٰؑ

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مولانا محمد میاں صدیقی	لاہور، ناشران قرآن	۱۹۸۰ء	۶۰

علی مرتضیٰؑ

مولف:	مطبع:	سال اشاعت:
سید محمد منظور علی رضوی	سرفراز قومی پریس لکھنؤ،	دسمبر ۱۹۲۸ء

یہ کتاب جناب نواب حامد علی خاں بہادر رامپور کے نام معنون کی گئی ہے۔ مصنف محکمۂ تعلیمات صوبۂ متحدہ آگرہ اودھ سے وابستہ تھے۔

یہ کتاب دس ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول : ابتدائی حالات

باب دوم : غزوات

باب سوم : سریات

باب چہارم : تبلیغ اسلام

باب پنجم : دربار رسالت میں علی کی خصوصیت

باب ششم : خلفائے ثلاثہ کا دور

باب ہفتم : خلافت مرتضوی فصل اول خلافت کی لڑائیاں

فصل دوم : معاویہ کے حملے

باب ہشتم : شہادت علوی

باب نہم : فضائل علوی

باب دہم : ملفوظات علوی۔

علی مرتضیٰؑ شیر خدا

مولف: ناشر: سال اشاعت:

سید ظہور الحسن رضوی کراچی، ٹائمز پریس رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ/ اکتوبر ۱۹۷۲ء

اس کتاب میں حضرت علیؑ کی شخصیت اور آپ کے معجزات کا ذکر کیا گیا ہے۔

علی مولاؑ

مولف: سال اشاعت: ناشر:

خواجہ حسن ثانی نظامی، دہلوی / ۱۳۸۴ھ ۱۹۶۳ء سرفراز قومی پریس، لکھنؤ

علی مولاؑ

مولف: ناشر: سال اشاعت: صفحات:

مقبول حسین اسلام آباد، جامعہ اہل بیتؑ ۹ر ربیع الاول ۱۴۰۶ھ ۲۶۰

مندرجہ ذیل عنوانات پر بحث کی گئی ہے۔

عقیدہ عقل ہے، اعتقاد و عمل، کلام الامام امام الکلام، جہالت کا جنون، حقوق انسانی، شجاعت اور بہادری، اطاعت مطلق، یہ گنہگار بوترابی ہے۔

علیؑ ولی

مترجم: ناشر: سال اشاعت:

مولانا ملک محمد شریف ملتان، مکتبۃ الساجد شمس آباد محرم ۱۳۹۶ھ/ جنوری ۱۹۷۶ء

غیاث الدین عبدالکریم بن جلال الدین (م ۶۹۴ھ) کی کتاب فرحۃ الغریّ فی تعیین قبر علی فی النجف (عربی) ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت علیؑ کی قبر نجف اشرف ہی میں ہے۔ افغانستان میں نہیں۔

علیؑ ولی اللہ

علامہ ذیشان حیدر، جوادی (۱۴۲۱ھ)

پندرہویں صدی کے مشہور عالم، فاضل، محقق اور مورخ علامہ ذیشان حیدر جوادی نے ولایت کے موضوع پر کتاب ''علی ولی اللہ'' لکھی جس میں ولی اور مولیٰ کے معنی پر بحث کی اور خطبہ غدیر کا ترجمہ کیا۔ یہ کتاب تنظیم المکاتب، لکھنؤ سے ۱۹۹۰ء میں شائع ہوئی۔[۱]

علوی تصورات

مولف:	ناشر:	صفحات:
مولانا سید علی اختر تلہری	لکھنؤ، سرفراز قومی پریس	۱۱۲

دس مضامین کا مجموعہ۔

عمدۃ المطالب ترجمۂ مناقب آل ابی طالب (جلد اول)

مترجم:	ناشر:	صفحات:
مولانا ملک محمد شریف	لاہور، شیعہ جنرل بک ایجنسی	۹۸۶

حافظ محمد بن علی شہر آشوب (م ۵۸۸) کی کتاب کا اردو ترجمہ جس کی پہلی جلد میں حضرت علیؑ کی سیرت اور مناقب بیان کئے گئے ہیں۔

عنوان ریاست و بنیان سیاست (نامۂ امیر المومنین بہ مالک اشتر)

مولانا علی اکبر ابن سلطان العلماء، سید محمد (م ۱۳۲۷ھ)

یہ شرح مطبع فیض حسینی اثنا عشری سے ۱۲۸۵ھ میں شائع ہوئی۔ جس میں مکمل دستور حکومت اسلامی بیان کیا گیا ہے۔[۲]

۱۔ مؤلفین غدیر ص: ۱۰۴

۲۔ تالیفات شیعہ ص: ۴۵۳

عید غدیر

مولانا سید علی جعفری (۱۳۸۵ھ)

آپ کو دینی وعصری علوم میں مہارت حاصل تھی۔ مولانا محمد رضا فلسفی کے فرزند اصغر تھے۔ سلطان المدارس میں زیر تعلیم رہ کر صدر الافاضل کی سند حاصل کی۔ اس کے علاوہ ایم۔ اے عربی، ایم۔ اے انگریزی کیا۔ ۱۳۳۹ھ/ ۱۹۲۰ء میں ولادت ہوئی اور ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء کراچی میں وفات ہوئی مختصر سی حیات میں یادگار قلمی خدمات انجام دیں آپ نے غدیر سے متعلق ''عید غدیر'' نامی کتاب لکھی جو کراچی سے شائع ہوئی یہ کتاب بہت مقبول ہوئی۔

عید غدیر

مرزا محمد سلطان، دہلوی (۱۳۸۵ھ)

پیشے سے وکیل آغا مرزا محمد سلطان صاحب نے اپنی تحریر سے شیعیت کی وہ اعلیٰ خدمات انجام دیں جنہیں کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کی تصنیفات ماضی کی طرح عصر حاضر میں بھی قابل استفادہ ہیں اور مرور زمانہ کے ساتھ ان کی اہمیت میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ واقعۂ غدیر سے متعلق آپ کی تصنیف ''عید غدیر'' ہے جو امامیہ مشن لاہور سے ۱۹۶۶ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں غدیر پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔[1]

مرزا صاحب کی ولادت ۱۸۸۹ء کو دہلی میں ہوئی۔ والد ماجد مرزا محمد سجاد تھے۔ ابتدائی تعلیم دہلی، الہ آباد میں حاصل کی۔ LL.B اور M.A علیگڑھ مسلم یونیورسٹی سے کیا۔ ۱۹۱۰ء میں سول سرویز کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ ۱۹۴۰ء میں ڈسٹرک اینڈ سیشن جج کے عہدے پر فائز ہوئے۔ ۱۹۴۴ء میں گوجرانوالہ سے ریٹائر ہوئے۔ ۱۹۴۸ء میں کراچی چلے گئے۔ ملازمت کے دوران جہاں بھی رہے اعلان حق کرتے رہے اور اہل بیتؑ کی حقانیت کا پرچم بلند کرتے رہے،

۱۔ تالیفات شیعہ ص: ۴۵۶، فہرست آثار چاپی شیعہ ص: ۲۳

۲۴ر شعبان ۱۳۸۵ھ/ ۱۷ر دسمبر ۱۹۶۵ء میں وفات ہوئی اور قبرستان خراسان باغ، کراچی میں محو آرام ہوئے۔

عید غدیر

مولانا محمد لطیف انصاری، سہارنپوری (۱۳۹۹ھ)

آپ کا تعلق سرزمین سہارنپور سے تھا۔ آپ کے والد جناب محمد عقیل صاحب ابتدا میں سنی المذہب سے تھے مگر وفات سے ایک ہفتہ قبل مذہب شیعہ قبول کر لیا تھا۔ آپ کی تاریخ اسلام پر گہری نظر تھی۔ واقعۂ غدیر سے متعلق آپ کی یادگار کتاب ''عید غدیر'' ہے جس میں واقعات غدیر کے علاوہ کتب اہل سنت سے ثابت کیا ہے کہ آیہ بلّغ غدیر خم میں نازل ہوئی تھی اور حدیث غدیر سے ولایت علی بن ابی طالب علیہ السلام ثابت کی ہے۔

یہ کتاب انجمن صادقیہ اثنا عشریہ، سیالکوٹ سے ۱۳۷۴ھ/ ۱۹۹۵ء میں شائع ہوئی۔[۱]

خواجہ صاحب کی ولادت ۱۲ر محرم ۱۳۰۵ھ کو سہارنپور میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مولانا شریف حسین خاں، مولانا مرتضیٰ حسین نقوی، مولانا مقرب علی زائر، مولانا محمد باقر نقوی، مولانا محبوب علی شاہ، مولانا مرزا احمد علی امرتسری جیسے اساتذہ سے کسب علم کیا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد دارالسلام محمدیہ سرگودھا میں مدرس ہو گئے ذاکری بھی کرتے تھے مگر تصنیف و تالیف کی طرف توجہ زیادہ رہی اسی بنا پر بڑے پیمانے پر آپ کے تحریری خدمات موجود ہیں۔ آخر عمر میں فالج کا اثر ہو گیا تھا مگر حافظہ محفوظ تھا۔ ۱۶ر رمضان ۱۳۹۹ھ کو وفات ہوئی۔

۱۔ تالیفات شیعہ ص: ۴۵۴

عین الیقین

مولف: ناشر: سال اشاعت:

مولانا رضا علی (م ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۵م) دہلی، مطبع یوسفی ۱۳۰۱ھ

مراد آباد کے اہل سنت نے سوال کیا کہ حضرت علیؑ نے خلافت قبول کی مگر خلافت حاصل کرنے کے بعد باغ فدک کیوں نہیں لیا؟ اس سوال کے جواب میں یہ کتاب لکھی گئی ہے۔

غ

غدیر اہلسنت کی نظر میں

مترجم: مولانا نسیم رضا، آصف

آپ حوزۂ علمیہ قم، ایران میں مشغول درس و بحث ہیں۔ آپ نے حجۃ الاسلام آقای محمد رضا جبّاری کی فارسی تالیف کو اردو پیکر میں ڈھالا جس کا نام ''غدیر اہلسنت کی نظر میں'' ہے جسے ادارۂ عالیہ تبلیغ واشاعت رستم نگر، لکھنؤ نے ۱۴۲۹ھ میں شائع کیا۔

واقعۂ غدیر کے سلسلے میں معلوماتی کتاب ہے۔ جس کے بیشتر مطالب اہلسنت کی معتبر کتابوں سے لئے گئے ہیں اور حوالہ درج کرتے وقت مکمل وضاحت کی گئی ہے جیسے ناشر، مترجم،، مؤلف، مطبع، تاریخ اشاعت وغیرہ۔

بہت کم مواقع ہیں جہاں اہل سنت کی کتابوں نے کوئی مطلب بیان کرنے سے غفلت کی ہے۔ اس کے لئے شیعہ کتابوں کی طرف رجوع کیا گیا ہے، حدیث بیان کرنے کے ضمن میں اگر اس کی سند کے ساتھ ایک حوالہ بیان کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ حدیث دیگر معتبر اور مستند کتابوں میں نہیں ملے گی۔ حدیث کے متن کو بغیر کسی کم وکاست کے نقل کیا گیا ہے اور جہاں ضروری سمجھا اس کی وضاحت بھی کی ہے۔ یہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے جس کی وضاحت اس طرح ہے:

۞ پہلی فصل : غدیر کی داستان

عید غدیر، غدیر خم، حجۃ الوداع کے بارے میں ایک گذارش، رسم تہنیت، غدیر کے دن تاج پوشی، تاریخ کی نظر میں واقعۂ غدیر کی صحت۔

حدیث غدیر کا مفہوم

- ام الائمہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کا حدیث غدیر سے استدلال کرنا
- حدیث غدیر سے امام حسن مجتبیٰؑ کا استدلال
- حدیث غدیر سے عمار یاسر کا استدلال
- ایک دارمی خاتون کا حدیث غدیر سے استدلال
- حدیث غدیر سے ناشناختہ جوان کا استدلال
- حدیث غدیر کے ذریعہ عمرو بن عاص کا استدلال
- حدیث غدیر کے ذریعہ عمر بن عبدالعزیز کا استدلال
- عباسی خلیفہ مامون کا حدیث غدیر سے استدلال کرنا۔

دوسری فصل : خلافت ووصایت

- خلیفہ برحق
- ظاہری حکومت
- معنوی حکومت

حضرت علی علیہ السلام کی خلافت پر صریح اور واضح دلیلیں:

- حدیث یوم الدار
- حدیث منزلت
- حدیث وراثت ووصایت، وصی
- علی علیہ السلام مومنین کے سرپرست ہیں
- رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام میں علی علیہ السلام کی سرپرستی کے نتائج
- خلافت علی علیہ السلام انتصابی ہے۔

۞ تیسری فصل : معیار

- ۞ سید المسلمین اور امام المتقین
- ۞ سید المومنین اور امام المتقین اور قائد الغر المحجلین
- ۞ علیؑ کی محبت سعادت اور کامیابی کا سبب ہے
- ۞ علیؑ کی محبت نیک اور صالح عمل ہے
- ۞ علیؑ کی محبت کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں کیا جائے گا
- ۞ علیؑ کا بغض رسول خداؐ کی محبت کے ساتھ جمع نہیں ہوگا
- ۞ علیؑ سے بغض رکھنا ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہوگا
- ۞ علیؑ کی محبت ایمان اور ان کا بغض نفاق کی نشانی ہے
- ۞ علیؑ کو اذیت دینا رسول اکرمؐ کو اذیت دینا ہے
- ۞ علیؑ کو گالی دینا رسولؐ کو گالی دینا ہے
- ۞ علیؑ سے جدا رہنا رسولؐ سے جدا رہنا ہے
- ۞ صراط سے عبور کرنے کا جواز نامہ (ٹکٹ)
- ۞ علیؑ کی پیروی کرنے میں کامیابی
- ۞ علیؑ کی پیروی کرنے والے بہشت میں ہیں
- ۞ علیؑ کی پیروی کرنے والے، پسندیدہ اور راضی ہیں
- ۞ علیؑ سے بغض رکھنا کفر ہے
- ۞ کامیاب گروہ
- ۞ ہدایت کا پرچم
- ۞ محبت

- علیؑ اور حق
- علیؑ، حق اور قرآن
- علیؑ کی منزلت کعبہ کی طرح ہے
- ایمان کا ترازو اور معیار
- ایمان کی نشانی
- علیؑ کا ذکر عبادت ہے
- علیؑ جنت کا دروازہ
- علیؑ مسلمانوں کے باپ ہیں
- رسول خداؐ کے راز دار
- علیؑ کے القاب
- صدیق اکبر
- یعسوب المومنین: مومنین کے رئیس
- سید شباب اہل الجنۃ
- خدا کی حجت اور نشانی
- حق اور علیؑ
- علیؑ اور قرآن
- علیؑ بخشش کا دروازہ ہیں
- حق کو باطل سے جدا کرنے والا
- جنت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والا
- علیؑ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے
- بہشت میں علیؑ کی نورانیت
- علی کی اطاعت کرنا
- علیؑ پیغمبر اکرمؐ کے سر
- صدیق
- سید العرب
- امیر المومنین علیہ السلام
- خیرُ البریّۃ: بہترین مخلوقات
- وزیر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

چوتھی فصل : ایک فضیلت کا آسمان

- رسول اسلامؐ کے ساتھ شرکت
- اسلام میں علیؑ کا سابقہ
- اسلام کا دفاع اور فدا کاری
- زہد
- حضرت علیؑ کی پرورش
- علم اور آگہی
- قرابت

۞ پانچویں فصل : خلافت ووصایت

۞ پیغمبر اکرمؐ کا مخصوص برتاؤ ۞ دروازوں کا بند ہونا
۞ خاص توجہ ۞ خدا کے ساتھ گفتگو
۞ امیر المومنینؑ کا لقب ۞ سورۂ برائت کا پہنچانا
۞ رسول خداؐ کے سپہ سالار ۞ فاطمہ زہراؑ سے شادی۔

۞ چھٹی فصل : غدیر اور آداب وسنن

مسلمانوں کے درمیان عید غدیر کا سابقہ

عید غدیر کے اعمال وآداب، عید غدیر کے آداب، عمل صالح، عبادت، روزہ، نماز، زیارت، احسان ونیکی، جشن اور سرور، دعا، غدیر کی دعاؤں کا مواد، اسلامی اخوت اور بھائی چارگی، اسلامی اخوت کے آثار، غدیر کے دن عقد اخوت پڑھنا، عقد اخوت کے آثار، عورتوں کے درمیان عقد اخوت وغیرہ، کتاب کے مشمولات سے اندازہ ہوتا ہے کہ غدیر کے موضوع پر جامع کاوش ہے۔

غدیر دیبا شرت تیارجا:

علی عکّاس، بنگلہ دیشی

مولانا علی عکّاس صاحب کا تعلق ڈھاکہ بنگلہ دیش سے تھا۔ ابتدائی تعلیم ڈھاکہ میں حاصل کرنے کے بعد حوزۂ علمیہ قم گئے اور وہاں مدرسۂ حجتیہ میں زیر تعلیم رہ کر درجۂ کمال حاصل کیا۔ راقم الحروف کے معاصر تھے، تعلیم کے ساتھ تصنیف وتالیف میں مصروف رہے۔ ترجمہ میں مہارت حاصل تھی۔ اہم کتابوں کے بنگالی زبان میں ترجمے کئے۔ آپ نے غدیر سے متعلق ایک اہم کتاب بنگالی زبان میں لکھی جس کا نام ''غدیر دیبا شرتتیارجا'' یعنی اہمیت روز غدیر۔
یہ کتاب ۱۴۱۶ھ میں ڈھاکہ بنگلہ دیش سے شائع ہوئی۔ اس کتاب میں کتب اہل سنت

سے واقعۂ غدیر ثابت کیا گیا ہے۔[1]

غدیر خم:

ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
کراچی، شاہ کربلا ٹرسٹ، رضویہ سوسائٹی	۱۹۷۷ء	۱۹۲

Ghadir -e- Khum

یوسف لالہ جی

جناب یوسف لالہ جی انگریزی زبان کے ماہر ادیب تھے۔ آپ نے واقعۂ غدیر سے متعلق اہم کتاب Ghadir-e-Khum انگریزی زبان میں لکھی جو بہت مقبول ہوئی۔ یہ کتاب کتابخانۂ تخصصی امیر المومنینؑ مشہد مقدس ایران میں موجود ہے۔[2]

غدیر خم:

آصف رضا، لکھنوی

جناب آصف رضا کا تعلق سرزمین لکھنؤ سے ہے۔ جناب مہدی علی صاحب کے فرزند ہیں۔ قومی خدمت کا اعلیٰ جذبہ رکھتے ہیں۔ آپ نے شیعہ نوجوانوں کا ادارہ ''بھارتیہ شیعہ تبلیغی مشن'' قائم کیا جس کے آپ صدر ہیں۔ آپ نے ہندی زبان میں غدیر سے متعلق کتاب لکھی جس کا نام ''غدیر خم'' ہے۔ یہ کتاب بھارتیہ شیعہ تبلیغی مشن، لکھنؤ سے ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء میں شائع ہوا ہے۔

۱۔ تالیفات شیعہ، ص: ۴۵۸

۲۔ تالیفات شیعہ، ص: ۴۵۸

عناوین کتاب:

- کیسے منائیں عید غدیر؟
- حدیث کی روشنی میں عید غدیر
- غدیر کے سلسلے میں معصومینؑ کی وصیتیں
- عید غدیر کی فضیلت
- عید غدیر خم

Ghadeer -e- Khum

مولف:	سال اشاعت:
تقی رضا، حیدرآبادی	۲۰۱۰ء

حیدرآباد دکن کے نوجوان فعّال علماء میں مولانا سید تقی رضا عابدی کو نمایاں مقام حاصل ہے۔آپ نے یکم مئی ۱۹۷۱ء میں سفر حیات کا آغاز کیا۔ والد ماجد مولانا علی حسین المعروف بہ شرف الدین صاحب مرحوم اپنے عہد کے جید عالم دین تھے۔ مولانا تقی آغا کی پرورش علمی و مذہبی ماحول میں ہوئی اس لئے مذہبی تعلیم کی طرف طبیعت کا رجحان رہا۔ ابتدائی تعلیم والد ماجد سے حاصل کی اس کے بعد والد کے ساتھ ۱۹۸۳ء میں ایران گئے ۱۹۸۶ء تک اہل خانہ کے ساتھ ایران میں مقیم رہے۔ ہندوستان مراجعت کے بعد جامعۂ جوادیہ بنارس میں تعلیمی سلسلہ شروع کیا اور عالم و فاضل کے امتحانات پاس کئے، بعدہ جنوری ۱۹۹۰ء میں باقاعدہ تحصیل علم کی غرض سے حوزۂ علمیہ قم ایران روانہ ہوئے اور مدرسۂ حجتیہ میں ہمارے ساتھ رہ کر تعلیمی مراحل طے کئے۔[۱]

Ghadeer-e-Khum:

مولف:	ناشر:	صفحات:
مولانا ابن حسن، نجفی	کراچی، خراسان اسلامک سینٹر	۲۰

۱۔ مؤلفین غدیر ص:۸۷

غدیرخم

شاہ کربلا ٹرسٹ

یہ کتاب بعنوان ''غدیرخم'' شاہ کربلا ٹرسٹ کی جانب سے ۱۳۹۷ھ/ ۱۹۷۷ء میں شائع ہوئی جس میں حدیث غدیر سے خلافت حضرت امیرالمومنینؑ ثابت کی گئی ہے۔

کتاب کے عنوانات اس طرح ہیں:

نصب امامت، تحلیل و تجزیہ، نص خلافت، اعلان خلافت، ولایت امیرالمومنینؑ[۱]

غدیرخم اور خطبۂ غدیر

مولانا ابن حسن، لکھنوی

لکھنؤ کے بلند مرتبہ عالم دین مولانا سید ابن حسن صاحب کی ولادت ۱۳۴۷ھ/ ۱۹۲۸ء میں ہوئی آپ کے والد ماجد جناب مہدی حسین صاحب تھے۔ سلطان المدارس، لکھنؤ میں تعلیم حاصل کی، اعلیٰ تعلیم کے لئے نجف اشرف گئے جہاں اکابرین علماء سے فیضیاب ہوئے۔ تقسیم ملک کے بعد پاکستان چلے گئے تھے۔ کراچی میں قیام تھا۔ فقہ اصول، تفسیر و حدیث، تاریخ و عقائد میں مہارت رکھتے تھے۔ غدیر سے متعلق یادگار تالیف ''غدیرخم اور خطبۂ غدیر'' ہے، جو ادارۂ تمدن اسلام کراچی سے ۱۳۹۸ھ میں بہت ہی دیدہ زیب طباعت کے ساتھ شائع ہوئی۔ اس کتاب میں بالتفصیل واقعۂ غدیر بیان کیا گیا ہے اور مولانا ساتھ سید محمد باقر شمس کا معلوماتی مقدمہ بھی مندرج ہے۔

عناوین کتاب:

* فرمان خداوند عالم
* ارشاد رسول اکرمؐ
* کاروان رسالت
* راہ منزل
* حجۃ الوداع
* غدیرخم

۱۔ تالیفات شیعہ، ص: ۴۵۸

* اعلان پیامبر برفراز منبر
* عمامۂ فضیلت
* جشن غدیر
* عہد و پیمان غدیر
* خطبۂ غدیر مع ترجمہ
* راویانِ غدیر۔

ان صحابہ وتابعین وعلماء کا ذکر جنہوں نے واقعۂ غدیر نقل کیا ہے۔

کتاب دیدہ زیب اور انتہائی اہتمام سے شائع کی گئی ہے۔[۱]

الغدیر کا ایک جائزہ

مولف: آقای ابوالفضل اسلامی

مترجم: مولانا قلبی حسین رضوی (۱۴۳۶ھ)

آپ کا تعلق سرزمین کشمیر سے ہے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد عازم حوزۂ علمیہ قم، ایران ہوئے۔ حوزۂ علمیہ میں جید اساتذہ سے کسب علم کیا۔ کتابت کا بہت شوق تھا۔ کشمیر میں اچھے استاد سے کتابت سیکھی اور اس فن کو مکمل کیا۔ خط نستعلیق نفیس وعمدہ لکھتے تھے۔ قم میں درسیات کے ساتھ سازمان تبلیغات میں ملازمت کی اور مجلۂ ''توحید'' آپ ہی کا کتابت شدہ شائع ہوتا تھا اس کا علاوہ اہم کتب کی کتابت کی۔ آپ کو ترجمہ نگاری کا بھی شوق تھا۔ کئی کتابوں کے اردو زبان میں ترجمے کئے۔ آپ نے حجۃ الاسلام آقای ابوالفضل اسلامی کی تالیف ''الغدیر'' کا ترجمہ ''الغدیر کا ایک جائزہ'' کے عنوان سے کیا جو شوال ۱۴۲۳ھ میں مرکز جہانی اہل بیتؑ قم سے شائع ہوا۔

یہ کتاب بارہ فصلوں پر مشتمل ہے:

پہلی فصل : غدیر کی تاریخی اہمیت

دوسری فصل : غدیر کا واقعہ

تیسری فصل : غدیر پر خدا کی توجہ

۱۔ تالیفات شیعہ، ص: ۴۵۸

چوتھی فصل : غدیر پر اسلام کی توجہ

پانچویں فصل : اصحاب اور واقعۂ غدیر

چھٹی فصل : تابعین اور واقعۂ غدیر

ساتویں فصل : مختلف صدیوں کے علماء اور واقعۂ غدیر

آٹھویں فصل : غدیر کے موضوع پر علماء کی خصوصی تالیفات

نویں فصل : واقعۂ غدیر اور ادباء و شعراء

دسویں فصل : واقعۂ غدیر سے احتجاج و استدلال

گیارہویں فصل : واقعۂ غدیر کی حدیث کے صحیح ہونے کی تائید

بارہویں فصل : روداد غدیر اور کتابیں

سبب نگارش کے بارے میں مؤلف رقمطراز ہیں:

''۱۳۷۹ھ شمسی میں ۶؍فروردین اور ۲۴ اسفند کو ایک ہی سال میں دو عید غدیر واقع ہوئیں اسی لئے اسلامی انقلاب ایران کے قائد حضرت آیۃ اللہ العظمٰی سید علی خامنہ ای مدظلہ نے اس سال کو حضرت علی علیہ السلام کے اسم گرامی سے منسوب فرما کر ''امام علیؑ کا سال'' قرار دیا تاکہ اس سال کے دوران حکام، ایران کے محترم عوام، تنظیمیں، ادارے اور مکتب اہلبیتؑ سے وابستہ افراد اس مرد حق (حضرت علی علیہ السلام) کے آسمانی تعلیمات اور ملکوتی فضائل سے بہرہ مند ہو کر حتی المقدور ان تعلیمات کو اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی میں عملی جامہ پہنائیں''

اس طرح یہ علمی کاوش غدیر کے موضوع پر جامع حیثیت رکھتی ہے۔[1]

۱۔ مؤلفین غدیر، ص: ۱۷۴

غدیر کی برکتیں:

نامعلوم؟

ایک کتاب غدیر کے موضوع پر ''غدیر کی برکتیں'' ہے جو ہندوستان سے شائع ہوئی تھی مصنف کا نام معلوم نہ ہو سکا۔[1]

غدیر کی معرفت اور اعتراضات کے جوابات

مؤلف: آقای علی اصغر، رضوانی

مترجم: مولانا اقبال حیدر، حیدری

آپ نے حجۃ الاسلام والمسلمین آقای علی اصغر رضوانی کی تالیف ''غدیر شناسی و پاسخ بہ شبہات'' کو اردو پیکر میں ڈھالا جو ''غدیر کی معرفت اور اعتراضات کے جوابات'' کے نام سے اشاعتات مرکز جہانیٔ علوم اسلامی قم سے ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب غدیر کے بارے میں معلوماتی اور تحقیقی کتاب ہے۔اس کے بارے میں مؤلف محترم لکھتے ہیں:

''اس کتاب میں سازشوں کو ناکام کرنے اور دشمنوں کے اعتراضات کا جواب دینے کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے تا کہ شیعہ اور سنی معتبر کتابوں کا سہارا لیتے ہوئے بعض اعتراضات اور تہمتوں کا جواب دیا جائے اور ان کی سازشوں سے پردہ اٹھایا جا سکے''

کتاب کے مشمولات اس طرح ہیں:

غدیر اور وحدت اسلامی، وحدت کی حقیقت، حقیقی امام پر ہی وحدت ممکن ہے، علمی گفتگو، اتحاد کا راستہ ہموار کرتی ہے، حق کی طرف رغبت، حق کا اقرار، دینی مرجع کا انتخاب کرنا، انسانی زندگی پر غدیر کا اثر، دلیل و برہان کے ساتھ مذہب کا انتخاب، اندھی تقلید، فرقۂ ناجیہ کون سا فرقہ ہے؟، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین کو معین کرنے کی ضرورت، پیغمبر امت کے مستقبل سے آگاہ

---

[1] تالیفات شیعہ، ص ۴۵۸

ہوتا ہے، حدیث غدیر، واقعۂ غدیر، واقعۂ غدیر کی اہمیت، غدیر خم کی جغرافیائی حیثیت، حدیث غدیر کے صحابہ راوی حدیث غدیر کو نقل کرنے والے تابعین، دوسری صدی میں حدیث غدیر کے راوی، تیسری صدی میں حدیث غدیر کے راوی، چوتھی صدی میں حدیث غدیر کے راوی، پانچویں صدی میں حدیث غدیر کے راوی، چھٹی صدی میں حدیث غدیر کے راوی۔

ساتویں صدی میں حدیث غدیر کے راوی، آٹھویں صدی میں حدیث کے راوی، نویں صدی میں حدیث کے راوی، دسویں صدی میں حدیث کے راوی، گیارہویں صدی میں حدیث کے راوی، بارہویں صدی میں حدیث کے راوی، تیرہویں صدی میں حدیث کے راوی، چودہویں صدی میں حدیث کے راوی، حدیث غدیر کا تواتر، حدیث غدیر کے تواتر کا اقرار کرنے والے علماء، حدیث غدیر کی صحت کا اقرار کرنے والے علماء، ابن حجر ہیثمی، حاکم نیشاپوری، حلبی، ابن کثیر دمشقی، ترمذی، ابوجعفر طحاوی، ابن عبدالبر قرطبی، سبط ابن جوزی، عاصمی، آلوسی، ابن حجر عسقلانی، ابن مغازلی شافعی، فقیہ ابوعبداللہ بغدادی (م ۳۳۰)، ابوحامد غزالی، حافظ ابن ابی الحدید معتزلی، حافظ ابوعبداللہ گنجی شافعی، شیخ ابوالمکارم علاء الدین سمنانی (۷۳۶)، شمس الدین ذہبی شافعی (۷۴۸)، حافظ نورالدین (۸۰۷)، شہاب الدین قسطلانی (۹۲۳)۔

شیخ نورالدین ہروی قاری حنفی (۱۰۱۴)، شیخ احمد بن کثیر مکی (۱۰۴۷)، میرزا محمد بدخشی، ابوالعرفان صبّان شافعی (۱۲۰۶)، ناصرالدین البانی، البانی اور حدیث غدیر کی سند، حدیث تہنیت، حدیث تہنیت کے اہل سنت راوی، مؤلفین حدیث غدیر، محمد بن جریر طبری، حافظ ابن عقدہ، ابوبکر جعالی، علی بن عمر دارقطنی، شمس الدین ذہبی، جزری شافعی، ابوسعید سجستانی، ابوالقاسم عبیداللہ حسکانی، امام الحرمین جوینی، حدیث غدیر کی دلالت، خود لفظ سے اسی معنی کا تبادر ہونا، کسی انسان کی طرف اضافہ کی صورت میں تبادر، قرآنی استعمال، فہم صحابہ، اشتراک معنوی، صدر حدیث میں موجود قرینہ، ذیل حدیث، مسلمانوں کو گواہ بنانا، امام علی علیہ السلام کی ولایت پر دین کا مکمل ہونا۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

میں مبارکباد پیش کرنا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خوف، حارث بن نعمان کا انکار، منصوب کرنے کا لفظ کا استعمال، تاج شرافت، اولیت کا لفظ، ''ولایت'' پر حدیث غدیر کی دلالت کا اقرار کرنے والے حضرات، محمد بن محمد غزالی، ابوالمجد مجدود بن آدم، معروف بحکیم نسائی، فریدالدین عطار نیشاپوری، محمد بن طلحہ شافعی، سبط بن جوزی، محمد بن یوسف گنجی شافعی، سعیدالدین فرغانی، تقی الدین مقریزی، سعد الدین تفتازانی، حدیث غدیر کو چھپانے والے، روز غدیر کے روزہ کی فضیلت، حدیث غدیر سے احتجاج، احتجاج امام علی علیہ السلام، حدیث غدیر کے ذریعہ حضرت زہرا (س) کا احتجاج، حدیث غدیر کے ذریعہ دیگر حضرات کا احتجاج، اعتراضات کی تحقیق۔

حدیث غدیر ثقہ طریقہ سے نقل نہیں ہوئی ہے!، حدیث غدیر کی صحت میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہے!، ''مولیٰ'' کے معنی اولیٰ (بالتصرف) کے نہیں ہیں، محبت میں اولیٰ اور سزاوار ہونا، حضرت عثمان کے بعد حضرت امیر علیہ السلام کی امامت، باطنی امامت نہ کہ ظاہری امامت، تعظیم میں اولویت کا احتمال، سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۶۸ کی مخالفت، ذیل حدیث، مولا کے معنی محبوب کے ہیں، حسن مثنیٰ کی روایت سے استدلال، محبت کے معنی مراد لینے پر قرینہ کا موجود ہونا، دو تصرف کرنے والوں کا ایک ساتھ جمع ہونا، آیۂ بلّغ، آیت کے بارے میں تحقیق، ظہور فعل ماضی میں ہوتا ہے، شرط کی اہمیت کا بیان، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا خوف تھا؟ ''الناس'' سے کیا مراد ہے؟

عصمت کے معنی، روایات کی چھان بین، ابونعیم اصفہانی کی روایت، ابن عساکر کی روایت، واحدی کی روایت، حَبَری کی روایت، اہل بیت علیہم السلام کی نگاہ میں آیت کا شان نزول، حدیث کی روایت کرنے والے صحابہ، حدیث کی روایت کرنے والے تابعین، حدیث کی روایت کرنے والے علمائے اہل سنت، آیۂ بلّغ کے بارے میں شیعہ نظریہ، اعتراضات کی چھان بین، آیت کا نزول مدینہ میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے لئے ہوا تھا، مکہ میں حفاظت کے متعلق آیت کا نزول، بنی انمار سے جنگ کے وقت آیت کا نزول، رجم و قصاص کے بارے میں آیت کا نزول، یہود کی مکاری کے بارے میں آیت کا نزول، آیۂ اکمال، احادیث کی چھابین، ابونعیم اصفہانی کی

روایت، خطیب بغدادی کی روایت، ابن عساکر کی روایت، ابن عساکر کی دوسری روایت، روز غدیر خم میں آیت کے نزول کے راوی، آیت کی شان نزول کے بارے میں نظریات، عظمت اسلام کے زمانہ کی طرف اشارہ، روز غدیر خم میں آیت کا نزول، لفظ ''الیوم'' کے استعمالات، کفار کا لالچ، اکمال دین کا مطلب کیا ہے؟، آیت میں روز غدیر کے خصوصیات، نزول آیت کی کیفیت، آیہ سَأل سائل، واقعۂ غدیر میں آیت کے نزول کا اقرار:

۱۔ ابواسحاق ثعلبی ۲۔ ابوعبید ہروی

۳۔ شیخ الاسلام حموئی ۴۔ حاکم حسکانی

اہل بیت علیہم السلام اور اصحاب میں حدیث کے راوی، اہل سنت علماء میں حدیث کے راوی، حدیث کی دلالت، چند اعتراض اور ان کے جواب:

۱۔ سورۂ معارج مکی ہے۔

۲۔ خداوند عالم پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے ہوئے عذاب نہیں کرے گا۔

۳۔ اگر ایسا تھا تو معجزہ ہونا چاہیے تھا۔

۴۔ مسلمانوں پر دنیا میں عذاب نہیں ہوتا، حدیث غدیر پر اکثر صحابہ کے اعتراض کا راز۔

پہلا سبب: صحابہ کے درمیان دو نظریوں کا وجود، اجتہادی طریقہ کے طرفدار۔

دوسرا سبب: دشمنی و کینہ۔

تیسرا سبب: امام علی علیہ السلام کی عدالت۔

چوتھا سبب: بنی ہاشم سے دشمنی، حدیث غدیر کے ان کار کے نتائج، اہل سنت کی زبان سے حدیث کے ان کار کے برے نتائج کا اقرار

۱۔ ڈاکٹر احمد محمود صبحی ۲۔ ابن قتیبہ

۳۔ مقریزی ۴۔ ابن حزم ظاہری

۵۔ ابوالثناء آلوسی ۶۔ ڈاکٹر طٰہٰ حسین مصری

۷۔ مشہور مورخ سید امیر علی ہندی ۸۔ ڈاکٹر احمد امین مصری

۹۔ ڈاکٹر علی سامی نشار ۱۰۔ عباس محمود عقاد

۱۱۔ ڈاکٹر محمود خالدی: یرموک یونیورسٹی (اردن) کے پروفیسر، مصطفی رافعی، پیرس یونیورسٹی میں حقوق کے ماہر۔

محمد رشید رضا، جشن غدیر منعقد کرنا، وہابیوں کے فتوے، جشن منعقد کرنا محبت و دشمنی کا مظہر ہے، وجوب محبت:

۱۔ خداوند عالم کی محبت

۲۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کن وجوہات کی بنا پر آل رسولؐ سے محبت کی جائے؟، یاد منانا قرآن کی روشنی میں۔

الف۔ مقام ابراہیم علیہ السلام

ب۔ صفا و مروہ

ج۔ قربانی

د۔ رمی جمرات، جشن اور یاد منانا حدیث کی روشنی میں، جشن منانے کے فوائد، اسلام میں عید غدیر کی اہمیت، شیعوں سے مخصوص نہ ہونا، عید غدیر کی ابتداء، غدیر کے پیغامات، وہابیوں کے اعتراضات کی تحقیق، پہلا اعتراض، دوسرا اعتراض، تیسرا اعتراض، چوتھا اعتراض، پانچواں اعتراض چھٹا اعتراض۔

غدیر یعنی الٰہی خلافت کا حقیقی تاجدار

مولانا آغا مہدی، رضوی

پندرہویں صدی کے مایۂ ناز عالم مولانا آغا مہدی رضوی جنہیں تاریخ پر غیر معمولی دسترس تھی۔ غدیر کے موضوع پر کتاب لکھی۔ یہ کتاب سیالکوٹ صادقیہ مشن تعلیمی پریس سے شائع ہوئی۔ آپ نے ۱۹ شوال ۱۳۱۶ھ/ ۲ مارچ ۱۸۹۹ء لکھنؤ کے علمی خانوادہ میں آنکھ کھولی۔ آپ کے والد

مولانا سید محمد تقی تھے۔ ابتدائی تعلیمی مراحل گھر پر والد سے طے کئے اس کے بعد دروس نظامی اس وقت کے جید علماء وفضلا سے حاصل کیا اور مدرسۃ الواعظین میں رہ کر خدمات انجام دیں۔ مختلف شہروں کے دورے کئے۔ آپ کو طالب علمی ہی کے زمانے سے لکھنے پڑھنے کا شوق تھا۔ عقائد و کلام اور فن مناظرہ میں اچھی استعداد تھی۔ ۱۹۲۶ء میں انجمن خدام عزا لکھنؤ میں قائم کی جس سے آپ کی تقریباً پچاس کتابیں شائع ہوئیں۔[۱]

غرر الحکم و درر الکلم

مولانا غلام رضا ناصر، نجفی

آپ نے کلام امیر المومنین علیہ السلام کے مجموعہ ''غرر الحکم و درر الکلم '' کا اردو زبان میں ترجمہ کیا۔[۲]

غزوات امیر المومنینؑ

علامہ رضی جعفر نقوی (متولد ۱۹۴۷ء)

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کی ان جنگوں کا ذکر ہے جس میں آپ نے شجاعت کے جوہر دکھائے اور پرچم اسلام کو بلند کیا۔

مصنف کا تعلق کھجوہ ضلع سارن بہار سے ہے۔ آپ کی ولادت ۱۹۴۷ء میں ہوئی۔ والد ماجد مولانا سید علی حیدر صاحب زبردست عالم دین تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد لکھنؤ سلطان المدارس میں دینی تعلیم حاصل کی اور ۱۹۶۲ء میں سند الافاضل کی سند حاصل کی۔ ۱۹۶۵ء میں آپ پاکستان چلے گئے اور ۱۹۶۸ء میں عراق نجف اشرف میں تعلیمی سلسلہ شروع کیا اور جید اساتذہ سے کسب فیض کر کے وطن واپس آ کر جامعہ امامیہ کراچی کے صدر مدرس منتخب ہوئے۔ آپ نے پاکستان

۱۔ مؤلفین غدیر، ص:۵۹

۲۔ شارحین نہج البلاغہ، ص:۴۱۱

میں ادارہ ''تنظیم المکاتب'' کے زیر اہتمام دینی مدارس کا قیام کیا آپ ہنوز تبلیغ دین میں مصروف ہیں۔[۱]

غزوات الحیدریہ

مولف: ناشر:

یعقوب علی خاں کراچی، کتبخانہ عباسی

غزوات حیدری ترجمۂ حملۂ حیدری

مولف: مطبع : سال اشاعت:

مولانا محسن علی اسیر ابن سید میر علی نولکشور، لکھنؤ ۱۲۷۲ھ

یہ کتاب اکیس وقائع پر مشتمل ہے۔

عناوین کتاب

وقائع اول: بیان ولادت باسعادت حضرت آدم و حوا علیہما التحیۃ والثناء، بیان ولادت باسعادت سروبستان نبوت معدن رسالت جناب محمد مصطفیٰ وعلی مرتضیٰ صلوٰۃ اللہ علیہما و آلہما ببیل اجمال، بیان مجملہ ولادت وفی البرکت حضرت شاہ ولایتؑ میں۔

وقائع دوم: ایام بعثت رسول یزدان سے حسب مضامین حملہ حیدری بتائید ایزدی، مامور ہونا سید انبیاء کا پوشیدہ واسطے دعوت خلق کے اور کیفیت اسلام لانے خدیجہؓ و حضرت علیؑ مرتضیٰ کی، بار دیگر بھیجنا اُس جناب کا اصحاب کو طرف زنگبار کے مع جعفر طیارؓ کے، کیفیت جدہ کہ حضرت خیر البشرؐ کو بمقدمۂ دعوت کے، بیان خصوصیت اسلام امیر حمزہ عم رسول ذوالاختشام اور عمر بن الخطاب میں، مصلحت کرنا قریش کا باہم اور بطیش آنا پاس حضرت ابوطالب نامور کے بامید صلح، مشورت ابوطالب کی سب اعیان واقوام اپنے سے واسطے اعانت سید انبیاء کے اور جانا ان کا مع یاوران شعب جبل میں، رحلت حضرت ابوطالب والد ماجد غالب کل غالب اور وفات حضرت خدیجۃ الکبریٰ، ذکر نہضت

---

[۱] تذکرہ علماء امامیہ پاکستان، ص:۱۰۵

حضرت رسول بادل ملول طرف قبائل بنی بکر وحجاز کے کثرت...، ذکر عروج سید عالم کا طرف عرش معلم کے بحکم خالق اکرم اور پھر آنا سمت معمورۂ بنی آدم کے، پیدا ہونا یکبار جماعت انصار کا بتائید ملک الجبار واسطے رسول مختارؐ کے، کیفیت اقبال دین چند مومنین یثرب زمین کی، ذکر آنا جماعت دیگر کا سال دوسرے میں یثرب سے طرف کعبہ کے اور مسلمان ہونا ایک جماعت کثیر ساکنان یثرب کا، آنا ایک جماعت کا تیسرے سال میں واسطے زیارت حضرت رسولؐ کے مدینہ سے۔

وقائع سوم: بیان ہجرت سے سید انبیاء اور اصحاب باوفا بطحا سے طرف یثرب کے، ذکر ہجرت حضرت سید المرسلینؐ کا کعبہ سے طرف یثرب زمین کے بحکم رب العالمین، نزول اجلال فرمانا سید عالم کا مدینۂ منورہ میں اور استقبال کرنا انصار مکرم کا اور مسجد بنانا قبا میں، ذکر حال اول ہجرت نبوی کا اور پہلے ایمان لانا عبداللہ بن سلام یہودی کا، قصد کرنا یہودان یثرب دیار کا سید ابرار سے، ذکر حقائق مسلمان علیہ الرضوان اور مسلمان ہونے ان کے میں، ذکر حال دوم ہجرت سید ابرار اور خطبۂ حیدر کرار کا، جناب رسول مختارؐ سے مزاوجت حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا میں۔

وقائع چہارم: ابتدائے جہاد بحکم خالق العباد اور مامور ہونا عبداللہ شمس کا طرف بطن نخلہ کے، آغاز داستان غزوۂ بدر، خواب دیکھنا عاتکہ عمہ سید انبیاءؐ کا اور آنا قاصد ابوسفیان کا، روانہ ہونا قریش کا حرم سے بامداد کاروان اور ابوسفیان کا شام سے چلنا اور نہضت فرمانا لشکر اسلام کا، آگاہ ہونا ابوسفیان کا توجہ رایات ظفر آیات سے اور پھر منحرف ہونا اس کا اُس راہ سے بحال تباہ، خبر دار ہونا سید انبیاءؐ کا ارادۂ جنگ اہل بطحا سے، جانا سید اوصیا علی مرتضیٰؑ کا بحکم اشرف انبیاء واسطے گرفتاری اشقیاء کے، آگاہ ہونا کفارہ کا گرفتاری وہ اشرار سے اب چاہ پر اور مضطرب ہونا اُن نابکار کا، ورود فرقہ حسوس کا میدان بدر میں اور ملاحظہ فرمانا حبیب رب الودود کا اور دعا مانگنا خدا سے، بھیجنا حضرت رسول خداؐ کا عمر بن الخطاب کو نزدیک قریش عداوت کیش کے واسطے اتمام حجت اور دفع بدعت کے۔

مصلحت کرنا قریش کا اور بلانا ابوجہل کا عامر لعین برادر عمر بن خضرمی بے دین کو واسطے امداد مشرکین کے، کیفیت حال عامر لعین اور تیاری مشرکین، صف آرا ہونا اہل اسلام اور مشرکان نافرجام کا

میدان انتقام میں اور نزول ملائکہ والا مقام کا بحکم ملک العلام، آنا عتبہ بن ولید کا میدان وغا میں مع شیبہ برادر اور ولید پسر اپنے کے، مخاصمت خویشان عتبہ کی ابوجہل بے ایمان سے اور بدفعات آنا اُن کا میدان میں، قتل ابوجہل مقصور کا ضرب دست معاذ منصور سے، حملہ لانا اہل اسلام کا اہل کفر و ظلام پر اور باہم گر جنگ کرنا، آنا ملائکہ آسمان کا میدان میں بحکم ایزد منان واسطے امداد رسول دو جہانؐ کے، ملاحظہ کرنا حضرت کا سر ہائے اشقیاء کو اور تقسیم کرنا غنیمت مشرکان کا اصحاب پر، خبر پانا اہل حرم کا ہزیمت قریش پر اور آگاہ ہونا اہل مدینہ کا مژدۂ ظفر خیر البشر سے۔

وقائع پنجم: آغاز غزوۂ قینقاع وسویق اور اشتعال نارۂ حسد یہودان بے توفیق اور شکست عہد و پیمان دقیق، آنا وحی کا واسطے تادیب یہودان قینقاع کے، ذکر رزم سویق وآل سلیم وغیرہ بے توفیق۔

وقائع ششم: آغاز غزوۂ امداد و اصلاح کرنا قریش کا، عریضہ لکھنا عباس کا جناب رسول صحق شناس کو واسطے اطلاع حال مشرکین اساس کے اور پہونچنا اُس عریضہ کا خدمت حضرت میں اور افشاء راز ہونا اور خواب دیکھنا حضرت رسولؐ کا، سوار ہونا رسول دوسرا سید انبیا علیہ التحیۃ والثنا کا واسطے جہاد کے اور تخلف کرنا عبداللہ کا ہمراہی رسول کبیر سے، ذکر تاراجی صفوف لشکر اسلام اور عسکر اہل ظلام کا، مقابل ہونا لشکر اسلام اور گروہ مشرکین نافرجام کا مران، اور در کاربہ طلحہ بن ابی طلحہ کا کہ بکشی کبتہ ملقب ساتھ حضرت علیؑ بن ابی طالب علیہ السلام کا، دل تنگ ہونا اہل اسلام اور حملہ ان کا لشکر نافرجام پر، تخلف کرنا یاران عبدابن جبیر کا درۂ کوہ منے اور شہید ہونا عبداللہ والہ شکوہ کا، شہید ہونا وہب وعمر اعرج کا مع پسر و برادر زوجہ اپنی کے اور مسماۃ کا مع شوہر و دو پسر کے۔

ذکر کارزار بہ ہیئت مجموعی اور شہید ہونا حمزۂ عالی وقار عم رسول مختار کا، تنہا رہنا حضرت رسولؐ کا میدان میں اور سنگ و پتھر مارنا اعداء کا اور شہید ہونا دندان مبارک آنحضرتؐ کا، اژدہام کفار کا حضرت خیر الانام پر اور گرنا حضرت کا زمین پر اور چلانا شیطان لعین کا اور غصہ حضرت امیر المومنینؑ کا، ذکر محاربۂ شاہ لافتیٰ تنہا فرقہ اعداء سے۔

مرحمت ہونا ذوالفقار کا ضرغام دین کو اور کشتہ ہونا گروہ خالد وعویف و پسر لعین کا، محاربہ حیدر

کرار کا کنانہ بدکردار سے اور قتل ہونا اس ناہنجار کا، جمع آنا انصار و اعوان کا از سر نو خدمت رسولؐ دو جہان کا، پہنچنا خبر شہادت سید المرسلینؐ کا مدینہ میں اور بیقرار ہو کر آنا حضرت فاطمہ علیہا السلام کا طرف کوہ احد کے اور شہید ہونا انس کا، مناظرہ ابوسفیان کا مومنان با ایمان سے اور پھر جانا ان کا طرف بطحا کے اور مراجعت فرمانا حضرت رسولؐ، تتمہ اخبار جنگ اور متضمن بہ ندامت وخجلت کفار۔

وقائع بست ویکم: آغاز داستان رجوع خلافت مغضوبہ کا ساتھ یعسوب الدین حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے اور ذکر آیات متعلقہ شان اس امام دو جہان کا، خبر دینا حق تعالیٰ کا سید انبیاء کو نفاق امت بیوفا سے، جانشین ہونا مسند خلافت پر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا اور آغاز جنگ جمل وصفین ونہروان کا، جواب آنا عائشہ کا بصد غصہ اور تیار ہونا دونوں لشکر کا واسطے کارزار کے، شہید ہونا مسلم کا اور آغاز جنگ کار، گفتگو کرنا حضرت امیر المومنینؑ وحضرت امام حسن علیہما السلام اور عبداللہ بن عباس کا عائشہ سے اور پھر آنا ان حضرت کا کوفہ میں آغاز جنگ صفین اور خطبہ پڑھنا حضرت امیر المومنینؑ کا اور نامہ لکھنا معاویہ کو۔

آنا معاویہ اور جریر کا مسجد میں اور خطبہ پڑھنا اروق مشورت کرنا معاویہ کا کار جنگ میں اور واپس آنا جریر کا شام سے، سوال و جواب باہمدگر حضرت علی علیہ السلام اور معاویہ کے اور تیار ہونا ان کا واسطے جنگ شاہ لافتیٰ کے، آغاز ہونا جنگ کا پہلے ابوالاعور سے مالک اشتر اور پھر مقابل ہونا باہمدگر سپاہ اسلام کا لشکر شام سے، پیغام بھیجنا حضرت علیؑ کا پاس معاویہ کے اور پھر جنگ کرنا، لڑنا سعید ہمدانی کا ذو الکلاع سرگروہ لشکر شام سے اور مشوش ہونا معاویہ کا جرأت مومنان نیک نام سے، ترغیب دینا معاویہ کا لشکر شام کو اور مقابل ہونا ساتھ دلاوران نیک نام کے، مجمع آرا ہونا اشقیا کا واسطے جنگ نہروان کے۔

غزوۃ الحیدریہ

مولف: یعقوب علی خان نصرت

ناشر: دہلی، مطبع اثنا عشری

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کے غزوات اور آپ کی شجاعت و بہادری کا ذکر ہے۔

غلبۂ حیدری (منظوم)

مولف:	شہر :	سال اشاعت:
نواب مرزا محمد علی امجد خاں معروف بہ قیصر مرزا مطبع جعفری	لکھنؤ	۶ شعبان ۱۳۰۳ھ

اس کتاب میں جنگ خیبر کو منظوم پیش کیا گیا ہے۔

یہ کتاب رضا لائبریری رامپور میں موجود ہے۔

ف

فاتح خیبر

مولف: ناشر: سال اشاعت:

مولانا سید سبط الحسن، ہنسوی (م ۱۳۹۸ھ) کراچی، مطبوعات ارشاد ۱۳۸۲ھ

اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ مرحب کے قاتل حضرت علی علیہ السلام تھے نہ کہ محمد بن مسلمہ انصاری۔

فاروق اعظم

مولانا سید کاظم علی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف حضرت علی علیہ السلام ہی کو فاروق اعظم کے لقب سے نوازا تھا۔

فتح المطالب فی مناقب علی ابن ابی طالبؑ (حصہ اول)

مدوّن: ناشر: سال اشاعت: صفحات:

پروفیسر خسرو قاسم علی اکیڈمی، علی گڑھ ستمبر ۲۰۰۳ء ۱۴۴

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کے فضائل و مناقب مختلف کتب اہلسنت سے جمع کئے گئے ہیں۔

اقتباس:

ادھر میرے پاس ہندوستان اور پاکستان کے خارجیوں اور ناصبیوں اور یزید نوازوں کی لکھی ہوئی چند کتابیں آئیں اور میں نے یہ بھی محسوس کیا کہ اس باطل تحریک کا زہر کافی تیزی سے پھیل رہا ہے۔ پچھلے کچھ عرصے سے اس قسم کی کتابوں کی اشاعت کافی اعلیٰ پیمانے پر ہو رہی ہے اور ان کا اثر بھی صاف نظر آ رہا ہے۔ خود حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

''حضرات حسنین کے بارے میں قریبی زمانے میں بعض اہل سنت، اہل قلم اور مقررین کی طرف سے جس غیر مناسب، ناقدانہ اور بعض اوقات جارحانہ رویہ کا نمونہ اور مثالیں سامنے آنے لگی ہیں ان کو سامنے رکھ کر ضرورتاً اور اضطراراً اس رسالہ میں صفائی اور طاقت کے ساتھ اظہار خیال کیا گیا ہے اور اہل سنت کو بالعموم اس سلسلہ میں توسط، اعتدال اور جامعیت کی دعوت دی گئی ہے۔''

(خلفاء راشدین کی ترتیب خلافت میں قدرت وحکمت الٰہی کی کارفرمائی اور حضرات حسنین کے اقدام میں امت کی رہنمائی۔ ص: ۴)

ابھی حال ہی میں ایک کتاب ''رشید ابن رشید'' کے اقتباس نظر سے گزرے، جس کے مصنف کوئی ''ابو یزید'' ہیں۔ ایک جگہ یزید اور حضرت علیؓ کا موازنہ کرتے ہوئے مذکورہ مصنف لکھتا ہے:

''سیدنا علی کی خلافت پانچ سال کے قریب ہے اور امیر المومنین یزید کی خلافت بھی قریب چار سال ہے۔ اگر ان دونوں خلفاء کے عہد خلافت کا بہ چشم انصاف مطالعہ کیا جائے تو اندازہ ہو سکے گا کہ آیا باعتبار اجماع، اتحاد واخوت کے نیز بلحاظ نفوس مسلمین اور دشمنان اسلام کے مقابلہ میں جہادی سرگرمیوں کے، ملت اسلام کو حضرت علیؓ کے زمانہ کی خانہ جنگیوں اور خوں ریزیوں سے تقویت پہنچی یا امیر المومنین یزید کے حسن انتظام سے۔''[1]

---

[1]۔ رشید ابن رشید، ص: ۲۲۔ ۲۳

اس اقتباس کو دیکھنے کے بعد ہی میں نے پختہ عزم کر لیا تھا کہ حضرت علیؓ کے فضائل و مناقب جو مختلف کتابوں میں بکھرے پڑے ہیں ان حسین اور آبدار موتیوں کو ایک جگہ پرو کر ایک خوبصورت ہار کی شکل دوں۔ اور اس کتاب کا نام میں نے علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب (جو حضرت علیؓ کے فضائل میں آپ نے تحریر فرمائی تھی اور اب اس کے وجود کا پتہ نہیں چلتا جس کا ذکر تذکرۃ الحفاظ میں ہے) کے نام پر ''فتح المطالب فی مناقب علی ابن ابی طالبؑ'' رکھا ہے۔

اس کتاب میں ایک مختصر مقدمہ اور چار فصلیں ہیں:

۱۔ حضرت علیؓ کے فضائل میں سب سے صحیح احادیث ہیں۔

۲۔ ضعیف حدیث کا مفہوم اور اس کی حیثیت۔

۳۔ ان حضرات کا تعارف اور ان کے اقوال کی حیثیت جنہوں نے حضرت علیؑ کے فضائل کی احادیث کو رد کیا ہے۔

۴۔ فضائل علیؓ سے متعلق چند صحیح احادیث کی تحقیق و تخریج۔

کتاب میں ہم نے صرف ماخذ کی کتابوں کو لیا ہے اور احادیث کا عربی متن اور اردو ترجمہ دے دیا ہے۔ اپنی طرف سے کوئی اضافہ نہیں کیا ہے۔ ہر کتاب سے پہلے اس کتاب اور اس کے مصنف کا مختصر تعارف بھی دیا ہے۔

عناوین کتاب:

فصل اول: فضائل علی میں مروی احادیث کی کثرت اور ان کی صحت، حضرت علیؑ کے فضائل کی کثرت، جناب علیؑ مرتضیٰ کے فضائل کا وجود سب سے بڑا اعجاز ہے۔

فصل دوم: ضعیف حدیث کی تعریف اور اس کی شرعی حیثیت، ضعیف حدیث کی معرفت اور ان کی صحیح حیثیت، ضعیف حدیث کی تعریف، سنداً ضعیف کو ضعیف المتن نہ کہا جائے، غیر صحیح اور موضوع حدیث میں فرق، فضائل اعمال میں ضعیف حدیث کا مقبول ہونا۔

فصل سوم: فضائل علیؓ میں مروی احادیث کے ناقدین، احادیث فضائل علیؓ کے ناقدین

اوران کی جرح کی صحیح حقیقت، ابن حزم اندلسی، ابن حزم کے بارے میں علامہ ابن خلکان کی رائے، علامہ ابن تیمیہ، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور منہاج السنہ، حافظ ابن حجر عسقلانی اور منہاج السنہ، علامہ سبکی کی رائے، شیخ الاسلام مولانا ظفر احمد تھانوی کی رائے، علامہ انور شاہ کشمیری کی رائے، علامہ شبلی نعمانی کی رائے، علامہ محمد ناصر الدین البانی کی رائے، حافظ ابن کثیر دمشقی، ابن کثیر اور ابن تیمیہ کا تعلق، قاضی ابوبکر ابن العربی، ابن العربی کا فتویٰ کہ قتل حسین جائز تھا، قاضی ابوبکر ابن العربی ناصبی ہیں، علامہ ابوالفرج ابن الجوزی۔

فصل چہارم: فضائل علیؑ سے متعلق چند احادیث کی تحقیق وتخریج، حدیث: سد ابواب کی تحقیق وتخریج، حدیث: الطیر کی تحقیق وتخریج، حدیث: انا دار الحکمۃ وعلی بابھا کی تحقیق وتخریج، حدیث: ان علیا منی وانا منہ کی تحقیق وتخریج، حدیث: من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی تحقیق وتخریج۔

فتح المطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب (حصۂ دوم)

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
پروفیسر خسرو قاسم علی	اکیڈمی، علی گڑھ	۲۰۱۵ء	۷۳۶

حضرت علیہ السلام کے فضائل ومناقب جو درج ذیل کتب اہلسنت میں ذکر ہوئے ہیں ان کو جمع کیا گیا ہے۔ موضوع کے اعتبار سے یہ کتاب خاص اہمیت کی حامل ہے:

اسمائے کتب

۞ فہرست حصہ اول

- الجامع الصحیح: محمد بن اسمٰعیل بخاری
- الجامع الصحیح: مسلم بن الحجاج القشیری
- سنن الترمذی: محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی
- خصائص امیر المومنین علی بن ابی طالب: عبدالرحمن احمد بن شعیب، النسائی

- کتاب فضائل الصحابہ: الامام احمد بن حنبل
- المستدرک علی الصحیحین: الحاکم محمد بن عبداللہ النیشاپوری
- حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء: ابونعیم الاصبہانی
- تذکرۃ الخواص: العلامۃ سبط ابن الجوزی
- الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ: محب الدین الطبری
- تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام: ابوعبداللہ محمد الذہبی
- البدایۃ والنہایۃ: ابن کثیر
- اسنی المطالب: شمس الدین محمد الجزری
- تاریخ الخلفاء: جلال الدین السیوطی
- احیاء المیت بفضائل اہل البیت: جلال الدین السیوطی
- جواہر العقدین: نور الدین السمہودی
- الصواعق المحرقہ: احمد بن حجر الہیثمی

۞ فہرست حصہ دوم

- کنز العمال: المتقی الہندی
- نزہۃ المجالس: علامہ عبدالرحمن
- ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
- درّ السحابۃ فی مناقب القرابۃ والصحابۃ: علامہ کبیر احمد امام بن علی الشوکانی
- اشرف المؤبد لآل محمد: یوسف بن اسماعیل النبہانی
- مسند اہل بیت: شیخ محمد بن محمد الباقری المدنی
- کرامات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین: مولانا اشرف علی تھانوی
- عبقریۃ امام علی رضی اللہ عنہ: عباس محمود العقاد

- خلفاء راشدینؓ کے تاریخی کارنامے: مفتی زین العابدین/ شاہ معین الدین
- مناقب اہل بیت: مولانا عزیز الحق کوثر ندوی
- معارف الحدیث: مولانا محمد منظور نعمانی
- سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: محمد ناصر الدین الالبانی
- علموا اولادکم محبۃ آل بیت النبی: ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی
- مثیل عیسیٰ علیہ السلام علی مرتضیٰ: ڈاکٹر اسرار احمد
- سیرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ: مولانا محمد نافع
- حضرت علی اور علوم نبویؐ: مولانا محمد عبد الرشید نعمانی

تراشے: خسرو قاسم

حضرت علی پر لکھی گئی اہم کتب: شیر نوروز خان

فتح الملک العلی بصحۃ حدیث باب مدینۃ العلم علیؑ

مولف:	مرتبہ:	طبع:
شیخ احمد بن محمد صدیق شافعی نزیل قاہرہ مصر	پروفیسر خسرو قاسم	۲۱/ رمضان ۱۴۲۸ھ، علیگڑھ

اس کتاب کے مصنف حافظ مغربی کے نام سے مشہور تھے۔ آپ جامعۂ ازہر میں حدیث کے استاد اور مفتی تھے اس کتاب میں آپ نے حدیث مدینہ پر علمی و تحقیقی بحث کر کے فضیلت حضرت علی علیہ السلام ثابت کی ہے۔

یہ کتاب پانچ فصلوں پر مشتمل ہے:

فصل اول	:	اسلام میں علم کی اہمیت و فضیلت
فصل دوم	:	حضرت علی علیہ السلام کا علمی مقام
فصل سوم	:	حدیث انا مدینۃ العلم کے مختلف مصادر

فصل چہارم : اس حدیث سے متعلق چند حفاظ حدیث کا کلام

فصل پنجم : ابن تیمیہ کے اس حدیث پر اعتراضات اور ان کے جوابات

فرمان حیدری

مولانا ابن حسن، جارچوی (۱۳۹۲ھ)

مولانا جارچوی صاحب نے آپ نے حضرت علی علیہ السلام کے اس مکتوب کا ترجمہ اور شرح لکھی جو آپ نے اپنے سپہ سالار مالک اشتر کو تحریر فرمایا تھا۔ یہ مکتوب اپنے مشمولات کے اعتبار سے عدیم النظیر تسلیم کیا جاتا ہے جسے آج کے حکمراں بھی مشعل راہ سمجھتے ہیں۔ یہ ترجمہ مکتبۂ منصف کراچی سے شائع ہوا جو بے حد مقبول ہوا۔[۱]

مولانا سید ابن حسن کی ولادت ۴محرم ۱۳۲۲ھ/۲۱ مارچ ۱۹۰۳ء کو جارچہ ضلع بلند شہر میں ہوئی جب آپ پانچ سال کے ہوئے تو آپ کے والد جناب سید مہدی حسن کا انتقال ہوگیا۔ نانا سید حیدر حسن نے تعلیم و تربیت کی ذمہ داری سنبھالی۔ مولوی فاضل، منشی فاضل کے امتحانات رامپور اور لاہور سے پاس کئے۔ ایم۔اے اسلامیہ کالج لاہور سے کیا ۱۹۳۳ء میں علی گڑھ سے بی ٹی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۸ء تک جامعۂ ملیہ دہلی میں استاد رہے۔ ۱۹۳۸ء میں آپ محمود آباد چلے گئے اور راجہ صاحب محمود آباد کے اتالیق مقرر ہوئے۔ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۱ء تک شیعہ ڈگری کالج لکھنؤ کے پرنسپل مقرر رہے۔ کراچی میں وفات ہوئی۔[۲]

فرمان علیؑ

ناشر:	سال اشاعت:	اقتباسات:
ملتان، انجمن ناصر الغرباء	۱۹۶۷ء	از نہج البلاغہ

۱۔ امامیہ مصنفین، ج:۱، ص:۱۰۰

۲۔ شارحین نہج البلاغہ، ص:۲۰۹

فزت برب الکعبہ

مترجم: ناشر: سال اشاعت:

ایم اے انصاری کراچی، جامعۂ تعلیمات ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کے شوق شہادت کا ذکر کیا گیا ہے۔

فصل الخطاب

مولف: ناشر:

مولانا مرزا علی رضا (م ۱۳۳۴ھ) لکھنؤ، مطبع بستان مرتضوی

اس کتاب میں حضرت علیؑ کی خلافت بلافصل کو ثابت کیا گیا ہے اور حضرت ابوبکر کی خلافت کو باطل قرار دیا گیا ہے۔

فضائل امیر المومنین علیہ السلام

مؤلف: مترجم: ناشر: سال اشاعت:

آقای علی رضا صابری مولانا اشتیاق حسین کاظمی انصاریان پبلیکیشنز ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کے فضائل ومناقب سے متعلق ایک ہزار احادیث مع عربی متن پیش کی گئی ہیں۔

عناوین کتاب:

حضرت علیؑ کی جائے ولادت اور تاریخ، حضرت علیؑ کی ولادت کیسے ہوئی، حضرت علیؑ کا نسب، حضرت علیؑ کی کنیت اور القاب، حضرت علیؑ کا نام، حضرت علیؑ خدا کی پرستش کرنے والوں کی نسل سے، پیغمبرؐ کا حضرت علیؑ کی والدہ کا احترام، اسلام، علم، عبادت، اخلاق، سیرت اور عدالت، علیؑ

فصل اول: اسلام اور ایمان علیؑ، علیؑ پہلے مسلمان، علیؑ پہلے مومن، فضیلت ایمان علیؑ، علیؑ اور مکتب تربیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علیؑ کی پہچان کی ضرورت، حضرت علیؑ کے چہرہ پر نگاہ

کرنا عبادت ہے، حضرت علیؑ کا ذکر عبادت ہے، علیؑ کے ذکر سے مجالس کو رونق بخشنا، فضائل علیؑ کا پھیلانا، اگر لوگوں کا ایک گروہ آپ کے بارے میں نہ کہتا، اگر تم نہ ہوتے تو مومنین کی پہچان نہ ہوتی۔

دوسری فصل: دانش علیؑ، دانش علیؑ، حضرت علیؑ خدا کی ناطق کتاب، کتاب کا علم حضرت علیؑ کے پاس ہے، علیؑ علم پیغمبر کا دروازہ ہیں، پیغمبرؐ نے ہزار باب علم کے علیؑ کو تعلیم کئے، حضرت علیؑ پیغمبرؐ کے شہر علم کا دروازہ ہیں، علیؑ فقہ کے شہر کا دروازہ ہیں، علیؑ حکمت کے شہر کا دروازہ ہیں، اس سے پہلے کہ میں تمہارے درمیان نہ رہوں، اگر پردے ہٹ جائیں تو میرے یقین میں اضافہ نہیں ہوگا، الف کے بغیر خطبہ کا ترجمہ، بغیر نقطہ کے خطبہ کا ترجمہ، حضرت علیؑ تمہارے لئے بہترین حاکم ہیں، حضرت علیؑ کی استقامت، حضرت علیؑ کے فیصلوں میں سے چند فیصلے، علیؑ کا ایک قضیہ میں فیصلہ، دو عورتوں کے درمیان ایک بیٹی اور بیٹے پر جھگڑا، دو عورتوں کا ایک بچہ پر تنازعہ، ایک امانت کے بارے میں فیصلہ۔

تیسری فصل: حضرت علیؑ علیہ السلام کی عبادت، حضرت علیؑ علیہ السلام پہلے نمازی، حضرت علیؑ علیہ السلام کا وضو اور نماز، حضرت علیؑ علیہ السلام کی نگاہ میں نماز کی فضیلت، حضرت علی علیہ السلام اور نماز جماعت، ہزار رکعت نماز، حضرت علیؑ علیہ السلام کی دعا اور مناجات، حضرت علی علیہ السلام کا اخلاص، حالت نماز میں پوری طرح خدا کی طرف متوجہ ہونا۔

چوتھی فصل: حضرت علیؑ علیہ السلام کا اخلاق اور سیرت، خدا کے توکل میں ان کا اخلاص، حضرت علیؑ علیہ السلام عمدہ خصلت والے، حضرت علیؑ کی عاجزی اور انکساری، حضرت علی علیہ السلام کا تحمل، حضرت علیؑ علیہ السلام کا صبر، حضرت علیؑ علیہ السلام کا زہد، دنیا حضرت علی علیہ السلام کی نظر میں، حضرت علی علیہ السلام اپنی تلوار کو فروخت کر رہے ہیں، قناعت حضرت علی علیہ السلام، حضرت علی علیہ السلام کی خوراک۔

پانچویں فصل: حضرت علی علیہ السلام کی عدالت اور بیت المال کی تقسیم، عدالت حضرت علی علیہ السلام، حضرت علی علیہ السلام اور مسلمانوں کا بیت المال، حضرت علی علیہ السلام عقیل کو تادیب کرتے ہیں، حضرت علی علیہ السلام کے ایثار کی چند مثالیں، حضرت علی علیہ السلام اور بیوہ عورتوں کی

دیکھ بھال، حضرت علی علیہ السلام اور یتیموں کی سرپرستی، حضرت علی علیہ السلام اور غلاموں کو آزاد کرنا، حضرت علی علیہ السلام اپنے فرمانداروں کی باز پرسی کرتے ہیں، حضرت علی علیہ السلام اور مستضعفین، حضرت علی علیہ السلام کی تلاش اور شجر کاری کی برکتیں، حضرت علی علیہ السلام کی سخاوت اور کرامت، حضرت علی علیہ السلام نے انگوٹھی زکوٰۃ میں دی۔

فضائل ومناقب حضرت علی علیہ السلام قرآن اور احادیث میں:

پہلی فصل: حضرت علی علیہ السلام کے فضائل قرآن کی نگاہ میں، حضرت علی علیہ السلام کے فضائل قرآن میں۔

دوسری فصل: احادیث میں حضرت علی علیہ السلام کا مقام اور منزلت، مقام امیر المومنین علیہ السلام، حضرت علی علیہ السلام پر خدا اور پیغمبر اور فرشتوں کا فخر کرنا، حضرت علی علیہ السلام کا رسولؐ خدا کے دوش پر سوار ہو کر بتوں کا توڑنا، حضرت علی علیہ السلام کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر سونا، حضرت علی علیہ السلام اور شب معراج، حضرت علی علیہ السلام اور شب بدر، خدا کا حضرت علی علیہ السلام سے راز بیان کرنا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کرنا، مباہلہ میں حضرت علی علیہ السلام کا مقام، علی علیہ السلام اور سورج کے واپس لوٹ آنے کی حدیث، سورج کا علی علیہ السلام کو سلام کرنا، حدیث بچھونا، تمام دروازوں کو بند کرنا سوائے علی علیہ السلام، حضرت علی علیہ السلام سورۂ اخلاص کے مثل ہیں، علی علیہ السلام ایک عظیم خبر، حضرت علی علیہ السلام کشتیٔ نوح کی مانند ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام نجات کی کشتی ہیں، حضرت علی علیہ السلام خدا کا دروازہ ہیں، حضرت علی علیہ السلام دین کا دروازہ ہیں، حضرت علی علیہ السلام ہدایت کا دروازہ ہیں، حضرت علی علیہ السلام امن وایمان کا دروازہ ہیں، علی علیہ السلام خدا کی مضبوط رسی ہیں، علی علیہ السلام مضبوط دستہ ہیں، علی علیہ السلام سیدھا راستہ ہیں، حضرت علی علیہ السلام بہترین انسان، علی علیہ السلام سے کیا چاہتے ہو؟ علی علیہ السلام مجھ سے ہیں، حضرت علی علیہ السلام میری روح ہیں، حضرت علی علیہ السلام کی مثال ایسے ہے جیسے سر کی بدن سے، علی علیہ السلام میرے مثل ہیں، علی علیہ السلام میرے بھائی ہیں، علی علیہ

السلام میرے دوست ہیں، علی علیہ السلام اور مرغ بریان کی حدیث، مقام علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں، علی علیہ السلام میں رہبری کے اوصاف، اولی الامر کون ہیں۔

علی علیہ السلام کے حق میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا، علی علیہ السلام اس امت کے صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہیں، علی علیہ السلام حق کے ساتھ اور حق علی علیہ السلام کے ساتھ، علی علیہ السلام قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی علیہ السلام کے ساتھ ہے، میں تمہارے درمیان دو جانشین چھوڑے جارہا ہوں خدا کی کتاب اور علی علیہ السلام، علی علیہ السلام کے لئے آسمان سے پانی نازل ہونا، علی علیہ السلام فاطمہ سلام اللہ علیہا کی نظیر ہیں، حضرت علی علیہ السلام اور جنت، حضرت علی علیہ السلام بہشت اور دوزخ کے تقسیم کرنیوالے ہیں، حضرت علی علیہ السلام اور حلقۂ دروازۂ بہشت، علی علیہ السلام کعبہ کی نظیر ہیں، میں اور آپ اس امت کے دو باپ ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام کی خاصیتیں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تجہیز میں علی علیہ السلام کی ذمہ داری، علی علیہ السلام علمدار پیغمبر صلی اللہ علہ وآلہ وسلم، علی علیہ السلام اور حدیث پرچم، جنگ میں علی علیہ السلام کی شجاعت اور افتخار آمیز کلمات، علی علیہ السلام اور فتح خیبر، علی علیہ السلام کے زخم اور ان پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غمگین ہونا۔

غدیر، امامت، ولایت، اور علی علیہ السلام کی خلافت اور حضرت کے ساتھ مخالفت کے آثار۔

پہلی فصل: غدیر کا واقعہ، علی علیہ السلام اور حدیث غدیر، غدیر خم کا دن بہترین عید ہے، عید غدیر کے دن روزہ رکھنا اور انفاق کرنا، غدیر کا خطبہ۔

دوسری فصل: علی علیہ السلام کی امامت، حضرت علی علیہ السلام کی عصمت، حضرت علی علیہ السلام کی اطاعت، حضرت علی علیہ السلام امیر المومنین۔

تیسری فصل: ولایت علی علیہ السلام، حضرت علی علیہ السلام کی ولایت، علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت مضبوط قلعہ ہے۔

چوتھی فصل: حضرت علیؑ کی خلافت، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علی علیہ السلام کی خلافت کو

واضح کرنا، حضرت علی علیہ السلام اوصیاء سے افضل ہیں، حضرت علی علیہ السلام اوصیاء کے سردار ہیں، حضرت علی علیہ السلام اور حدیث منزلت۔

پانچویں فصل: حضرت علی علیہ السلام سے مخالفت کے اثرات، جو علی علیہ السلام کے طور طریقے سے مخالفت کرے، جس نے علی علیہ السلام کی مخالفت کی، حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی کرنا، حضرت علی علیہ السلام پر سبقت لینا، امامت کا منکر نبوت کا منکر ہے، لوگوں کو علی علیہ السلام پر برتری دینا۔

علی علیہ السلام سے دوستی اور ان کے شیعوں کی فضیلت اور حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی اور اس کے آثار۔

پہلی فصل: حضرت علیؑ سے دوستی، حضرت علیؑ سے دوستی کے لئے خدا اور پیغمبر کا فرمان، حضرت علی علیہ السلام سے محبت کے اثرات، حضرت علی علیہ السلام سے محبت کی برکتیں، اگر لوگ علیؑ سے دوستی کے لئے جمع ہو جاتے، حضرت علی علیہ السلام سے دوستی عبادت ہے، حضرت علی علیہ السلام کے محبین کے لئے سات خصلتیں، حضرت علی علیہ السلام کی محبت مومن کا صحیفہ ہے، حضرت علی علیہ السلام کی محبت اللہ کی مضبوط رسی ہے، حضرت علی علیہ السلام کی محبت عروۃ الوثقیٰ ہے، حضرت علی علیہ السلام کی محبت نیکی ہے، حضرت علیؑ کی محبت عبادات کے قبول ہونے کا ذریعہ ہے، حضرت علیؑ کی محبت نیک اعمال قبول ہونے کا سبب ہے، حضرت علیؑ سے محبت اور ملائکہ کا مغفرت طلب کرنا۔

حضرت علی سے محبت گناہوں کے مٹ جانے کا ذریعہ ہے، حضرت علیؑ سے محبت دعا کے قبول ہونے کا سبب بنتی ہے، حضرت علیؑ سے محبت عزرائیل کے رحم کرنے کا سبب ہے، موت کے وقت حضرت علیؑ کا اپنے چاہنے والوں کے سرہانے تشریف لانا، حضرت علیؑ کی محبت موت کی سختیوں کو آسان کرتی ہے، حضرت علیؑ سے محبت اور عمل نامہ کو دائیں ہاتھ میں پکڑانا، حضرت علیؑ سے محبت اور پل صراط سے گزرنا، حضرت علیؑ کی محبت سے رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں، حضرت علیؑ کی محبت دوزخ سے نجات کا سبب ہے، حضرت علی علیہ السلام سے محبت بہشت میں جانے کا سبب ہے،

حضرت علی علیہ السلام کی محبت کرامت کا تاج ہے، حضرت علی علیہ السلام سے محبت کرنے والا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محشور ہوگا۔

حضرت علی علیہ السلام سے محبت کے درخت کی جڑ بہشت میں ہے، حضرت علی علیہ السلام سے محبت، ایمان اور ان سے دشمنی نفاق ہے، حضرت علی علیہ السلام سے محبت ایمان اور دشمنی کفر ہے، خوش نصیب ہے وہ شخص جو حضرت علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہے، حضرت علی علیہ السلام کی محبت کے ذریعے اپنی اولاد کا امتحان لیں، حضرت علی علیہ السلام سے محبت کی فضیلت اور ان سے دشمنی کی سرزنش، حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں غلو کرنے والوں کی مذمت۔

دوسری فصل: حضرت علیؑ اور ان کے پیروں کار، ہمارے شیعہ لوگوں میں سے خدا کے عرش کے نزدیک تر ہیں، شیعوں کے چند صفات، شیعوں کی چند نشانیاں، حضرت علی علیہ السلام کے شیعوں کو آزمائیں۔

تیسری فصل: حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی، حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی اور اس کے نتائج، جس نے علی علیہ السلام کو دشنام دی اس نے مجھے دشنام دی، جو علی علیہ السلام سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا، جس نے علیؑ سے دشمنی کی وہ جاہلیت کی موت مرے گا، حضرت علی علیہ السلام کا دشمن مسلمان نہیں مرے گا، حضرت علی علیہ السلام کا دشمن قیامت کے دن پریشان ہوگا، حضرت علیؑ کا دشمن ہمیشہ کے لئے جہنم میں ہے، خدا قتل کرے اس کو جو علیؑ سے جنگ کرے، جس نے علیؑ کو ستایا اس نے مجھے ستایا، جس نے علیؑ سے دشمنی کی ہے اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے، جس نے علیؑ سے جنگ کی ہے اس نے مجھ سے جنگ کی ہے، جس نے حضرت علیؑ کی مدد نہیں کی ہے وہ ذلیل ہوگا۔

حضرت علی علیہ السلام کی مظلومیت وصیت اور شہادت۔

پہلی فصل: حضرت علیؑ کا مظلوم ہونا، پیغمبرؐ کے بعد علیؑ کی مظلومیت، حضرت علیؑ کا کنویں سے باتیں کرنا۔

دوسری فصل: حضرت علیؑ کی وصیت، علیؑ کی وصایا میں سے ایک وصیت، حضرت علیؑ کا اپنے قاتل کی تواضع کرنا۔

تیسری فصل: حضرت علیؑ کی شہادت، حضرت پیغمبرؐ نے علیؑ کو شہادت کی بشارت دی حضرت علیؑ موت سے نہیں ڈرتے، ربّ کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا، حضرت علیؑ کی زیارت کا ثواب، حضرت علیؑ کی جائے شہادت اور تاریخ شہادت۔

فضائل ابی تراب عن روایۃ عمر بن خطاب (غیر مطبوعہ)

مولانا سعادت حسین خاں بن منور حسین خاں (۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء)[۱]

فضائل امیر المومنین بزبان خلفاء راشدین

پروفیسر خسرو قاسم، حنفی

علی گڑھ

اس کتاب میں خلفاء کی زبانی فضائل ومناقب حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام نقل کئے گئے ہیں۔

مؤلف رقمطراز ہیں:

''اس کتاب میں خاص طور پر سیدنا علی کے متعلق خلفاء کے اقوال جمع کئے گئے تا کہ ناصبی حضرات دیکھیں کہ جن حضرات صحابہ کی محبت کا وہ دم بھرتے ہیں وہ خود سیدنا علی کو کس مقام پر رکھتے ہیں۔''

یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے:

باب اول : حضرت علی، حضرت ابوبکر کی نظر میں

باب دوم : حضرت علی، حضرت عمر کی نظر میں

۱۔ خورشید خاور ص: ۱۸۷

باب سوم : حضرت علی، حضرت عثمان کی نظر میں

باب چہارم : حضرت علی، حضرت امام حسن کی نظر میں

باب پنجم : حضرت علی، عمر بن عبدالعزیز کی نظر میں

فضائل امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ:

مولف:	مدوّن:	ناشر:	صفحات:
امام احمد بن حنبل	پروفیسر خسرو قاسم	علی اکیڈمی، علی گڑھ	۲۲۹

یہ کتاب امام احمد بن حنبل کی کتاب ''فضائل الصحابہ'' کا انتخاب ہے جس میں حضرت علیؑ سے متعلق روایات کی متون مع ترجمہ جمع کی گئی ہیں۔

یہ علمی کاوش ہے جس کے ذریعہ حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں امام احمد بن حنبل کے نظریات کا علم ہوتا ہے۔

فضائل بوتراب: حصہ اول

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مولانا سید تقی رضا عابدی حیدرآبادی	حسینی، دارالاشاعت، حیدرآباد	۱۴۲۳ھ/نومبر ۲۰۰۲ء	۶۸

اس کتاب میں حضرت علی مرتضیٰؑ کے فضائل کے سو نکات پیش کئے گئے ہیں۔

فضائل حضرت علیؑ بزبان خلیفہ ثانی:

مؤلف:	مترجم:	ناشر:	سال اشاعت:
آقای محمد صادق، قبادی	مولانا واثق رضا، نقوی	لکھنؤ، عباس بک ایجنسی	مئی ۲۰۱۲ء

اس کتاب میں حضرت عمر کی زبانی حضرت علی مرتضیٰؑ کے بیان شدہ فضائل و مناقب کا ذکر ہے۔ جو روایات اہلسنت کی معتبر کتب سے ماخوذ ہیں۔

عناوین کتاب:

اعترافات عمر اور فضائل حضرت امام علیؑ، بارہ فضیلتوں کی تشریح، پہلی فضیلت: مولود کعبہ، دوسری فضیلت: حکم خدا سے حضرت علیؑ کی جناب فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا سے شادی، فضائل حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے چند نمونے، جنّت میں داخل ہونے والی سب سے پہلی ذات، تیسری فضیلت: حسنین علیہما السلام فرزندان امام علیؑ ہیں، حضرت امام حسینؑ کے مختصر فضائل، چوتھی فضیلت: غدیر خم میں اعلان رہبریت وولایت علیؑ، آخری فریضۂ الٰہی، پانچویں فضیلت: حدیث منزلت، چھٹی فضیلت: داستان سدّ ابواب میں حضرت علیؑ کے لئے خصوصی رعایت، ساتویں فضیلت: بغیر ولایت علیؑ عبادت قبول نہیں، دو آدمیوں کا جھگڑا، ولایت علیؑ قبول نہ کرنے کے آثار بد۔

جنّت میں داخل ہونے کی شرط آٹھویں فضیلت: حضرت علیؑ کے در پر ستارہ کا نازل ہونا، در علی پر ستارۂ زُہرہ کا نزول، نویں فضیلت: حضرت علیؑ کے لئے سورج کا پلٹنا، وفات حضرت رسول خداؐ کے بعد علیؑ کے لئے سورج کا پلٹنا، دسویں فضیلت: جمجمۂ انوشیروان سے امام علی کی گفتگو، گیارہویں فضیلت: شیر سے حضرت امام علیؑ کی گفتگو، بارہویں فضیلت: بھیڑیئے سے امام علیؑ کی گفتگو، تیرہویں فضیلت: اژدہے کا قصہ، چودہویں فضیلت: مچھلیوں سے امام علیؑ کی گفتگو، پندرہویں فضیلت: حضرت امیر المومنین علیؑ کی شجاعت، حضرت امام علیؑ کی شجاعت کی ایک جھلک عمر کی زبانی۔

حضرت امام علیؑ کی شجاعت کی تصویر کشی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے خطبہ میں، گویا تم شیر ہو، سولہویں فضیلت: حضرت امام علیؑ رسول خداؐ کے بھائی ہیں، سترہویں فضیلت: حضرت علیؑ کو اذیت دینا گویا حضرت رسول خداؐ کو اذیت دینا ہے، اٹھارہویں فضیلت اگر حضرت علیؑ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہوجاتے، تین قسم کے افراد سے تکلیف ساقط ہے، انیسویں فضیلت: عدالت کی رعایت نہ کرنے میں خلیفۂ دوم پر اعتراض، بیسویں فضیلت: زنا کے بارے میں پانچ مختلف حکم، قدامہ پر شراب نوشی کی حد، یہودیوں کے سوالات اور حضرت امام علیؑ کے جوابات، قیصر روم کے سوالوں کے جوابات اکیسویں فضیلت: حضرت علیؑ کی آنکھ عین اللہ ہے، بائیسویں فضیلت: فضائل امام علیؑ قابل شمار

نہیں، تیئیسویں فضیلت: حضرت علیؑ کے دوستوں کی تقدیر۔

چوبیسویں فضیلت: حضرت علیؑ کی تلوار سے اسلام پائیدار ہوا، پچیسویں فضیلت: محبت امام علیؑ کے اثرات، چھبیسویں فضیلت: حضرت علیؑ کے چہرے پر نظر کرنا عبادت ہے، ستائیسویں فضیلت: حضرت علیؑ کا فاتح خیبر ہونا، خیبر کا مختصر واقعہ، اٹھائیسویں فضیلت: حضرت علیؑ کا ایمان، پہلا مسلمان، انتیسویں فضیلت: مصداق آیت نجویٰ، انسان سازی کے دس اسباق، تیسویں فضیلت: حضرت امام علیؑ کی حاضر جوابی، ناصر حضرت رسول اکرمؐ، حضرت علیؑ مومنوں کے امیر ہیں، حضرت علیؑ کی فضیلت تمام امت پر، کمان کا اژدھا ہونا، عمر کا غصب خلافت امام علیؑ کا اقرار کرنا۔

فضائل علی ابن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ:

مولف:	مدوّن:	ناشر:	صفحات:
حافظ ابن کثیر، دمشقی	پروفیسر خسرو قاسم	علی اکیڈمی، علی گڑھ	۱۸۰

عناوین کتاب:

حصۂ اول

باب اول :	جامع المسانید و السنن،	حافظ ابن کثیر دمشقی
باب دوم :	شعب الایمان،	حافظ ابن کثیر دمشقی
باب سوم :	حدیث غدیر بروایت ابن کثیر	حافظ ابن کثیر دمشقی

حصہ دوم

نوادرات اول:	القول الجلی فی فضل علی،	جلال الدین السیوطی
نوادرات دوم:	منہاج القاصدین فی فضل الخلفاء الراشدین، ابن قدامۃ المقدسی الحنبلی	
نوادرات سوم:	فردوس الاخبار،	حافظ الدیلمی

نوادرات چہارم: اهل بيت كے فضائل ميں، علامہ ابن تیمیہ کے اقوال

نوادرات پنجم: المحاسن والمساوی، الشیخ ابراهیم بن محمد البیهقی

نوادرات ششم: الانباء المستطابة فی مناقب الصحابة والقرابة، هبة الله بن عبدالله،

ابوالقاسم،

الدین القطفی،

المعروف باابن سید الکل

المصادر والمراجع۔

پیش لفظ کا اقتباس:

''ارشاد نبویؐ کے مطابق آپؓ میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بھی کچھ شان پائی جاتی ہے کہ آپؓ کے حوالہ سے کچھ لوگ آپ سے محبت وعقیدت میں غلو کرنے کی وجہ سے گمراہ ہوئے اور کچھ لوگ بغض ونفرت کی وجہ سے برباد ہوئے۔ امت کو آپؓ کی شخصیت کے بارے میں اس افراط وتفریط سے بچانے کے لئے ہر دور میں علمائے حقانی نے لسانی وقلبی مساعی کی۔

اسی سلسلہ کی ایک کڑی یہ کتاب بھی ہے جس میں سیدنا علیؓ کے فضائل ومناقب جمع کئے گئے ہیں جو ایک جلیل القدر عالم، مورخ، محدث اور مفسر نے روایت کئے ہیں یعنی حافظ ابن کثیر دمشقی۔ اس کتاب کی ایک خاص اہمیت یہ ہے کہ ابن کثیر ابن تیمیہ کے شاگرد ہیں اور علامہ ابن تیمیہ کے خیالات حضرت علی اور اہل بیت سے متعلق سب کو معلوم ہیں۔ حافظ ابن کثیر نے بھی اپنی تاریخ البدایہ والنہایہ میں فضائل علی کی بہت سی احادیث پر ضعف وموضوع (گڑھی ہوئی ہونا) ہونے کا حکم لگایا ہے۔ لیکن آدمی کی زندگی میں مختلف ادوار آتے ہیں اور اس کے خیالات بدلتے رہتے ہیں۔

مجھے بہت مسرت ہوئی جب حافظ ابن کثیر کی کتاب ''جامع المسانید والسنن'' بیروت سے چھپ کر آئی۔ یہ کتاب ۳۷ جلدوں میں ہے اور اس کی جلد ۱۹ میں مسند علی ابن ابی طالب ہے۔ مسند شروع کرنے سے پہلے ابن کثیر نے ۵۶ صفحات پر حضرت علی کے فضائل لکھے ہیں۔ ان کو ہی اس کتاب میں شامل کیا جا رہا ہے۔ اس سے زیادہ خوشی مجھے جب ہوئی جب ہمارے بزرگ اور کرم فرما مولانا تلمیذ صاحب نے جامعہٗ ازہر مصر سے مجھے ابن کثیر کی کتاب ''شعیب الایمان'' کی فوٹو کاپی بھیجی۔ یہ کتاب مخطوط تھی اور ابھی اسی سال پہلی بار چھپی ہے۔

حافظ ابن کثیر نے اس میں حضرت علی کی محبت کو ایمان کا ایک شعبہ بتایا ہے۔ یہ کتاب بالکل نایاب ہے اس لئے اس کا عربی متن بھی شامل کر دیا ہے۔ کتاب کے تیسرے باب میں حافظ ابن کثیر نے حدیث غدیر کی جو سندیں اکٹھا کی ہیں ان کو جمع کر دیا ہے۔

کتاب کا دوسرا حصہ ان نادر و نایاب کتب پر مشتمل ہے جو یا تو مخطوط ہیں یا حال ہی میں طبع ہوئی ہیں۔ ان کتابوں سے فضائل علی کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ علامہ ابن تیمیہ کے اقوال جو فضائل علی و اہل بیت میں ہیں ان کو بھی کافی عرق ریزی کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔ مولفین کا تعارف میں نے چھوڑ دیا ہے۔ اہل علم حضرات اعلام زرکلی وغیرہ سے رجوع کر سکتے ہیں۔''

فضائل علی بن ابی طالب علیہ السلام: (اردو و انگریزی)

اردو مترجم:	انگریزی مترجم:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
مولانا تلمیذ حسنین، رضوی	ڈاکٹر شیخ ادریس، سماوی	لکھنؤ، تنظیم المکاتب	دسمبر ۲۰۱۲ء	۱۴۷

حضرت علی علیہ السلام کی چہاردہ صد سالہ ولادت کے موقع پر یہ کتاب مجمع اہل بیتؑ امریکہ

کی جانب سے واشنگٹن ڈی سی سے ۲۰۰۰ء میں فارسی اور انگریزی ترجمے کے ساتھ شائع ہوئی تھی جس کا اہتمام آقائی سید محمد رضا حجازی نے کیا تھا ۱۱۰ احادیث کا انتخاب علامہ سید مرتضیٰ فیروز آبادی کی کتاب (فضائل الخمسہ من الصحاح الستہ) سے کیا گیا ہے۔ ہر حدیث کے آخر میں حوالہ مندرج ہے یہ کتاب اردو اور انگریزی ترجمے کے ساتھ بہت مقبول ہوئی۔

فضائل مرتضویؑ:

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
سید جعفر علی	لاہور، کتبخانہ زیدی	۱۹۸۲ء

فضائل مرتضوی موسوم بہ مظہر العجائب:

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
حکیم محمود حسن حاذق بن حکیم خادم حسین	میرٹھ تصنیف یکتا میرٹھی، فخر المطابع	۱۳۰۹ھ

اس کتاب میں نثر و نظم میں فضائل مولا علی علیہ السلام بیان کئے گئے ہیں۔

یہ کتاب رضا لائبریری رامپور میں موجود ہے۔

فوائد النقیہ:

مسیح الدین، کاکوروی (م ۱۲۹۹ھ)

یہ نہج البلاغہ کے خطبۂ شقشقیہ کی مفصل شرح ہے۔ جس کا اردو مخطوطہ رامپور رضا لائبریری میں محفوظ ہے۔

ابتدائی عبارت:

’’امابعد میگوید اقل العباد۔۔۔محمد مسیح الدین الکاکوروی ارباب لیاقت اور تمیز پر مخفی نہیں ہے کہ نہج البلاغہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں خطبے اور خطوط اور بعض متفرق کلام جو منسوب طرف جناب حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ہیں جمع کئے گئے ہیں۔۔۔الخ‘‘

اختتام:

’’پس جو مقاتلات آپ نے اپنے اجتہاد سے کئے وہ سب حق تھے اور مخالفین ان کے اور متخلفین ان کے مقاتلات سے یا خطا پر تھے یا باطل پر:

وَھٰذَا آخِرُ مَا اَرَدْنَا اِیْرَادُہٗ فِی الْکِتَابِ وَاللہُ اَعْلَمُ بِالْحَقِّ وَالصَّوَابِ‘‘

نسخہ کا خط نستعلیق ہے، عربی عبارتیں عمدہ جلی نسخ میں اور با اعراب ہیں۔ شرح کی روشنائی کالی، عربی متن کی لاجوردی اور بین السطور کے اردو ترجمے اور شرح کے اہم الفاظ کی شجرفی ہے۔ جدول لال ہے اور کاغذ انگریزی ہے۔ پشتہ اور جلد دونوں نئے ہیں۔ معمولی پیوند کاری بھی ہے۔ ابتدائی صفحات کی روشنائی جلد سازی کے وقت نمی کے اثر سے دیگر صفحات سے چپک گئی ہے۔ جس کی وجہ سے الفاظ پڑھنے میں قدرے دشواری ہوتی ہے۔ اس نسخے کے کاتب مولانا سید احمد نذر ابن جعفر نذر صاحب امروہوی ہیں کہ جنہوں نے جمعہ ۲۷/رجب ۱۲۹۶ھ/ ۱۸/جولائی ۱۸۷۹ء کو مصنف کے نسخے سے رامپور میں نقل کیا تھا۔ اوراق ۱۰۵، سطریں ۲۱ اور ناپ ۲×۲۹/ ۲۱۱ سینٹی میٹر ہے۔[1]

مولوی حاجی مسیح الدین خان بہادر جید الاستعداد حنفی عالم تھے۔ آپ میر منشی گورنر جنرل بہادر ہندوسفیر شاہ اودھ برائے لندن تھے۔ آپ کے والد ماجد مولوی علیم الدین خان کا شمار کاکوری کے معروف ارباب علم و ادب میں ہوتا تھا۔

---

[1]۔ فہرست مخطوطات اردو رامپور رضا لائبریری، ص: ۴۱

۱۵ رشعبان المعظم ۱۲۱۹ھ کو کاکوری میں متولد ہوئے۔آپ کے چچا قاضی سعید الدین خان بہادر نے تاریخ ولادت لکھی:

چو آن نیک طالع بہ عرش وجود — شدہ جلوہ آرائے چون شہ بہ تخت

بتاریخ میلاد او از سعیدؔ — بدیہاً خرد گفت بیدار بخت

۱

فیصلۂ قرآنی بجواب فتح الرحمانی:

مولف: ناشر:

ڈاکٹر نور حسین صابر، سیالوی (م ۱۳۵۹ھ/ ۱۹۴۰ء) جھنگ، منیر پریس

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کی خلافت کو آیات قرآنی سے ثابت کیا گیا ہے۔

فیصلے:

مولف: ناشر: سال اشاعت:

شوکت علی عابد حیدر آباد، مصطفیٰ پبلی کیشنز ۱۹۸۴ء

اس کتاب میں مولا علیؑ کے سامنے پیش ہونے والے مقدمات کے فیصلے بیان کئے گئے ہیں۔

ا۔ شارحین نہج البلاغہ ص:۷۰

ق

قرآن کے بعد عظیم کتاب، نہج البلاغہ:

عابدہ نرجس

اس کتاب میں آپ نے ثابت کیا ہے کہ قرآن مجید کے بعد اگر کوئی کتاب اہم ہے تو وہ نہج البلاغہ ہے۔ آپ نے اسے انتہائی سادہ اور سلیس انداز میں پیش کیا ہے۔ یہ کتاب ۲۰۰۴ء میں جامعۂ تعلیمات اسلامی پاکستان سے شائع ہوئی۔[1]

قرآن ناطق:

مولف:	مطبع:	سال اشاعت:
مولانا علی حیدر بن حکیم علی اظہر، کھجوی	اصلاح کھجوا	۱۳۷۱ھ/ ۱۹۵۲ء

یہ نفس رسولؐ کی دوسری جلد ہے جس میں قرآن مجید کی ان آیات کا ذکر ہے۔ جو حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئیں اور ان آیات کی تفسیر تفاسیر اہلسنت سے نقل کی گئی ہے یعنی قرآن ناطق کے فضائل بزبان قرآن صامت بیان کئے گئے ہیں۔

مصنف رقمطراز ہیں:

''خادم دین مبین احقر علی حیدر عفا عنہ اللہ الاکبر عرض کرتا ہے کہ خدائے کریم کا لاکھوں شکریہ کہ اس نے اس حقیر کو اتنی زندگی مرحمت فرمائی، اتنی قوت عطا کی، اتنی

۱۔ شارحین نہج البلاغہ، ص: ۳۴۶

صحت درست رکھی، اتنی توفیق بخشی اور محض اپنے کرم سے اتنی الہامی تائید فرماتا رہا کہ اس کے نہایت ممدوح بندہ اور مسلمانوں کے بہت بڑے پیشوا، سردار اور ہادی حضرت امیر المومنینؑ کی عظیم الشان سوانح عمری کی پہلی جلد مسمیٰ بہ اعجاز الولی تمام ہوئی۔ اہل علم طبقہ نے اس کو کمال درجہ پسند کیا اور پوری قدر و منزلت کی نظروں سے دیکھا۔ اب اسی منعم حقیقی، قادر مطلق اور ارحم الراحمین کی ہمت افزائی سے اس سیرۂ مبارکہ کا دوسرا حصہ قرآن ناطق بھی شروع کیا جاتا ہے۔ انشاء اللہ اس جلد میں حضرت کی وہ تصویر پیش کی جائے گی جو قرآن مجید میں نظر آتی ہے۔ قرآن مجید کے تیس پارے ہیں اور غالباً ہر جزو میں حضرت امیر المومنینؑ نیز حضرات اہل بیتؑ کے فضائل و مناقب، حالات و سوانح اور کمالات و احسانات کی کچھ آیتیں موجود ہیں۔ خدا پر توکل کر کے کوشش کی جائے گی کہ اسی ترتیب سے اس کتاب قرآن ناطق میں بھی وہ سب آیتیں جمع کر دی جائیں اور مسلمان علماء کی بڑی بڑی کتب تفسیر سے دکھایا جائے کہ یہ سب آیتیں حضرت ہی کی شان میں نازل ہوئی ہیں اور بعض علماء اسلام نے خاص مقاصد کے ماتحت لاکھ کوشش کی کہ دوسرے لوگ اُن آیات کے مصداق سمجھے جائیں مگر اُن سب کی ایسی کل کوششیں نا کامیاب ہو کر رہ گئیں اور خود انہیں کے بڑے علماء اور انصاف پسند مصنفوں کو اقرار کرنا پڑا کہ درحقیقت یہ سب آیتیں حضرت امیر المومنینؑ اور اہل بیتؑ طاہرین علیہم السلام ہی کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔

قرآن، نہج البلاغہ کے آئینہ میں:

مولف:	مترجم:
آیت اللہ محمد تقی مصباح	مولانا ہادی حسن فیضی

مترجم محترم نے آیت اللہ محمد تقی مصباح یزدی کی گرانقدر تصنیف ''قرآن در آئینۂ نہج البلاغہ'' کو

اردو کا لباس پہنایا۔ آقای یزدی کی علمی عظمت و رفعت روشن ہے۔ آپ کا شمار حوزۂ علمیہ قم کے جید اساتذہ میں ہوتا ہے۔

یہ ترجمہ ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء میں مجمع جہانی اہل بیتؑ قم ایران سے شائع ہوا۔ اس کتاب میں عظمت قرآن مجید نہج البلاغہ کی روشنی میں بیان کی گئی ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کی قرآن کے سلسلے میں وصیت، قرآن کی معنویت، قرآنی اسرار و رموز پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

مولانا ہادی حسن صاحب کا تعلق محلہ کریم پور رنگپور جلالپور ضلع امبیڈکر نگر سے ہے۔ آپ کی ولادت یکم فروری ۱۹۶۸ء میں ہوئی۔ والد ماجد غلام علی صاحب نیک کردار بزرگ تھے۔ ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی اس کے بعد لکھنؤ گئے اور معروف درسگاہ جامعہ ناظمیہ میں زیر تعلیم رہ کر مولانا ایوب حسین، مولانا مرتضیٰ نقوی، مولانا محمد حسین نجفی کے علاوہ مولانا سید محمد شاکر اور مولانا ابن حیدر سے فیضیاب ہوئے۔ ۱۹۹۰ء میں مدرسہ کی آخری سند ''ممتاز الافاضل'' حاصل کی اس کے بعد حوزۂ علمیہ قم میں جید اساتذہ سے کسب علم کر کے منزل کمال پر فائز ہوئے۔ ابھی چند سال قبل ایران سے مراجعت کے بعد جامعۂ ناظمیہ میں تدریس کے لئے سرکاری تقرر ہوا ہے۔

قصیدۂ نقد تنقید المعروف بہ ذوالفقار حیدری:

مولف:	ناشر:
شیخ عاشق حسین عاشق	لکھنؤ، رستم نگر، معیار پریس

قضایائے امیر المومنینؑ:

مولف:	ناشر:	طبع اول:
ادیب اعظم، مولانا ظفر حسن بن دلشاد حسین، امروہوی	دہلی، یوسفی پریس	ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ/ اگست ۱۹۱۸ء

اس کتاب میں حضرت علی مرتضیٰؑ کے وہ تمام مشہور فیصلہ جات کا ذکر ہے جو آپ نے خلفاء ثلاثہ کے زمانے میں کئے تھے۔

یہ کتاب رضا لائبریری رامپور میں موجود ہے۔

قضایائے حضرت امیر المومنین علیہ السلام:

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:
مولانا محمد باقری نقوی کھجوی	لکھنؤ، نظامی پریس	۲۰۱۱ء

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کے کئے ہوئے فیصلوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

عناوین کتاب:

ملت اسلامیہ کا سب سے بڑا قاضی، قضا کے معنی لغت و اصطلاح میں، قضا قبل اسلام، عرب اور قضا، عہد نبوت کا سب سے بڑا قاضی بلکہ امت مسلمہ کا قاضئ اعظم، قضا عہد ابو بکر میں، حلاّل مشکلات، قضا عہد عمر میں، حضرت عمر کی طرف دستور قضا کی تنقید، حلال مشکلات کی طرف رجوع، لولا علی، قضا عہد حضرت عثمان میں، امیر المومنین کا عہد خلافت، محکمۂ عدل و انصاف کی اصلاح و ترقی، بین الاقوامی مصادر قانون عدل کا ماہر اعظم، جمود و حرفیت سے بالاتر قاضی، مجمع الصفات قاضی، انسانیت نواز قاضی، عالم ترین قاضی، مفکر اعظم، امیر المومنین کے عہد کے چند فیصلے، امیر المومنین کے فیصلوں کا فقہ اسلامی پر اثر، قرون اول سے آج تک امام کے مقام کی مدح و ثنا، استاذ محمد حسیب مرحوم، استاذ عباس عقاد مرحوم:

پہلی فصل:　　وہ مقدمات جن میں امیر المومنین نے اپنے طرزِ عمل سے حق کو واضح کیا۔

دوسری فصل:　　وہ مقدمات جن میں امیر المومنینؑ نے حیلہ سازوں کی حیلہ سازیاں واضح کیں۔

تیسری فصل: وہ مقدمات جن میں امیر المومنینؑ نے گواہوں سے الگ الگ بیانات لے کر اور ان کے بیانات قلمبند کرا کر حقیقت واضح کی۔

چوتھی فصل: وہ مقدمات جن میں امیر المومنینؑ نے مدعی کو اقرار سے روکا۔ اور دعوے سے مکر جانے کی ترغیب دلائی۔

پانچویں فصل: وہ مقدمات جن میں امیر المومنینؑ نے ایسے فیصلے فرمائے کہ بظاہر ان سے بہتر فیصلے ناممکن تھے۔

چھٹی فصل: ایسے مقدمات کے فیصلے جن کا ظاہر کچھ تھا اور باطن کچھ اور۔

ساتویں فصل: ایسے مقدمات کے فیصلے جن میں بظاہر فیصلہ ایک ہی جیسا ہونا چاہیئے تھا مگر قسمیں کئی ایک ہونے کی وجہ سے فیصلے بھی کئی ایک ہوئے۔

آٹھویں فصل: ان مقدمات کے فیصلے جن کے حکم متعدد تھے لیکن کوتاہ نظر ایک ہی سمجھ سکے۔

نویں فصل:

دسویں فصل: آپ کے فیصلے مشکوک و مشتبہ مجرمین کے متعلق۔

گیارہویں فصل: مشکل مسائل کے جوابات۔

بارہویں فصل: بعض مشکل معمول کے جوابات۔

تیرہویں فصل: بعض سخت دشوار مسائل کے جوابات۔

چودہویں فصل: علم صرف ونحو لغت اور علوم ادبیہ کے چند مسائل۔

پندرہویں فصل: آپ کا ایک جغرافیائی فیصلہ۔

سولہویں فصل: بعض ریاضی مسائل کا حل۔

سترہویں فصل: علم ہیئت کے چند مسائل۔

اٹھارہویں فصل: علم طب کے متعلق آپ کے چند ارشادات۔

انیسویں فصل: کتابت اور خیاطت کے متعلق امیر المومنین کے ارشادات۔

بیسویں فصل: امیر المومنینؑ کے وہ فیصلے جو آپ نے فطرت وطبیعت کے آثار سے استنباط کر کے فرمائے۔

اکیسویں فصل: حیرت انگیز خلقت والوں کے متعلق امیر المومنینؑ کے بعض فیصلے۔

بائیسویں فصل: بعض پیچیدہ مقدمات کے فیصلے قرعہ کے ذریعہ۔

تیئیسویں فصل: چند ایسے مسائل جنہیں امیر المومنینؑ نے اصطلاحات شارع کی روشنی میں حل کیا۔

چوبیسویں فصل: جنگ وجدال اور شجاعت و دلیری کے متعلق امیر المومنینؑ کے فیصلے۔

پچیسویں فصل: بعض غلط فہمیوں کا ازالہ۔

چھبیسویں فصل: چند مسائل جن میں امیر المومنینؑ نے حکمت و مصلحت کی وضاحت فرمائی ہے۔

ستائیسویں فصل: مدعی کے دعوے کی سچائی کیوں کر معلوم کی جائے جب کہ ثبوت کی فراہمی ناممکن ہو۔

اٹھائیسویں فصل: بعض ایسے مقدمات جن میں مدعا علیہ سے حلف لینا ناممکن تھا یا جن میں سخت و شدید قسمیں لینے کی ضرورت تھی۔

انتیسویں فصل: بعض ایسے مقدمات جن میں کا علاج بہت دشوار تھا۔

تیسویں فصل: امیر المومنینؑ کے چند انکشافات۔

اکتیسویں فصل: چند سوالات اور ان کے جوابات۔

بتیسویں فصل: چند فقہی اصول وکلیات۔

تینتیسویں فصل: چوپایوں سے پہنچنے والے نقصانات کے متعلق امیر المومنینؑ کے احکامات مشروط اجرت، سزا اور تادیب کے متعلق امیر المومنینؑ کے مقرر کردہ قاعدے، امیر المومنینؑ کے بعض فتاوے قرآن یا سنّت کی روشنی میں۔

چونتیسویں فصل: بعض ایسے مقدمات جنہیں آپ نے آسمانی کتابوں کی روشنی میں فیصلہ فرمایا۔

پینتیسویں فصل: امیر المومنینؑ کے بعض وہ فتاوے جو آپ نے دوسروں کے فتوؤں کے برعکس دیئے۔

چھتیسویں فصل: امیر المومنینؑ کا ایک فیصلہ۔

سینتیسویں فصل: امیر المومنینؑ کے بعض فتاوے جو آپ نے اقرار خفی کو ملحوظ رکھتے ہوئے دیئے۔

اڑتیسویں فصل: آپ کے چند فیصلے۔

انتالیسویں فصل: آپ کے چند فیصلے جو آپ نے باطنی علامات کی بنا پر فرمائے۔

چالیسویں فصل: آپ کے بعض ارشادات جن میں آپ نے مثالیں دی ہیں۔

اکتالیسویں فصل: امیر المومنینؑ کے بعض فتاوے جن میں آپ نے اسباب و علل کی بھی وضاحت کر دی تھی:

بیالیسویں فصل: امیر المومنینؑ کے چند فیصلے۔

تینتالیسویں فصل: امیر المومنینؑ کے چند ارشادات جن میں آپ نے کتاب وسنت کے فرق، علم کی دونوں قسموں کے اختلافات، درجات شعراء کے تفاوت اور قبائل قریش کے اخلاقی تفرقہ کو بیان فرمایا ہے۔

چوالیسویں فصل: خلیفۂ دوم کو آپ کے مشورے نیز آپ کے بعض سیاسی ارشادات۔

پینتالیسویں فصل: امیر المومنینؑ کے بعض ارشادات جن میں آپ نے بعض گمراہوں کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ فرمایا ہے۔

چھیالیسویں فصل: باغیوں سے جنگ۔

سینتالیسویں فصل: امیر المومنینؑ کے بعض ارشادات جن کی لوگوں نے وضاحت چاہی اور آپ نے وضاحت فرمائی۔

اڑتالیسویں فصل: آپ کے بعض فیصلے جو آپ نے اللہ کی دی ہوئی قوت اعجاز و کرامات سے فرمائے۔

انچاسویں فصل: ایک عجیب الخلقت مولود۔

پچاسویں فصل: چند فقہی و علمی مسائل۔

اکیاونویں فصل: یہودیوں کے سوالات واعتراضات اوران کے جوابات۔

باونویں فصل: قرآن مجید کے چند الفاظ کی تشریح۔

ترپنویں فصل: اصحاب کہف۔

چونویں فصل: یہودیوں کے سوالات واعتراضات اوران کے جوابات۔

پچپنویں فصل: قرآن مجید کے چند الفاظ کی تشریح۔

چھپنویں فصل: اصحاب کہف

قوت حیدری:

مولف:	ناشر:	سال اشاعت:	صفحات:
بشیر احمد پسروری (حنفی)	سیالکوٹ، کتب خانہ رشیدیہ	۱۳۷۴ھ	۲۲